UNIVERSAL LIBRARY

OU-234412

UNIVERSAL LIBRARY

مسائل

وسائل

فهرست فوائد فصول شفاء العلیل ترجمهٔ قول الجمیل که مشتمل بر یازده فصل است

صفحه	فوائد فصول	صفحه	فوائد فصول	صفحه	فوائد فصول
۷	فصل اول	۳۷	مراقبهٔ حضور حق تعالی	۴۹	اشتغال نقشبندیه
۱۰	استدلال بیعت	〃	طریق معیت	〃	شغل نفی و اثبات
۱۱	فوائد فصل دوم	〃	مراقبهٔ قرآنیه	۵۱	طریقهٔ اثبات مجرد
〃	سنیت بیعت	۳۸	مراقبهٔ فنا	۵۲	حقیقت مراقبهٔ بوجه شمول
۱۲	حکمت بیعت	۳۹	کشف وقائع آینده	〃	طریقهٔ مراقبهٔ السبعه
۱۳	شرائط مرشد	۴۰	طریقهٔ کشف ارواح	۵۵	کلمات نقشبندیه
۱۸	شرائط مرید	〃	برای حصول امور مشکله	۵۶	بیان هوش در دم
〃	اقسام بیعت صوفیه	〃	برای انشراح خاطر و دفع بلایا	۵۷	بیان نظر بر قدم
۱۹	حکم تکرار بیعت	۴۱	برای شفای مرض [illegible]	۵۸	بیان سفر در وطن
۲۳	فوائد فصل سوم	〃	فوائد فصل پنجم	〃	بیان خلوت در انجمن
〃	طریقهٔ تربیت و تعلیم مرید	۴۳	ذکر جلی و خفی	۵۹	بیان یاد کرد
۲۵	تفصیل گناه کبیره	۴۴	پاس انفاس	۶۰	بیان باز گشت
۲۹	تفصیل شعب ایمانیه	۴۵	ربط قلب بشیخ	〃	بیان نگاهداشت
۳۱	فوائد فصل چهارم	۴۶	مراقبهٔ چشتیه	۶۱	بیان یادداشت
〃	اشتغال قادریه	〃	شرائط چله نشینی	〃	بیان وقوف زمانی
۳۲	طریقهٔ ذکر نفی و اثبات	۴۷	کشف قبور و استفاضه ازان	〃	بیان وقوف عددی
۳۴	دورهٔ قادریه	۴۸	صلوٰة معکوس	〃	بیان وقوف قلبی
۳۵	ذکر پاس انفاس	〃	صلوٰة کن فیکون	۶۲	تصرفات نقشبندیه
۳۶	طریقهٔ مراقبه	۴۹	فوائد فصل ششم	۶۳	طریقهٔ تاثیر طالب

صفحه	فوائد فصول	صفحه	فوائد فصول	صفحه	فوائد فصول
۷۳	بیان حقیقت محبت	۷۹	بیدار شدن از شب	۹۰	نشان سیاهی [illegible] اطفال [illegible]
"	بیان [illegible] مرض	"	عمل حفظ اطفال	۹۱	برای مسحور و مریض مایوس العلاج
۷۴	طریقه توبه بخشی	"	برای امان از هر آفت	۹۲	برای گم شده
"	طریقه تصرف قلوب	۸۰	برای خوف حاکم	"	برای شناختن دزد
۷۵	طریقه اطلاع نسبت اهل [illegible]	۸۱	آیات شفا برای مریض	"	برای برده گریخته
"	طریقه اشراف خواطر	"	سی سه آیت برای دفع سحر	۹۳	برای حاجت روائی
"	طریقه کشف وقائع آینده		و محافظت از دزدان و درندگان	"	طریقه استخاره
۷۶	طریقه دفع بلا	۸۳	برای حفظ چیچک	۹۴	افسون تپ
۷۷	اشغال طریقه مجددیه	۸۴	نامهای اصحاب کهف برای	۹۵	برای دفع خنازیر [illegible]
	فوائد فصل هفتم		امان از غرق و آتش و دزد	"	برای دفع سرخ باده
"	بیان حقیقت نسبت	"	برای حاجت روائی	"	برای دفع ضعف بصر
۷۰	بیان توارث نسبت از زمان	۸۵	نماز برای قضای حاجات	"	برای دفع صرع
	رسالت تا این ساعت	"	اعمال آسیب زده	۹۶	فوائد فصل نهم
۷۷	فوائد فصل هشتم	۸۶	عمل دفع جن از خانه	"	در آداب عالم حقانی که در علم
"	اعمال مجربه خاندانی حضرت مصنف	۸۷	برای عقیمه		ظاهری و باطنی کامل باشد
"	برای کشایش ظاهری و باطنی	"	برای اسقاط جنین	۱۰۷	فوائد فصل دهم
"	برای درد دندان و سر ریاح	"	[illegible]	"	در آداب پیر و وعظ گوئی
۷۸	برای دفع حاجت [illegible]		[illegible] فرزند نرینه نزاید	۱۱۴	فوائد فصل یازدهم
"	برای گزیدن سگ دیوانه		برای زنیکه فرزندش نزیید	"	در ذکر سلاسل طریقت مصنف
۷۹	برای دفع فاقه	۸۹	عمل چشم زخم دافع	۱۱۸	سند سلسله قادریه
				۱۲۰	سند سلسله چشتیه

٢١٨١٥

ف
یہ مختصر ہی حدیث
دراز کا اسکے آگے یون ہی
کہ جب فرشتے جناب باری تعالی مین جاتے ہین تو
پوچھتا ہی اونسے پروردگار عالم حالانکہ وہ بہت جانتا ہی
اونسے کیا کہتے ہین بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہین
کہ ساتھ پاکی اور بڑائی کے یاد کرتے ہین تجکو اور تعریف کرتے ہین تیری یعنی سبحان
اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہین اور تمجید کرتے ہین تیری یعنی لاحول پڑھتے ہین پس فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہی اونھون نے مجکو عرض کرتے ہین فرشتے کہ قسم ہی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ

1 **امابعد** عاجز بندہ گنہ ہون سے شرمندہ **خرم علی** عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین مین عرض کرتا ہی کہ بعض مخلص احباب نے فرمایش کی کہ کتاب مستطاب **قول الجمیل فی بیان سواء السبیل** تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو مین کرے تا زمانہ اخیر مین کہ روز بروز جہل کی ترقی ہی اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر افراط اور تفریط سے بچین نہ مطلقًا بیعت کا انکار کرین نہ ہر نا اہل سے بیعت کرلین ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیاے طریقت کے اشغال مین ہی لیاقت نہین رکھتا لیکن بمضمون اس حدیث صحیح کے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہی کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے پھرتے ہین پھر جب ذاکرین کو پاتے ہین تو اونکو اپنے پرون سے اول آسمان تک چھا لیتے ہین

پھر جب حق تعالے فرشتون کو شاہد کرکے فرماتا ہی کہ مینے اونکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہی
کہ اونمین تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہی جو اونکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تھا
سو وہان بیٹھ گیا تو حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے اوسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہین جنکے پاس کا بیٹھ
جانے والا شقی نہین [illegible] بدنصیب نہین ہتا ترجمے اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیون نہو کہ
حدیث مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہی انشاء اللہ تعالی **نظم**

سیہ دل نابکار گو مین ہون لیکن   فدائی ہون اسکے عاشقون کا
یہ امید رکھتا ہون لطف ازل سے   کہ اس دلبین پہ توڑے صادقون کا

اور کیا عجب ہی رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندہ خدا
اہل دل اس ترجمے کو دیکھکر خوش ہو جاوے اور مترجم کے اخلاص باطن پر رحم کرکے
اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعاے مغفرت کرے **مصرع**

وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ

بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہی **فصل پہلی** اور
دوسری اقسام بیعت اور اوسکے احکام اور شرائط مین **فصل تیسری** سالکین کی تربیت کی
تلقین مین **فصل چوتھی** مشائخ قادریہ کے اشغال مین **فصل پانچوین** مشائخ چشتیہ کے اشغال مین
فصل چھٹی مشائخ نقشبندیہ کے اشغال مین **فصل ساتوین** آل کا اشغال یعنی
تحصیل نسبت مین **فصل آٹھوین** عزائم اور اعمال مین **فصل نوین** عالم ربانی کی
شرائط اور چند نصائح مین **فصل دسوین** وعظ گوئی اور واعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ
مین **فصل گیارھوین** سلاسل طریقت کے اسناد مین اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمے اس کتاب مین
محاورہ مقدم رکھا گو اصل کے تراجم الفاظ مین تقدیم و تاخیر واقع ہوا اسواسطے کہ ترجمہ کرنے سے
سہولت فہم مقصود ہی سو ترجمہ تحت اللفظ مین [illegible] اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور اونکے
خلف الرشید علامہ عصر مسند دہر مولانا شاہ [illegible] ہم کے اس کتاب پر صحیح پائے مزید توضیح
اور تکثیر فوائد کے واسطے اونکا ترجمہ بھی [illegible] مندرج کر دیا جہان کہین مولانا کا لفظ آوے تو
مولانا شاہ عبد العزیز مراد ہونگے اور [illegible] اسبیل ترجمۂ قول الجمیل نام رکھا حق تعالی اس ترجمے کو

بنیم مزید کرم سے مقبول فرماوے اور مترجم اور صاحب مطبع اور سارے اہل دین کو اس کتاب کی برکات سے فائدہ مند کرے آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي خلق قلوب بني آدم مستعدة لفيضان الأنوار متهيئة لإيداع المعارف والأسرار سب تعریف اللہ کو جسنے بنی آدم کے دلون کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا وبعث الأنبياء المصطفين الأخيار داعين وهادين إلى طرق اكتسابها بالطاعات والأذكار اور بھیجا انبیای برگزیدہ اخیار کو داعی اور ہادی بناکر معارف اور اسرار الہی کی تحصیل کی راہین بتانے عبادات اور اذکار سے ثم جعل لهم ورثة يقومون بعلمهم ويرشدون من العلماء الراسخين الأبرار پھر حق تعالی نے انبیا کے وارث ٹھہرائے یعنی علمائے صاحب بصیرت کو کہ جو اونکے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیا کے قرنا بعد قرن قائم رکھیں ولا تزال منهم طائفة قائمين على الحق لا يضرهم من خذلهم من الأشرار اور ہمیشہ تا قیامت ونہین سے جو لوگ حق پر قائم رہینگے اونکو ضرر نہ پہونچا سکینگے جو شریر اونکے معاند اور منکر ہونگے وجعلهم سرجا يهتدي الناس بها في ظلمات الطبع إلى قرب الجبار اور حق تعالی نے وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جسنے طبیعت و بشریت کی تاریکیون مین لوگ راہ پاتے ہین خدا کے قرب کیطرف فمن كان له قلب أو ألقى السمع وهو شهيد فقد رشد وله النعيم المقيم والجنات والأنهار سو جسکا کہ دل بیدار ہے یا اوسنے کلام حق کو سنا دھیان کرکے سو وہ تو راہ پا گیا اور اوسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہین فمن أعرض وتولى فقد غوى وهوى وله الجحيم والحميم وما له من أنصار اور جسنے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور اوسی کے لیے دوزخ اور پانی گرم ہے اور کوئی اوسکا مددگار نہین نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له ونشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ونشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله

اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا
ہم ستائش کرتے ہین اللہ کی اور اوس سے مدد چاہتے ہین اور اوس سے مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کی پناہ
طلب کرتے ہین اپنے نفسون کی برائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنیوالا
نہین اور جسکو اوسنے بھٹکایا اوسکا کوئی راہ بتانے والا نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے
اللہ کے جو اکیلا ہے اوسکا کوئی ساجھی نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارے پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفی
اوسکے بندے اور رسول ہین جنکو اللہ نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور نذیر کرکے حق تعالی اونپر اپنی عمدہ رحمت
نازل کرے اور اونکے آل اور اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا اَمَّا بَعْدُ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ
الضَّعِیْفُ الْفَقِیْرُ اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ وَلِیُّ اللّٰہِ بْنُ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ تَغَمَّدَہُمَا اللّٰہُ بِفَضْلِہِ
الْجَسِیْمِ وَجَعَلَ مَآلَہُمَا اِلَی النَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ ہٰذِہٖ فُصُوْلٌ مُّشْتَمِلَۃٌ عَلٰی اُصُوْلِ الطَّرِیْقَۃِ
وَمَا یَتَّصِلُ بِہَا مِمَّا اسْتَفَدْنَاہُ مِنْ مَّشَایِخِنَا النَّقْشَبَنْدِیَّۃِ وَالْجِیْلَانِیَّۃِ وَالْجِشْتِیَّۃِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ وَسَمَّیْتُہَا بِالْقَوْلِ الْجَمِیْلِ فِیْ بَیَانِ سَوَآءِ السَّبِیْلِ حَسْبِیَ
اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہے بندہ
ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبدالرحیم کا ڈھانپ لے اللہ دونونکو اپنے
فضل بڑے مین اور دونون کا ٹھکانا نعمت دائمی کیطرف ٹھہراوے یہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت پر
یعنی کلیات درویشی پر اور اوسپر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر جسکو ہمنے
اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی پیرون سے حاصل کیا ہے راضی ہو اللہ تعالی اونسے اور ان فصلونکا
قول جمیل فی بیان سواء السبیل یہ نام رکھا اور اللہ مجکو کافی ہے اور بہتر کارساز ہے اور نہین بچاو گناہ سے
اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے بڑائی والا ہے

فصل پہلی

اس فصل مین مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ ہمارے رسالت مین بیعت کتنے ہی امور کے واسطے تھی
اور اب ایک مقصد مین منحصر ہے اور یہ امر اس غرض کو مضر نہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ

إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا حق تعالی نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھسے ای محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ اونکے ہاتھ پر ہی سو جو عہد شکنی کرتا ہی تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد کو توڑتا ہی اور جسنے پورا کیا اوسکو جسپر اللہ سے عہد کیا تھا عنقریب اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا وَاسْتَفَاضَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يُبَايِعُونَهُ تَارَةً عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَتَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِي مَعْرَكَةِ الْكُفَّارِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْحِرْصِ عَلَى الطَّاعَاتِ كَمَا صَحَّ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى أَنْ لَا يَنُحْنَ اور احادیث مشہورہ مین منقول ہوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوۃ حج زکوۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکۂ کفار مین چنانچہ بیعۃ الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصاریون کی عورتون سے نوحہ نکرنے پر وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ أَنَّهُ بَايَعَ نَاسًا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى أَنْ لَا يَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَيَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهِ فَيَأْخُذُهُ وَلَا يَسْأَلُ أَحَدًا اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اسپر کہ لوگون سے کسی چیز کا سوال نکرین سو اونمین سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اوسکا کوڑا اگر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اوتر کر اوسکو اوٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اوٹھا دینے کا بھی سوال نکرتا تھا وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلَى سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْاِهْتِمَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً فِي الدِّينِ اور بیشک و شبہ نہین وہ یہ ہی کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ بسبیل عادت تو وہ فعل

سنت دینی سے کمتر تو نہین **ف** اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا طریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو
بیعت کے مسنون ہونیمین اب کچھہ شک اور شبہہ نہین بقی انه صلی الله علیه وسلم کان
خلیفة الله فی ارضه وعالما بما انزله الله تعالی من القرآن والحکمة معلما
للکتاب والسنة ومزکیا للامة فما فعله علی جهة الخلافة کان سنة للخلفاء
وما فعله علی جهة کونه معلما للکتاب والحکمة ومزکیا للامة کان سنة
للعلماء الراسخین باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اوسکی زمین مین
اور عالم تھے اوسکے جو اللہ تعالے نے اونپر قرآن اور حکمت کو اوتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے
اور امت کے پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ حضرت نے بنابر خلافت کے کیا وہ خلفا کے واسطے سنت
ہوگیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب او حکمت کے اور تزکیہ امت کے کیا وہ علماء راسخین کے واسطے سنت
ہوا **ف** علماے راسخین سے وہ مراد ہین جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہین فلنبحث عن البیعة
من ای قسم هی فظن قوم انها مقصورة علی قبول الخلافة وان الذی تعتاده
الصوفیة من مبایعة المتصوفین لیس بشیء وهذا ظن فاسد لما ذکرنا من
ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یبایع تارة علی اقامة ارکان الاسلام وتارة
علی التمسک بالسنة وهذا صحیح البخاری شاهد علی انه صلی الله علیه وسلم
اشترط علی جریر عند مبایعته فقال والنصح لکل مسلم وانه بایع قوما من الانصار
فاشترط ان لا یخافوا فی الله لومة لائم ویقولوا بالحق حیث کانوا فکان احدهم
یجاهر الامراء والملوک بالرد والانکار وانه صلی الله علیه وسلم بایع نسوة من
الانصار واشترط الاجتناب عن النوحة الی غیر ذلک وکل ذلک من باب
التزکیة والامر بالمعروف والنهی عن المنکر تو ہمکو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کرین کہ وہ
کون قسم مین سے ہی سو بعضے لوگون نے یہ گمان لیا ہی کہ بیعت منحصر ہی قبول خلافت و سلطنت اوپر اور
وہ جو صوفیون کی عادت ہی باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھہ نہین اور یہ گمان فاسد ہی

دلیل اوسکی جو ہم مذکور کر چکے ہیں کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور تمسک کرنا ساتھ سنت کے اور یہ حدیث صحیح بخاری کی گواہی دیتی ہے اسپر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی اونکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور آنحضرت نے بیعت لی قوم انصار سے سو یہ شرط کر لی کہ نڈر رہیں اور خدا میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے اور حق ہی بات بولیں جہاں رہیں سو اونہیں سے بعض لوگ امراء اور سلاطین پر نکیل کرتے تھے بلا خوف واونکا ... تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے بیعت لی اور شرط کر لی کہ نوحہ نہ کریں ... سوائے بہت امور میں بیعت ثابت ہے اور وہ سب امور قسم قسم کے ... تو ثابت ہوا کہ بیعت خلافت ... فَالْحَقُّ اَنَّ الْبَيْعَةَ عَلٰى اَقْسَامٍ مِنْهَا بَيْعَةُ الْخِلَافَةِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ الْاِسْلَامِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوٰى وَمِنْهَا بَيْعَةُ الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ التَّوَثُّقِ فِي الْجِهَادِ تو حق یہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوی کی رسی پکڑنے کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد میں مضبوط رہنے کی وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْاِسْلَامِ مَتْرُوْكَةً فِيْ زَمَنِ الْخُلَفَاءِ اَمَّا فِيْ زَمَنِ الرَّاشِدِيْنَ فَلِاَنَّ دُخُوْلَ النَّاسِ فِي الْاِسْلَامِ فِيْ اَيَّامِهِمْ كَانَ غَالِبًا بِالْقَهْرِ وَالسَّيْفِ لَا بِالتَّأْلِيْفِ وَاِظْهَارِ الْبُرْهَانِ وَلَا طَوْعًا وَرَغْبَةً وَاَمَّا فِيْ غَيْرِهِمْ فَلِاَنَّهُمْ كَانُوْا اَكْثَرُهُمْ ظَلَمَةً فَسَقَةً لَا يَهْتَمُّوْنَ بِاِقَامَةِ السُّنَنِ اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفا کے زمانے میں متروک تھی خلفاے راشدین کے وقت میں بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا اسلام میں اونکے ایام میں اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے تھا نہ بسبب تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام کے اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفاے راشدین کے سوا اور خلفا کے وقت میں چنانچہ خلفاے بنی امیہ و عباسیہ کے وقت میں اسواسطے بیعت اسلام متروک تھی کہ اونمیں اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن میں کوشش بلیغ نکرتے تھے وَكَذٰلِكَ بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوٰى كَانَتْ مَتْرُوْكَةً اَمَّا فِيْ زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ

ولكثرة الصحابة الذين استناروا بصحبة النبي صلى الله عليه وسلم وتأدبوا في
حضرته فكانوا لا يحتاجون الى بيعة الخلفاء واما في زمن غيرهم ففشا امر افتراق
الكلمة وان يظن بهم مبايعة الخلافة فخشوا الفتن وكانت الصوفية يوسمون
يقيمون الخرقة مقام البيعة ثم لما اندرس هذا الرسم في الخلفاء اغتنم الصوفية
الفرصة وتمسكوا بسنة البيعة والله اعلم اور اسی طرح تقویٰ کی رسم تھامنے کی بیعت
خلفا میں متروک ہو گئی تھی خلفاء راشدین کے زمانے میں تو بکثرت صحابہ کے متروک تھی جو نورانی ہو گئے
بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مؤدب ہو گئے تھے آپ کی حضور میں تو اونکو کچھ حاجت نتھی
خلفا کی بیعت کی اور صوفیہ کو بلحاظ واسطے اور خلفا کے سوا اور زمانوں میں سبب فتنہ کے خوف پیدا ہونے کے
اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والوں کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو انہوں نے
ترک کی تھی اور اوس وقت میں اہل تصوف خرقہ دینے کو قائم مقام بیعت کے کرتے تھے بعد مدت
رسم بیعت کی خلفا اور سلاطین میں ختم ہو گئی تو حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جانکر سنت
بیعت پر عمل کیا اور اوسکا مدار اوسی پر ٹھیرایا مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات
صوفیہ اسی امر سے رسم بیعت کے جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے
کہ جو سنت مردہ کو جلا دے تو اوسکو اوسکا اجر ملیگا اور اون لوگونکا بھی اوسکو اجر ملیگا جو اوس سنت پر عمل کرینگے

فصل دوسری

اس فصل میں سنیت بیعت اور اوسکی غایت اور منفعت اور اوسکی شرائط وغیرہ کا بیان ہی
ولعلك تقول اخبرني عن البيعة ما هي واجبة ام سنة ثم ما الحكمة في
شرعها ثم ما شرط من يأخذ البيعة ثم ما شرط المبايع ثم ما وفاء المبايع و
ما نكثه ثم هل يجوز تكرار البيعة من عالم واحد او علماء كثيرين ثم ما اللفظ
المأثور عند البيعة اور شاید کہ ای مخاطب تم کہوگے کہ مجھکو بیعت کا حکم بتائیے کہ کیا ہی واجب ہی یا سنت
پھر بیعت کے مشروع ہونے میں حکمت کیا ہی پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے کی

شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے مین ایفاے بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہی پھر کیا جائز ہی
مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علماے کثیر سے یا جائز نہین پھر کون الفاظ منقول ہین سلف سے
بیعت کے وقت فاقول اَمَّا المَسْئَلَةُ الاُولٰی فَاعْلَمْ اَنَّ البَیْعَةَ سُنَّةٌ لَیْسَتْ بِوَاجِبَةٍ
لِاَنَّ النَّاسَ بَایَعُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوْا بِھَا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَمْ یَدُلَّ
دَلِیْلٌ عَلٰی تَاثِیْمِ تَارِکِھَا وَلَمْ یُنْکِرْ اَحَدٌ مِّنَ الاَئِمَّةِ عَلٰی تَارِکِھَا کَانَ کَالاِجْمَاعِ
عَلٰی اَنَّھَا لَیْسَتْ بِوَاجِبَةٍ سو مین کہتا ہون ساتون سوالات کے جواب مفصلا پہلے سوال کے
جواب کو تو یون سمجھ لے کہ بیعت سنت ہی واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیعت کی اور اوسکے سبب سے حق تعالی کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار
ہونے پر دلالت نکی اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نکیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہو گیا اسپر کہ وہ
واجب نہین **ف** اور اگر بیعت تقوی کی واجب ہوتی تو بالضرور اوسکے تارک پر انکار وارد ہوتا تو معلوم
ہو گیا کہ بیعت سنت ہی اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہی کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا
موجب ہو وَاَمَّا المَسْئَلَةُ الثَّانِیَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَجْرٰی سُنَّتَہٗ اَنْ یَّضْبِطَ الاُمُوْرَ
الخَفِیَّةَ المُضْمَرَةَ فِی النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَّاَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَّیُنَصِّبَھَا مَقَامَھَا کَمَا اَنَّ التَّصْدِیْقَ
بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالیَوْمِ الاٰخِرِ خَفِیٌّ فَاُقِیْمَ الاِقْرَارُ مَقَامَہٗ وَکَمَا اَنَّ رِضَی المُتَعَاقِدَیْنِ
بِبَدَلِ الثَّمَنِ وَالمَبِیْعِ اَمْرٌ خَفِیٌّ مُّضْمَرٌ فَاُقِیْمَ الاِیْجَابُ وَالقَبُوْلُ مَقَامَہٗ اور سوال دوسرے کا
جواب یون معلوم کر کہ سنت اللہ یون جاری ہی کہ امور خفیہ جو نفوس مین پوشیدہ ہین انکا ضبط افعال
اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہون امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور
اوسکے رسول اور قیامت کی امر مخفی ہی تو اقرار ایمان کا بجاے تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جیسے کہ
رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے پر امر مخفی پوشیدہ ہی تو ایجاب و قبول کو قائم مقام
رضاے مخفی کے کردیا فَکَذٰلِکَ التَّوْبَةُ وَالعَزِیْمَةُ عَلٰی تَرْکِ المَعَاصِیْ وَالتَّمَسُّکُ بِحَبْلِ التَّقْوٰی
خَفِیٌّ مُّضْمَرٌ فَاُقِیْمَتِ البَیْعَةُ مَقَامَھَا سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقوی کی

رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہی تو بیعت کو اوسکے قائم مقام کردیا وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ
فَشَرْطُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ اُمُوْرٌ اَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا اُرِيْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰی
بَلْ يَكْفِيْ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَيْنِ اَوْ غَيْرَهُمَا
وَحَقَّقَهُ عَلٰی عَالِمٍ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَتَفْسِيْرَ الْغَرِيْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابَ
وَالْقَصَصَ وَمَا يَتَّصِلُ بِذٰلِكَ اور سوال تیسرے کا جواب یہ ہی کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور
مرشد مین چند امور شرط ہین شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہین کہ پلے سرے کا
مرتبہ علم کا مشروط ہی بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہی کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا اونکے مانند
تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کرچکا ہو اور کسی عالم سے اوسکو تحقیق کرلیا ہو اور اوسکے
معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اسکے قریب ہی اوسکو
جان چکا ہو ف یعنی دو مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام
مستنبطہ قرآنی کی وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَابِيْحِ وَعَرَفَ
مَعَانِيَهُ وَشَرْحَ غَرِيْبِهِ وَاِعْرَابَ مُشْكِلِهِ وَتَاوِيْلَ مُعْضَلِهِ عَلٰی رَأْيِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا
علم اتنا کافی ہی کہ ضبط اور تحقیق کرچکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اوسکے معانی دریافت
کرچکا ہو اور اوسکی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنا بر رائے
فقہاے دین کے معلوم کرچکا ہو ف مشکل او معضل مین فرق یہ ہی کہ مشکل اوس دشوار لفظ کو کہتے ہین جو
باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہی جسکے معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین مین
یا دوسری حدیث اوسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رحمہ
کہ اسطرح مینے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہی مصنف نے لفظ محتمل المعنی اور احادیث
متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کی اسواسطے تصریح کی کہ چارون امامونکی مخالفت مین ضلالت صریح ہی
گویا کہ اوسنے ترک اجماع کیا وَلَا يَتَكَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا الْفَحْصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِيْدِ اَلَا تَرٰی
اَنَّ التَّابِعِيْنَ وَاَتْبَاعَهُمْ كَانُوْا يَاْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ

الظن ببلوغ الخبر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم اور بیعت لینے والا مکلف نہین
علم قرآن مین اختلافات قراءت کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین رجال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا
کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہے پہونچ جانے
حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو اتنی بات تو کتب معتمدہ حدیث مین تفحص روات پر منحصر نہین
اگرچہ تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کے حاصل نہین ف منقطع وہ حدیث ہے جسکا راوی سند کے
بیچ مین سے ایک یا زیادہ ایک سے رہ جاوے اور مرسل وہ ہے جو آخر سند مین راوی مذکور نہو چنانچہ تابعی
حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وسائط
سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع اور ارسال سے بھی حاصل ہونا ظن پہونچنے خبر کا متعسر نہ تھا بخلاف
غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ اونکو یہ دولت قریبہ خداداد کہان حاصل خلاصہ یہ ہے کہ پیری مریدی کے واسطے
اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ
درکار ہے ولا بعلم الاصول والکلام وجزئیات الفقه والفتاوی اور بیعت لینے والا علم
اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاوے کے یاد رکھنے کا مکلف نہین ف مولانا عبد العزیز
قدس سرہ نے حاشیے مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہین بلکہ صور مفروضہ مراد ہین جنکی
طرف کمتر حاجت ہوتی ہے مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجة ہین
انکا حفظ مشروط ہو وانما شرطنا العلم لان الغرض من البیعة امره بالمعروف
ونهیه عن المنكر وارشاده الی تحصیل السكینة الباطنة وازالة الرذائل و
اكتساب الحمائد ثم امتثال المسترشد به فی كل ذلك فمن لم يكن عالما كيف
يتصور منه هذا اور عالم ہونا مرشد کا تو ہمنے فقط اتنے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا
شرع و عبادت کا اور روکنا اوسکو خلاف شرع سے اور اوسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا بری خوؤن کا
اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل مین لانا اوسکو سو ان امور مذکورہ مین سو جو شخص عالم اور واقف ان
امور سے نہوگا اوس سے یہ کیونکر متصور ہوگا ف مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہے

فقرا سے جہال کو اس وقت مین یہ خبط سمایا ہی کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا کچھ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو
مضر جانا اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہی اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات میں
مثل قوۃ القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیای سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین
تصنیف حضرت عبد القادر جیلانی مین صاف مصرح ہی کہ علم شریعت شرط ہی طریقت اور تصوف کی یہ بھی
جہالت کی شامت ہی کہ جن مرشدوں کا نام مع شمائل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین انکے کلام سے
بھی غافل ہین کہ وہ کیا فرما گئے ہین وَقَدِ اتَّفَقَ كَلِمَةُ الْمَشَايِخِ عَلٰى اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ
اِلَّا مَنْ كَتَبَ الْحَدِيْثَ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ اور متفق ہی مشایخ کا قول اسپر کہ وعظ نکرے لوگون کو مگر وہ
شخص جسنے کتابت حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استاد سے اور جسنے قرآن کو پڑھا ہو اَللّٰهُمَّ
اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ الْاَتْقِيَاءَ دَهْرًا طَوِيْلًا وَتَاَدَّبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ
مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَاعْتَمَدَ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ فَعَسٰى اَنْ يَّكْفِيَهٗ
ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کچھ نہین بنتی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جسنے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت
کی ہو اور انسے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا تفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے
نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے
موافق کر لیتا ہو تو امید ہی کہ اسقدر معلومات بھی اوسکو کفایت کرے در صورت عدم علم واللہ اعلم
وَالشَّرْطُ الثَّانِي الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوٰى يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكَبَائِرِ غَيْرَ مُصِرٍّ
عَلَى الصَّغَائِرِ اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط عدالت اور تقوی ہی تو واجب ہی کہ کبیرہ گناہون سے
پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہون پر اڑا نہ جاتا ہو **ف** مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ نے حاشیے مین فرمایا کہ تقوی
مرشد کا اسواسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہی واسطے صفاے باطن کے اور انسان مجبول ہی
اپنے ہی نوع کے اقتدا سے افعال اور صفاے باطن مین فقط قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سو جو
مرشد کہ اعمال سے متصف نہو فقط زبانی تقریر اون پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہی
وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ يَّكُوْنَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ مُوَاظِبًا عَلَى الطَّاعَاتِ

المؤکدۃ والاذکار المأثورۃ المذکورۃ فی صحاح الاحادیث مواظباً علی تعلق
القلب باللہ سبحانہ وکان یاد داشت لہ ملکۃ راسخۃ اور تیسری شرط بیعت لینے والے کی
یہ ہے کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعات مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثوں میں
مذکور ہیں مع تعلق دل کا اسم پاک سے رکھتا ہو اور یاد داشت کی مشق کامل اوسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہے
یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی والشرط الرابع ان یکون آمراً بالمعروف ناہیاً عن المنکر
مستبدا برأیہ لا امعۃ لیس لہ رأی ولا امرءًا ذا مروۃ وعقل تام لیعتمد
علیہ فی کل ما یأمر بہ وینہی عنہ قال اللہ تعالی ممن ترضون من الشہداء
فما ظنک لصاحب البیعۃ اور چوتھی شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو شرع کا
اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ مردہ ہر جائی ہر دم خیالی جسکو نہ رائے ہو اور
نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل کا ہو تاکہ اوسپر اعتماد کیا جاوے اوسکے بتائے اور روکے
فعل پر حق تعالی نے فرمایا کہ گواہی اونکی مقبول ہے جن گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے
صاحب بیعت کے انتہی یعنی جب شاہدوں میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشدین بطریق
اولی عدالت اور تقوی شرط ہوگا ف مولانا نے فرمایا کہ یہ مراد نہیں ہے کہ آمر بالمعروف و مستقل الرائی وغیرہ
ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت میں شرط نہیں ہیں تو چاہیے کہ صاحب بیعت میں
بھی شرط نہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہے کہ حق تعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا
اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہے لہذا اوسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب
عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہو کر تعیین اوسکی علامات ظاہرہ
مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشدین بطریق اولی ہوگا والشرط الخامس
ان یکون صحب المشایخ وتأدب بہم دہراً طویلاً واخذ منہم النور الباطن
والسکینۃ وہذا لان سنۃ اللہ جرت بان الرجل لا یفلح الا اذا رأی المفلحین کما
ان الرجل لا یتعلم الا بصحبۃ العلماء وعلی ہذا القیاس غیر ذلک من الصناعات اور

پانچوین شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا مرشدون کامل کی صحبت مین رہا ہوا اور اونسے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز تک
اور اونسے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہوا اور یہ یعنی صحبت کاملین اسواسطے شرط ہوئی کہ عادت
الٰہی یون جاری ہوئی ہی کہ مراد نہین ملتی جبتک مراد پانے والون کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا
مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہین اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت
نجار کے نہین آتی **ف** مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہی کہ انسان اس نہج پر مخلوق
ہوا ہی کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہین کرسکتا بدون اپنے ابنائے جنس کی شارکت و معاونت کے بخلاف اور
حیوانات کے کہ اونکے کمالات پیدایشی ہین اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ پیرنا حیوانات مین پیدایشی
کمال ہی اور انسانکو بدون سیکھے نہین آتا وَلَا يُشْتَرَطُ فِي ذٰلِكَ ظُهُوْرُ الْكَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ
وَلَا تَرْكُ الْاِكْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمَرَةُ الْمُجَاهَدَاتِ لَا شَرْطُ الْكَمَالِ وَالثَّانِيْ
مُخَالِفٌ لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوْبُوْنَ فِيْ اَحْوَالِهِمْ اِنَّمَا الْمَاْثُوْرُ الْقَنَاعَةُ
بِالْقَلِيْلِ وَالْوَرَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ اور شرط نہین ہین یعنی بیعت لینے مین ظہور کرامات اور خوارق
عادات کی اور نہ ترک پیشہ ورہی کی اسواسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہی مجاہدات اور
ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا مخالف شرع کے ہی اور دھوکا نکھا یو اوس سے جو درویش
مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحب حال بسبب غلبے اپنے حال کے کسب حلال کیطرف متوجہ نہین ہوتے ہین
اونکے فعل کو دلیل نہ پکڑ نا ترک کسب پر منقول تو یہی ہی کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا
یعنی مال مشتبہ اور پیشۂ مکروہ اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہی **ق** مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین
کہ کمال ترہب اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات کا جاگنا
اور گوشہ گیری نساء سے کرنا اور طعام لذیذ کا نکھانا اور جنگل یا پہاڑون پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے
عوام اسکو شرط کمال کی جانتے ہین اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس ہین داخل ہین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانون کو تو اللہ تمکو سخت پکڑے گا اور فرمایا
کہ رہبانیت اسلام مین جائز نہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ

الْمُبَايِعُ بَالِغًا عَاقِلًا لَا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّهُ عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لِيُبَايِعَهُ فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَلَمْ يُبَايِعْ اور سوال چوتھے کا جواب یون
جان کہ واجب ہی یہ کہ بیعت کرنے والا جوان ہوشیار رغبت والا ہووے اور مقرر حدیث مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا گیا تاکہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اوسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور اوسکے واسطے
برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی ف مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کیلئے واسطے مشروط ہی کہ
نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہیں تو تقوی اور اجتہاد فی الطاعات کا اوسکے حق مین کیا ذکر
ہی وَمِنَ الْمَشَايِخِ مَنْ يُجَوِّزُ بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَتَفَؤُّلًا وَاللهُ أَعْلَمُ اور بعضے مشایخ
لڑکون کی بیعت کو جائز رکھتے ہین بنا برکت اور نیک فالی کے واسطے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ شاید اونکی
تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہی کہ حضرت زبیر اپنے بیٹے عبد اللہ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ
سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائے پھر اون سے
بیعت لی وَأَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَاعْلَمْ أَنَّ الْبَيْعَةَ الْمُتَوَارِثَةَ بَيْنَ الصُّوفِيَّةِ عَلَى
وُجُوهٍ أَحَدُهَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ مِنَ الْمَعَاصِي وَالثَّانِي بَيْعَةُ التَّبَرُّكِ فِي سِلْسِلَةِ الصَّالِحِينَ
بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ إِسْنَادِ الْحَدِيثِ فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَةً وَالثَّالِثُ بَيْعَةُ تَأَكُّدِ الْعَزِيمَةِ
عَلَى التَّجَرُّدِ لِأَمْرِ اللهِ وَتَرْكِ مَا نَهَى عَنْهُ ظَاهِرًا أَوْ بَاطِنًا وَتَعْلِيقِ الْقَلْبِ بِاللهِ تَعَالَى وَهُوَ
الْأَصْلُ اور سوال پانچوین کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہی وہ کئی
طریق پر ہی پہلا طریقہ بیعت توبہ ہی معاصی سے اور دوسرا طریقہ بیعت تبرک ہی یعنی بقصد برکت
صالحین کے سلسلے مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہی کہ اسمین البتہ برکت ہی اور تیسرا طریقہ
بیعت تاکد عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کے ظاہر اور باطن سے
اور تعلیق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہی وَأَمَّا الْأُولَيَانِ فَالْوَفَاءُ بِالْبَيْعَةِ
فِيهِمَا تَرْكُ الْكَبَائِرِ وَعَدَمُ الْإِصْرَارِ عَلَى الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّكُ بِالطَّاعَاتِ
الْمَذْكُورَةِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ وَالنَّكْثُ بِالْإِخْلَالِ فِي مَا ذَكَرْنَا اور پہلے

جواب سوال چہارم
جواب سوال پنجم
اقسام بیعت صوفیہ
جواب سوال ششم

دونون قسم کے طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہی ترک کبائر سے اور نہ اڑجانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات و مؤکدہ سنتون کے اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنے سے ان مین جنکو ہمنے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات مین سست ہونا بیعت شکنی ہی وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلٰی هٰذِهِ الْهِجْرَةِ وَالْمُجَاهَدَةِ حَتّٰی يَكُوْنَ مُتَنَوِّرًا بِنُوْرِ السَّكِيْنَةِ وَيَصِيْرَ ذٰلِكَ دَيْدَنًا لَهٗ وَخُلُقًا وَجِبِلَّةً فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَدْ يُرَخَّصُ فِيْ مَا اَبَاحَهُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا يُحْتَاجُ اِلٰى طُوْلِ التَّعَهُّدِ كَالتَّدْرِيْسِ وَالْقَضَاءِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِيْ ذٰلِكَ اور تیسرے طریقے مین پورا کرنا بیعت کا عبارت ہی مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہانتک کہ روشن ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اوسکی عادت اور خو اور جبلی ہو جاوے بلا تکلف تو اس حالت کے نزدیک کا ہے اوسکو اجازت دیجاتی ہی اوسمین جسکو شرع نے مباح کیا ہی از قسم لذات کے اور مشغول ہونے کے بعضے اون کامون مین جنمین طول مدت کی طرف حاجت ہوتی ہی جیسے درس کرنا علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہی اسکی خلل اندازی سے قبل از نورانیت دل کے وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَكْرَارَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاْثُوْرٌ وَكَذٰلِكَ عَنِ الصُّوْفِيَّةِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَيْنِ فَاِنْ كَانَ بِظُهُوْرِ خَلَلٍ فِيْ مَنْ بَايَعَهٗ فَلَا بَاْسَ وَكَذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ غَيْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّهٗ يُشْبِهُ الْمُتَلَاعِبَ وَيُذْهِبُ الْبَرَكَةَ وَيَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّيُوْخِ عَنْ تَعَهُّدِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور چھٹے سوال کے جواب مین معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی اور اسی طرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو پیرون سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اوس پیر مین جس سے بیعت کر چکا ہی تو کچھ مضایقہ نہین اور اسی طرح اوسکی موت کے بعد یا اوسکی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اوسکی توقع ملاقات کی باقی نہین رہی اور بلا عذر تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہی کھیل کے اور ہر جگہہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہی اور مرشدون کے دلون کو اوسکی تعلیم اور تہذیب سے

بھیجتا ہی واسہ اعلم یعنی اوسکو ہرجا بجا اور بہر مرخیالی بجھکر اوسپہ التفات نہین فرماتے ہین وَاَمَّا المسئلۃ
السَّابِعَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللَّفْظَ الْمَاثُوْرَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَیْعَۃِ اَنْ یَّخْطُبَ الشَّیْخُ
الْخُطْبَۃَ الْمَسْنُوْنَۃَ اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے وقت
یہ ہی کہ مرشد خطبہ مسنون پڑھے وَھِیَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ
وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ
وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اور خطبہ مسنون یہ ہی یعنی الحمد سے
آخر تک ترجمہ اوسکا یہ ہی سب تعریف اسد کو ہم اوسکی حمد کرتے ہین اور اوس سے مدد مانگتے ہین اور مغفرت
اوس سے چاہتے ہین اور پناہ مانگتے ہین اسکی اپنے نفسون کی بدیون سے اور اپنے اعمال کی
برائیون سے جسکو اسد نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ
بتانے والا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوے اسد کے اور اسکی کہ محمد
بندہ ہی اسد کا اور اوسکا رسول رحمت بھیجے اسد اوسپر اور اوسکی آل پر اور اوسکے اصحاب پر اور برکت
کرے اور سلامتی عنایت فرماوے ثُمَّ یُلَقِّنُہُ الْاِیْمَانَ الْاِجْمَالِیَّ فَیَقُوْلُ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ
وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰہِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَجَمِیْعِ
الْعِصْیَانِ وَاَسْلَمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ پھر بعد خطبہ مذکورہ کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یون کہے کہہ ایمان
لایا مین اسد پر اور جو اسد کے نزدیک سے آیا اسد کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اسد پر اور جو
رسول اسد کے نزدیک سے آیا رسول اسد کی مراد پر صلے اسد علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سے
سوا اسلام کے اور بیزار ہوا سب گناہون سے اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا
اور کہتا ہون مین کہ گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اسد کے اور گواہی دیتا ہون

کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا رسول ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهِ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ إِنِ اسْتَطَعْتُ إِلَيْهِ سَبِيْلًا پھر مرشد کہے مرید سے کہہ کہ مینے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکے خلفا کے واسطے سے پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہی اللہ کا اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجکو استطاعت ہوگی اوسکی راہ کی **ف** استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہی ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهِ عَلٰى أَنْ لَّا أُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا أَسْرِقَ وَلَا أَزْنِيَ وَلَا أَقْتُلَ وَلَا آتِيَ بِبُهْتَانٍ أَفْتَرِيْهِ بَيْنَ يَدَيَّ وَرِجْلَيَّ وَلَا أَعْصِيَهُ فِي مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سے کہے کہہ کہ بیعت کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفائے حضرت کے اسپر کہ شریک نکرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نکرونگا اور زنا نکرونگا اور قتل نکرونگا اور بہتان کو نہ لاؤنگا اپنے دونون ہاتھ اور دونون پاؤن کے درمیان سے اوسکو بنا کر کے اور نافرمانی رسول کریم کی نکرونگا امر مشروع مین **ف** اس مضمون کی بیعت قرآن مجید مین منصوص ہی ثُمَّ يَتْلُو الشَّيْخُ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا إِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا ۝ پھر مرشد ان دو آیتون کو پڑھے یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اللہ کیطرف وسیلہ اور جہاد کرو اوسکی راہ مین تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجسے ای نبی وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت اونکے ہاتھون پر ہی سو جسنے بیعت کو توڑا ایسی بات ہی کہ اوسنے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعتکو

نور عطا اور جسنے پورا کیا اوسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب ہی دیگا اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا ف
یہان آیت مین وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہی مولانا نے حاشیے مین فرمایا کہ ہمنے اپنے جد امجد
حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اونکے ہمعصر ایک عالم نے اسلئے
بیعت کے سنت یا بدعت ہونے مین گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے
استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ وسیلے سے ایمان مراد لیجیے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے
چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اوسپر دلالت کرتا ہی اور عمل صالح بھی مراد نہین ہوسکتا کہ وہ تقوے مین
داخل ہی اسواسطے کہ تقوی عبارت ہی امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا
مغایرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہی اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہین ہوسکتا بدلیل مذکور
یعنی تقوے مین داخل ہی پس متعین ہوگیا کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہی پھر اسکے بعد
مجاہدہ اور ریاضت ہی ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہی وصول ذات پاک سے واللہ اعلم
ثُمَّ یَدْعُوْ لِنَفْسِہٖ وَلِلْمُتَلَمِّذِ وَلِلْحَاضِرِیْنَ فَیَقُوْلُ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَنَفَعَنَا
وَاِیَّاکُمْ پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے سو یون
کہے کہ اللہ تعالی برکت کرے ہمارے اور تمھارے واسطے اور نفع پونہچاوے ہمکو اور تمکو و لا باس
اَنْ یُّلَقِّنَہٗ فَیَقُوْلُ قُلْ اِخْتَرْتُ الطَّرِیْقَۃَ النَّقْشَبَنْدِیَّۃَ اَوِ الْقَادِرِیَّۃَ اَوِ الْجِشْتِیَّۃَ
الْمَنْسُوْبَۃَ اِلَی الشَّیْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خَوَاجَہ نَقْشَبَنْد اَوِ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ
عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ اَوِ الشَّیْخِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السِّجْزِیْ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوْحَھَا وَاحْشُرْنَا
فِیْ زُمْرَۃِ اَوْلِیَائِھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اسمین کچھ مضایقہ نہین کہ مریدون
تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ مینے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہی طرف شیخ اعظم اور قطب افخم
خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کیطرف
یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ معین الدین سجزی یعنی سیستانی کیطرف خداوندا ہمکو فتوح
اس طریقے کی عنایت کر اور ہمکو اس طریقے کے دوستون کے گروہ مین محشور کر اپنی رحمت سے

ف قولہ الوسیلۃ ما یتوسلون بہ الی ثوابہ والقرب منہ من فعل الطاعات وترک المعاصی من وسل الی کذا اذا تقرب الیہ وفی الحدیث الوسیلۃ منزلۃ فی الجنۃ ۱۲ بیضاوی الوسیلۃ ما یقربکم الیہ من طاعتہ ۱۲ جلالین

یا ارحم الراحمین سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُبَشِّرَۃٍ فَبَایَعْتُہٗ فَاَخَذَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَدَیَّ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاَنَا اُصَافِحُ عِنْدَ الْبَیْعَۃِ عَلٰی ھٰذِہِ الصِّفَۃِ سنا مینے اپنے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین سو مینے آپ سے بیعت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونون ہاتھون کو اپنے دونون دست مبارک مین کر لیا سو مین تو اسی طرح جیسے خواب مین دیکھا مصافحہ کرتا ہون بیعت لینے کے وقت **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر مریدسے فرماتے ہین کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دے پھر بیعت لینے والا اوسپر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہی اسیطرح عمرو بن العاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اَمَّا بَیْعَۃُ النِّسَاءِ فَبِاَنْ یَّاْخُذَ الشَّیْخُ طَرَفَ ثَوْبٍ وَالَّتِیْ تُبَایِعُ طَرَفَہُ الْاٰخَرَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور عورتون کی بیعت کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اوسکا پکڑے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتون سے جائز ہی بدون پکڑنے کپڑے کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے

فصل تیسری

اس فصل مین مرید کی تربیت و تعلیم کا طریقہ مذکور ہی لِتَرْبِیَۃِ السَّالِکِیْنَ دَرَجَاتٌ مُّتَرَتِّبَۃٌ وَاَوَّلُ مَا یَجِبُ اَنْ یَّتَغَیَّرَ فِیْہِ الْعَقِیْدَۃُ فَاِذَا رَغِبَ امْرُؤٌ فِیْ سُلُوْکِ طَرِیْقِ اللّٰہِ فَمُرْہُ اَوَّلًا بِتَصْحِیْحِ الْعَقَائِدِ عَلٰی مُوَافَقَۃِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَّاحِدٍ لَّا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مُتَّصِفٌ بِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْکَمَالِ مِنَ الْحَیٰوۃِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْاِرَادَۃِ وَغَیْرِھَا مِمَّا وَصَفَ اللّٰہُ بِہٖ نَفْسَہٗ وَثَبَتَ بِہِ النَّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ سالکون کی تربیت کے واسطے درجات ہین علی الترتیب سو اول جسکا سنوارنا واجب ہی وہ عقیدہ ہی تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے مین راغب ہو تو حکم کر اوسکو اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہی کوئی معبود برحق نہین سوا اوسکے موصوف ہی وہ جمیع صفات کمال سے حیات مین اور علم اور قدرت و ارادے مین

اور سوا اسکے اور صفات مین کہ حق تعالی نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہی ساتھ اونکے اور نقل اوسکی
ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام سے اور صحابہ اور تابعین سے مُنَزَّہٌ مِّنْ جَمِیْعِ سِمَاتِ النَّقْصِ
وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِیَّۃِ وَالتَّحَیُّزِ وَالْعَرَضِیَّۃِ وَالْجِھَۃِ وَالْاَلْوَانِ وَالْاَشْکَالِ ایسا واحد
ہی جو پاک ہی نقصان اور زوال کی سب نشانیون سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض
ہونے اور جہت مین ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہی وَاَمَّا مَا وَرَدَ
مِنَ الْاِسْتِوَآءِ عَلَی الْعَرْشِ وَالضِّحْکِ وَاِثْبَاتِ الْیَدَیْنِ فَنُؤْمِنُ بِہٖ عَلَی الْجُمْلَۃِ ثُمَّ نَکِلُ
تَفْصِیْلَہٗ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَنَعْلَمُ الْبَتَّۃَ اَنَّہٗ لَیْسَ کَمِثْلِ اِتِّصَافِنَا بِالتَّحَیُّزِ وَغَیْرِہٖ بَلْ
لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَنَعْلَمُ اَنَّہٗ شَیْءٌ ثَابِتٌ لِلّٰہِ تَعَالٰی کَمَا اَثْبَتَ
فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ اور وہ جو وارد ہوا ہی استوا علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسپر ہم
ایمان رکھتے ہین مجمل بلا تفصیل پھر اوسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہین یعنی وہی خوب جانتا ہی
کہ کیا مراد ہی استوا علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ اوسکے استوا وغیرہ مین ہمارا سا
اتصاف بالتحیز وغیرہ نہین بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہین وہ سمیع اور بصیر ہی اور جانتے ہین ہم کہ استوا علی العرش
ایک چیز ثابت ہی اللہ تعالی کے واسطے چنانچہ اوسنے اپنی کتاب محکم مین اوسکو ثابت کیا ہی ف
مترجم کہتا ہی کہ صفات متشابہ مین یعنی استوا وغیرہ مین قدماے سلف سے یہی منقول ہی کہ اسپر مجمل ایمان لائیے
اور تاویل نہ کیجیے اور تفصیل اسکی علم الہی پر سپرد کیجیے امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ استوا علی العرش معلوم ہی
اور کیفیت اسکی مجہول ہی اور اسمین سوال کرنا بدعت ہی اور یہی راہ اسلم ہی کہ مبادا تاویل مین غیر حق کو حق
قرار دینا پڑے ثُمَّ اِثْبَاتِ نُبُوَّۃِ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ عُمُوْمًا وَنُبُوَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ خُصُوْصًا وَّوُجُوْبِ اِتِّبَاعِہٖ فِیْ کُلِّ مَا اَمَرَ وَنَھٰی وَتَصْدِیْقِہٖ
فِیْ کُلِّ مَا اَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللّٰہِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجُسْمَانِیِّ وَالْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ
وَالرُّؤْیَۃِ وَالْقِیَامَۃِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا ثَبَتَ بِہِ النَّقْلُ وَصَحَّ بِہِ الرِّوَایَۃُ
پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم و نبوت سیدنا و مولانا محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی

۱ یعنی نہ اونکا ہم ایک تخت یا کرسی پر بیٹھنا ہونا ثابت اور جہت کا حکم بالا لازم آتا ہی ویسا ہی استوا مین نہین وہ پاکی ہی ثابت وغیرہ صفات نقصان سے ۱۲ ف

علی الخصوص او ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا جسمین کہ آپنے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپکی
جمیع اخبار مین یعنی منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی او جنت اور نار او حشر او حساب او ر رویت آلہی
او ر قیامت اور عذاب قبر او سواے انکے اور امور مین چنانچہ حوض کوثر او ر صراط اور میزان جسکی نقل حضرت
سے ثابت ہی او ر روایت اوسکی صحیح ہی ثُمَّ يَتْلُوهُ النَّظَرُ فِي اجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ وَالنَّدَمِ مِنَ الصَّغَائِرِ
پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو کبائر کے اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہونے مین وَالْحَقُّ اَنَّ الْكَبِيرَةَ
كُلُّ ذَنْبٍ اُوْعِدَ عَلَيْهِ بِالنَّارِ اَوِ الْعَذَابِ الشَّدِيدِ فِي الْقُرْآنِ اَوِ السُّنَّةِ الصَّحِيحَةِ
الْمَعْرُوفَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ اَوْ سُمِّيَ مُرْتَكِبُهُ كَافِرًا كَقَوْلِهِ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا
فَقَدْ كَفَرَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ اَوْ شُرِعَ عَلٰى
مُرْتَكِبِهِ حَدٌّ كَالزِّنَاءِ وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ اَوْ كَانَ مُسَاوِيًا اَوْ اَكْثَرَ
شَرًّا مِّنْ هٰذِهِ الْمَذْكُورَاتِ فِي حُكْمِ بَدَاهَةِ الْعَقْلِ اور حق یہ ہی کہ کبیرہ وہ گناہ ہی جسپر وعید
دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اوسکے مرتکب کو
کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث مین فرمایا کہ جسنے نماز کو عمداً ترک کیا وہ کافر ہی اور دوسری حدیث مین ہی کہ فرق
مابین مسلمین او ر مابین مشرکین کے نماز ہی سو جسنے اوسکو چھوڑا وہ کافر ہی یا کبیرہ وہ ہی جسکے مرتکب پر شرع مین
حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبائر مذکورہ
سے صریح عقل کے حکم مین فَمِنْهَا الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِبَادَةً وَّاسْتِعَانَةً فِي الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ
وَغَيْرِهِمَا وَاِلَى التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْاِشَارَةُ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِينُ سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہی یعنی خدا کے ساتھ ساجھا لگانا عبادت مین اور
استعانت مین یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہما مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی
طرف اشارہ ہی حق تعالی کے اس قول مین ایاک نعبد وایاک نستعین **ف** مولانا نے حاشیے اس کتاب مین
فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا مین ہمارے زمانے مین شائع ہی بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم
کہتا ہی شرک فی العبادۃ یہ ہی کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانۂ خدا کے واسطے مخصوص مین

فصل در بیان شرک
شرک با خدا

اونکو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسیکو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الٰہی کے
ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
مین اشتراک فی العبادۃ اور اشتراک فی الاستعانۃ کی توبہ کا اشارہ ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر
مفید ہے تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہین اور خاص کر تجھی سے ہم مدد
چاہتے ہین پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوئی تو سوائے خدا کے اورون کی
عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین ہرگز جائز نہین وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر
ہے اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسری
رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانے کیونکر اوسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت
روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونون ہون لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا
ظہور ہو حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بحق تعالیٰ ہے علیم و قدیر و رحیم ہین لہذا استعانت غیر خدا سے جائز
نہین بعضے گور پرست کہتے ہین کہ اولیا کو حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو اونسے استعانت
کیونکر ممنوع ہوگی تو اونکا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو
کہ اولیا اللہ کو ایسا علم محیط ہے کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادۃ اونکے نزدیک برابر ہے ہر مسئلہ سارے عالم کی
حاجات سے مطلع ہین اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہین سو اوسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو اون
ہیچ بیتون کا کلام بھی لائق التفات کے نہین حق تعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور
کج روی اور کج فہمی سے بچاوے آمین وَمِنْهَا تَصْدِيقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق
کرنا ہے کاہن کا ف کاہن عرب مین کچھ لوگ تھے کہ جنون سے دریافت کرکے اخبار غیبی لوگونکو
بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہے منجم اور رمال اور جفار اور شانہ بین کی تصدیق
کرنا اسواسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اوسکا دعوی کرے وہ بدلیل قرآن و حدیث اور
اجماع کے جھوٹا ہے وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُوْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَاِنْكَارُهَا وَالْاِسْتِهْزَاءُ
بِهَا وَكَذَا اِنْكَارُ ضَرُوْرِيَّاتِ الدِّيْنِ اور منجملہ کبائر کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتون کو بد کہنا اور انکار کرنا

تصدیق کاہن وغیرہ

بد گفتن بہ پیغمبر و فرشتگان

اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا **ف** مولانا نے فرمایا ضروریات دین
وہ امور ہین جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ
وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ اور منجملہ کبائر نماز اور زکوۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ
حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْأَوْلَادِ وَقَتْلُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهٗ اور منجملہ کبائر ہے جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق
میں اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے وَمِنْهَا الزِّنَا وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ
الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ وَالْغَصَبُ وَالْغُلُوْلُ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ
وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيْفُ الْكَيْلِ
وَالْوَزْنِ وَالرِّبٰوا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْكِذْبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالسِّعَايَةُ
عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ اَوْ يَنْهَبَ وَتَرْكُ الْهِجْرَةِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاةُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ
وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَآئِرِ اور منجملہ کبائر زنا ہے اور اغلام اور نشے والی چیز کا پینا اور چوری
اور رہزنی اور غصب و غنیمت کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن
عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنی اونکی خدمت کرنی اور حق برادری
نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول مین کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد مین کفار کی صف جنگ سے
بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے مین رشوت لینا اور
محارم سے نکاح کرنا اور مردون اور عورتون کے درمیان مین کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغلخوری کرنا تاکہ وہ
قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نکرنا اور کافرون سے دوستی کرنا انکے
خیر خواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر مین داخل ہین **ف** مولانا نے فرمایا
کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہین اور سعید بن جبیر رض نے کہا کہ قریب سات سو کے ہین اور
انسب یہ ہے کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ
ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عز الدین بن سلام ہے اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا کہ مین نے

کبائر کے احادیث کو جمع کیا تو مین نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر جم جانے کی
نیت اور رحمت الٰہی سے نا امید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان مین جھوٹی گواہی
دینا اور پاکدامنون کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ مین شراب
پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ مین زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ مین
ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پانون مین یعنی جہاد مین صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام
بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالی اپنے کرم سے ہمکو ان گناہون سے بچاوے آمین وَ
الصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا أَوْ دَفَعَ طَرِيقَةً مَّامُوْرَةً فِي
الدِّيْنِ اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے مخالف
یا رافع ہو دین کے طریقۂ ماموره کا ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ
وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ فَيُقِيْمُهَا عَلٰى مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ الْأَبْعَاضِ وَالْآدَابِ وَالْهَيْئَاتِ وَالْأَذْكَارِ یعنی جناب کبائر اور
ندامت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام مین از قسم طہارت اور صلوۃ اور صوم اور زکوۃ
اور حج کے تو ان امور کو موجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت ابعاض اور آداب
اور ہیئات اور اذکار سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہان وہ امور ہین جو ارکان
وغیرہ کو شامل ہون از قسم امور متاکدہ سوا ان مین سے بعضے فقہا کے نزدیک بعضا امور واجب ہے اور دوسرے فقہا کے
نزدیک سنت موکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ
وَالصُّحْبَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَنْزِلِيِّ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكِ وَالْوِلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ
مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْإِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَّلَا اعْوِجَاجٍ
پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش مین منجملہ اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت
خلق وغیرہ ذلک کے اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی مین منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق
اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات مین از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے تو انکو صحیح اور ٹھیک کرے

بروجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْاَذْكَارِ الْمَاْمُوْرَةِ فِي الْاَوْقَاتِ
مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاۤءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاۤءِ وَالْعُجْبِ
وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْاٰخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلٰى
مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّكْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَاِذَا تَاَدَّبَ بِهٰذِهِ الْاٰدَابِ حَانَ اَنْ
يَّشْتَغِلَ بِالْاَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِيْ تَعْلِيْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَاۤئِمًا وَّالنَّظَرِ
اِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ وَاِنَّمَا تَرَكْنَا بَيَانَ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ الْمُقَدَّمَةِ اِسْتِكْثَارًا لَّهَا وَ
اِعْتِمَادًا عَلٰى فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكُتُبِ
الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوْكِ مِثْلِ رِيَاضِ الصَّالِحِيْنَ وَالْمُخْتَصَرَةِ فِي الْعَقِيْدَةِ
كَالْعَقَاۤئِدِ الْعَضُدِيَّةِ وَمَنْ لَّمْ يَتَيَسَّرْ لَهٗ تَتَبُّعُهَا فَلْيَاْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے اون اذکار مین جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور
وقت خواب وغیرہ کے بابت مین ماموربہین پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق مین از قسم ریا اور پندار اور حسد
اور کینہ وغیرہا کے اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور
ذکر اللہ کے حلقون پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان آداب مذکورہ کے ساتھ متأدب ہو گیا تو اوسکا وقت
آیا اشغال باطنیہ کے اشتغال کا اور ہمیشہ اللہ عز وجل کے ساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اوسکو
تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے اور ہمنے ان امور مقدمہ کا بیان علی وجہ التفصیل اونکو بہت جان کر چھوڑ
دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسا کرکے جو طالب ہو قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ
سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدۂ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہو اور
جسکو تتبع اور علم ان کتابون کا میسر نہو وہ کسی عالم سے دریافت کرکے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ
جن امور کو مؤلف قدس سرہٗ نے کثیر جان کر ترک کیا اونکو ہم مجملاً بیان کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد یہان ایمان سے ورع اور تقوے کا
مرادف ہی تو سالک کو مراعات ان شعب یمانیہ کی ضرور ہی چنانچہ اونکا بیان یون ہی کہ خدا پر ایمان لانا اور اوسکے

صفات پر اور اوسکے غیر کو حادث جاننا اور اوسکے ملائکہ پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے رسولون پر اور
تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور حق تعالیٰ سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل
نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اونکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت کی تعظیم ہی کا
مین داخل ہی اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق
اخلاص ہی مین داخل ہی اور خدا سے خوف رکھنا اور اوسکی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہون سے توبہ کرتے رہنا
اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب مین صابر رہنا اور قضائے
ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خورد پر اور گھمنڈ اور پندار کا
ترک کرنا اور حسد اور کینے کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا درحقیقت تواضع مین داخل ہی اور توحید ربانی کا
ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتین ہین
اور متوسط رتبہ سو آیتین ہین اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبے مین داخل ہی
اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار ذکر ہی مین داخل ہی اور
لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستون سے طہارت ہی مین داخل ہی
اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوٰۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا
اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ضیافت کرنی سخاوت ہی مین
داخل ہی اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ
اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہان اپنا دین
نہ قائم رہ سکے اور اسی مین ہجرت بھی داخل ہی اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم
وغیرہ کے کفارون کو ادا کرنا اور نکاح کرکے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا
اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی
غلامون کو مالکون کی اطاعت کرنی اور مالکون کو لونڈی غلامون پر مہربانی اور شفقت کرنا اور
انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکمون کی اطاعت کرنی

اور خلق مین صلح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو اصلاح بین الناس مین
داخل ہی اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت مین داخل ہی
اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا
جہاد ہی مین داخل ہی اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا اداے امانت مین داخل ہی اور قرض کا
لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق
بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے مین سختی نکرنا اور حسن معاملہ مین داخل ہی مال کا جمع کرنا
حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ
مال کو برباد نکرنا الانفاق المال فی حقہ مین داخل ہی اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو
دعاے خیر دینا اور اپنی برائی سے لوگون کو بچانا ضرر نہ پونہچانا اور لہو و لعب سے
پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہی شیخ جلال الدین
سیوطی نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم مین فرمائی ہی واللہ اعلم

فصل چوتھی

فِی اَشْغَالِ الْمَشَایِخِ الْجِیْلَانِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ
اَبِیْ مُحَمَّدٍ مُحْیِی الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ
یہ فصل مشایخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال مین ہی قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین
سید عبد القادر جیلانی کے مرید ہین خدا راضی ہے اون سے اور اون سب تابعین سے ف
مصنف نے انتہا درجہ فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین
غوث الاعظم کی تصنیف ہی اور مجالس ستین او نکا ملفوظ ہی اور اصل طریقہ قادریہ اون مین
مفصل موجود ہی ناقل مَا یُلَقِّنُوْنَہُ الْجَھْرُ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمُرَادُ بِھٰذَا
الْجَھْرِ ھُوَ غَیْرُ الْمُفْرِطِ فَلَا مُنَافَاۃَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ مَا نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیْثُ قَالَ اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ

اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اَلْحَدِیْث سو پہلا شغل جسکو مشایخ قادریہ تلقین کرتے ہین ذکر اللہ ہی جہر سے
یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہی کہ افراط سے نہو تو اس تقریر سے کچھ مخالفت
نہی اسکے جواز مین اور اوسمین جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال
اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانون پر کہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو الی آخر الحدیث
ف پوری حدیث یون ہی بروایت ابوموسی اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے
ساتھ ہی اور جسکو تم پکارتے ہو وہ تمسے قریب تر ہی اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہی شدت
قرب سے والاحق تعالی حبل الورید سے بھی قریب تر ہی شعر اتصالی بے تکیف بے قیاس
ہست رب الناس را با جان ناس (یعنی ناس کی جان) ۱۲ کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ فَمِنْہُ اسْمُ الذَّاتِ اِمَّا بِضَرْبَۃٍ
وَّاحِدَۃٍ وَّ صِفَتُہٗ اَنْ یَّقُوْلَ اللّٰہُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَالْجَہْرِ بِقُوَّۃِ الْقَلْبِ وَالْحَلْقِ
جَمِیْعًا ثُمَّ یَلْبَثُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ نَفَسُہٗ ثُمَّ یَفْعَلُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا سو منجملہ ذکر جہری کے
اسم ذات ہی خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ ایک ضربی کا یہ ہی کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی
اور بلندی سے دل اور حلق دونون کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہان تک کہ اکر کیا
سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے وَ اِمَّا بِضَرْبَتَیْنِ وَ صِفَتُہٗ
اَنْ یَّجْلِسَ جِلْسَۃَ الصَّلٰوۃِ وَیَضْرِبَ الْجَلَالَۃَ مَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُمْنٰی وَمَرَّۃً
فِی الْقَلْبِ وَیُکَرِّرُ ذٰلِکَ بِلَا فَصْلٍ وَّیَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ الضَّرْبُ لَا سِیَّمَا الْقَلْبِیُّ
بِقُوَّۃٍ وَّشِدَّۃٍ لِیَتَاَثَّرَ الْقَلْبُ وَیَجْتَمِعَ الْخَاطِرُ خواہ ذکر دو ضربی ہو اوسکا طریقہ یہ ہی
کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایکبار داہنے زانو مین اور دوسری بار دل مین ضرب کرے
اور اوسکو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہ ہی کہ ضرب خصوصًا قلبی قوت اور سختی کے ساتھ
ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہو وَاِمَّا بِثَلٰثِ
ضَرَبَاتٍ وَّصِفَتُہٗ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَیَضْرِبَ مَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُمْنٰی وَمَرَّۃً
فِی الرُّکْبَۃِ الْیُسْرٰی وَمَرَّۃً فِی الْقَلْبِ وَلٰکِنَّ الثَّالِثَ اَشَدُّ وَاَجْھَرُ خواہ ذکر

سہ ضربی ہوا اور اوسکا طریقہ یہ ہے کہ چارزانو بیٹھے تو ایک بار داہنے زانو مین اور دوسری بار بائین زانو مین
اور تیسری بار دل مین ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَ اَمَّا بِاَرْبَعِ ضَرَبَاتٍ
وَ صِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَّيَضْرِبَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى
وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً اَمَامَهٗ وَلٰكِنَّ الرَّابِعَ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر چہار ضربی ہوا اوسکا طریقہ
یہ ہے کہ چارزانو بیٹھے اور ایک بار داہنے زانو مین اور دوسری بار بائین زانو مین اور تیسری بار دل مین
اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَمِنْهُ النَّفْيُ
وَالْاِثْبَاتُ وَهِيَ كَلِمَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ صِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلَ لَا كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ ثُمَّ يَمُدُّهَا حَتّٰى
يَبْلُغَ اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ فَيَقُوْلَ اِلٰهَ كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ يَضْرِبُ اِلَّا اللّٰهُ
بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ وَيُلَاحِظُ نَفْيَ الْمَحْبُوْبِيَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَاِثْبَاتَهَا لَهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اور منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہے اور وہ لا الٰہ الا اللہ کا
کلمہ ہے اور طریقہ اوسکا یہ ہے کہ بصورت نماز رو بقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرے اور لا کہے گویا اپنی ناف سے
اوسکو نکالتا ہے پھر اوسکو کھینچے یہان تک کہ داہنے مونڈھے تک پہونچے پھر اِلٰہ کہے گویا اوسکو دماغ کی
جھلی سے نکالتا ہے پھر اِلّا اللہ کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی
نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اسکا ذکر مقدس ہی میں دھیان کرے ف مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور
باعتبار مراتب ذاکرین کے مختلف ہے یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور
منتہی نفی وجود کی وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ مَا الْحِكْمَةُ فِي اشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِيْدَاتِ وَمُرَاعَاةِ
اَمَاكِنِهَا فَاَقُوْلُ جُبِلَ الْاِنْسَانُ عَلَى التَّوَجُّهِ اِلَى الْجِهَاتِ وَالْاِصْغَاءِ اِلٰى اِيْقَاعِ النَّغَمَاتِ وَاَنْ تَدُوْرَ
فِيْ نَفْسِهِ الْاَحَادِيْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا هٰذَا الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّهِ اِلٰى غَيْرِ نَفْسِهٖ وَكَفًّا عَنْ خَطَرَاتِ
الْخَطَرَاتِ الْخَارِجِيَّةِ لِيَتَدَرَّجَ مِنْهُ اِلٰى قَصْرِ التَّوَجُّهِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اور شاید کہ تو پوچھے
ہمسے ماکا کہ کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کے شرط کرنے مین اور کیا فائدہ ہے اونکے مکانات

کی مراعات مین تو مین جواب مین کہتا ہون کہ انسان مخلوق ہی جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر
اور آوازون کی طرف کان لگانے پر اور اسپر مجبول ہی کہ اوسکے دل مین باتین اور خطرات گھولا کرین
تو علماے طریقت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات بیرونی
کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اوسکا دھیان فقط اللہ
پاک سے لگ جاوے ف مولانا حاشیے مین فرماتے ہین اور اسیطرح پیشوایان طریقت نے جلسات
اور ہیات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہین مناسبات مخفیہ کے سبب سے جنکو صافی الذہن
اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہی بعضی صورت مین کسر نفس ہی اور بعضے جلسے مین خشوع اور خضوع ہی
اور بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہی اور بعضے مین نشاط ہی اسی جہت سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھے پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہی اسواسطے
کہ ایسی ہیات مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہی اور وہ منافی ہی سرگرمی عبادات کا تو اوسکو یاد
رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم
سمجھتے ہین وَيَنْبَغِي اَنْ يَجْتَمِعَ اَهْلُ السُّلُوْكِ حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ الْجَمْعِيَّةِ فَفِيْ ذٰلِكَ فَوَائِدُ لَا تُوْجَدُ فِي الْوَحْدَةِ اور لائق ہی کہ اہل
سلوک مجتمع ہون حلقہ کرکے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الٰہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس
اجتماع مین فوائد ہین جو تنہائی مین حاصل نہین ہوتے فَاِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ اَثَرُ هٰذَا الذِّكْرِ
الْجَلِيِّ وَشُوْهِدَ فِيْهِ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ انْبِعَاثُ الشَّوْقِ
وَاطْمِيْنَانُ الْقَلْبِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَانْتِفَاءُ اَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَاِيْثَارُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ
مَا عَدَاهُ پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہوا اور اوسکا نور اوسمین دکھائی دے تو اوسکو ذکر
خفی کا حکم کیا جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہی یعنی شوق کا ابھرنا اور نام خدا سے
دل مین چین آنا اور احادیث نفس یعنی وساوس کا دور ہونا اور حق تعالیٰ کو اوسکے ماسوا پر مقدم رکھنا
وَمَنْ وَاظَبَ عَلٰى ذِكْرِ اِسْمِ الذَّاتِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ مَرَّةٍ مَعَ كَلِمَةِ

الشروط التی اسلفناها واستمر علی ذلک شهرین او نحوها من ذلک فانه یشاهد
فیه الاثر لا محالة سواء کان غبیا او ذکیا اور جو شخص کہ مواظبت کرے اسم ذات پر
ہر دن مین چار ہزار بار ساتھ تقدیم اون شرطون کے جنکو ہم اول مذکور کر چکے ہین اور دو مہینے یا مانند
اسکے اس ذکر پر مداومت کرے تو اوسمین یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا خواہ ذاکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم
اما الذکر الخفی فمنه اسم الذات مع امهات الصفات وصفته ان یغمض عینیه
ویضم شفتیه ویقول بلسان القلب الله سمیع الله بصیر الله علیم کانه یخرجها
من سرته الی صدره ومن صدره الی دماغه الی العرش ثم یقول الله علیم الله
بصیر الله سمیع هابطا علی تلک المنازل کما صعد علیها فهذه دورة واحدة ثم
یفعل هکذا وهکذا ومن اهل هذا الشان من یزید الله قدیر اور منجملہ ذکر خفی تو اسم
ذات ہی اور اون صفات کے ساتھ جو اصول ہین اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ اپنی دونون آنکھون اور دونون
لبون کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا انکو اپنی ناف سے نکالتا ہی
اپنے سینے تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہی اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہی عرش تک پھر یون
کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اوترتا ہوا انھین منزلون پر جنپر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک
دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقے کے بعضے لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہین
ف توضیح اسکی یون ہی کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے اپنے تصور مین
پھر اللہ بصیر کہہ کر سینے سے دماغ تک پہونچے پھر وہان سے اللہ علیم کہکر عرش تک پہونچے پھر یہی
الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اوترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر
کہکر دماغ سے سینے تک ٹھہرے پھر اللہ سمیع کہتے ہوے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار
کرتا ہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہونچے اور چوتھی بار عرش تک ومنه
النفی والاثبات وصفته اما کذکرنا فی الجهر واما بان یکون متیقظا
مطلعا علی انفاسه فاذا اخرج النفس بطبیعته من غیر قصده وارادته

بیان پاس انفاس

قَالَ مَعَ خُرُوجِہٖ لَا اِلٰہَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَاِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُولِہٖ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ الْاَکَابِرُ
وَھٰذَا پَاسُ اَنْفَاسٍ وَلَہٗ اَثَرٌ عَظِیْمٌ فِیْ نَفْیِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِیْثِ النَّفْسِ
اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہی اور طریقہ اوسکا اوس طرح ہی جو ذکر جلی مین مذکور ہو چکا یعنی
ہی کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اپنے دمون پر آگاہ ہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون
ارادے اور قصد کے تو اوسکے باہر ہونے کے ساتھی دل کی زبان سے کہے لا الٰہ پھر جب سانس
اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھی الا اللہ کہے طریقت کے بزرگون نے کہا ہی کہ اس
ذکر کا نام پاس انفاس ہی اور اسکا بڑا اثر ہی نفی خطرات اور وسواس کے دور ہو جانے مین
چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہی شعر اگر تو پاس داری پاس انفاس + بسلطانی رسانندت ازین پاس
شعر تا بجاروب لا نروبی راہ + نرسی در مقام الا اللہ رباعی در ذات مقدست کسی را نیست رہ +
وز عین جلال ہیچکس آگہ نیست + سرمایۂ رہروان کہ راہش طلبند + جز گفتن لا الٰہ الا اللہ نیست +
فَاِذَا ظَھَرَ اَثَرُ ذِکْرِ الْخَفِیِّ وَشُوْھِدَ فِی الطَّالِبِ نُوْرُہٗ اُمِرَ بِالْمُرَاقَبَۃِ وَالْمُرَادُ
مِنْ ھٰذَا الْاَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَۃُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ عَزِیْمَتِہٖ اِلَی الْفِکْرِ
وَاِیْثَارُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْھِمَّۃِ عَلٰی طَلَبِہٖ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَۃِ فِی
السُّکُوْتِ وَالنَّفْرَۃُ عَنِ الْکَلَامِ وَالْاِشْتِغَالِ بِاَمْرِ الدُّنْیَا پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر
ہو اور طالب مین اسکا نور معلوم ہو تو اوسکو مراقبہ کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے
اثر سے شوق مراد ہی اور غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کی جانب
اور تقدیم اللہ عز وجل کی اور ہمت کا جم جانا اوسکی طلب اور حلاوت پانا چپ رہنے مین اور
گفتگو اور اشتغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَۃُ فَھِیَ عِنْدَھُمْ عَلٰی اَنْوَاعٍ

بیان مراقبہ

کَثِیْرَۃٍ یَجْمَعُھَا اَمْرٌ وَھُوَ اَنْ یَّتَلَفَّظَ بِاٰیَۃٍ اَوْ کَلِمَۃٍ بِاللِّسَانِ اَوْ یَتَخَیَّلَھَا فِی
الْجَنَانِ وَیَفْھَمَ مَعْنَاھَا فَھْمًا جَیِّدًا ثُمَّ یَتَصَوَّرَ کَیْفَ ھٰذَا الْمَعْنٰی وَمَا صُوْرَۃُ
تَحَقُّقِہٖ ثُمَّ یَجْمَعَ الْخَاطِرَ عَلٰی تِلْکَ الصُّوْرَۃِ بِحَیْثُ لَا یَخْطُرُ خَطْرَۃٌ سِوَاھَا

حتی یتحقق الاستغراق فیہا وینقطع ذہول عما سواہا اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے
نزدیک بہت اقسام پر ہی اور جامع اون اقسام بیشمار کا ایک امر ہی وہ یہ ہی کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ
زبان سے کہے یا اوسکا دل مین خیال کرے اور اوسکے معنی کو بخوبی سمجھے پھر تصور کرے کہ یہ مدعا
کیونکر ہی اور اوسکی تحقیق او ثبوت کی کیا صورت ہی پھر اسی صورت پر خیال کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے
اوسکے کوئی خطرہ نہ آوے یہان تک کہ اوسمین استغراق متحقق ہو اور ایک طرح کی بیہودگی اور غفلت
اسکے ماسوا سے حاصل ہو مترجم کہتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ لفظ کے مفہوم مین اس طرح ڈوب جانا کہ سوائے
اوسکے کوئی چیز دھیان مین نہ رہے اسکو مراقبہ کہتے ہین والاصل فیہا قولہ صلی اللہ علیہ
وسلم الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک اور اصل
مراقبے کی وہ حدیث ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو عبادت کرے اللہ کی
گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہی سو اگر تو اوسکو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی فمنہا ان یقول
اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی او یتخیل فی الجنان ثم یتصور حضورہ تعالی و
نظرہ و معیتہ تصورا بینا مستقیما مع تنزیہہ عن الجہۃ والمکان حتی
یستغرق فی ہذا التصور تو سالک اپنی زبان سے کہے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی
یا اوسکو دل مین خیال کرے بدون لفظ کے پھر اللہ تعالی کی حضوری اور نظر اور اوسکی معیت یعنی ساتھ
ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اوسکی ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہان تک
تصور کو جمادے کہ اوسمین ڈوب جاوے او یتصور وہو متذکر آیۃ مما نزلت فی معیتہ تعالی ایاہ قائما وقاعدا
ومضطجعا فی الخلوۃ والجلوۃ والشغل والدعۃ یا اوس آیت کا تصور کرے وہو معکم اینما
کنتم یعنی حق تعالی تمہارے ساتھ ہی جہان کہین کہ تم ہو اور اوسکے ساتھ ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور
بیٹھے اور لیٹے تنہائی اور لوگون کی ملاقات مین اور مشغولی اور بیکاری مین او یتلفظ اینما تولوا
فثم وجہ اللہ او الم یعلم بان اللہ یری او نحن اقرب الیہ من حبل الورید او
واللہ بکل شیء محیط او ان معی ربی سیہدین او ہو الاول والآخر والظاہر

والباطن فهذه مراقبات مفيدة لتعلق القلب بالله عز وجل یا یہ آیت پڑھے اینما تولوا
فثم وجه الله یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہان اللہ کی ذات ہے یا یہ آیت پڑھے الم یعلم بان اللہ یری یعنی انسان
نہین جانتا کہ اللہ اوسکو دیکھتا ہے یا اس آیت کو مراقبہ کرے نحن اقرب الیه من حبل الورید یعنی ہم قریب ہین
انسان کی رگ گردن سے یا اس آیت کا تصور کرے واللہ بکل شیء محیط یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوے ہے
یا اس آیت کا دھیان کرے ان معی ربی سیهدین یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجھکو راہ
کریگا یا اس آیت کا مراقبہ کرے هو الاول والآخر والظاهر والباطن یعنی حق تعالی اول ہے اوس سے پہلے
کوئی چیز نہین آخر ہے جو بعد فنا سے عالم باقی رہیگا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہے باعتبار
اپنی ذات کے کہ اوسکی حقیقت کو کوئی نہین سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عز وجل کے ساتھ دل متعلق
ہونے کے واسطے مفید ہین واما المفيدة لقطع العلائق والتجرد التام والسكر
والمحو فهي كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وصفته
ان يتصور نفسه قد مات وصار رمادا تذروه الرياح والسماء قد انشقت وكل
شيء قد بطل تركيبه وهيئته ويتصور الله باقيا موجودا فيبقى على هذا التصور
مليا فانه يفيد المحو اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پورے مجرد ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کے
لیے مفید ہے وہ مراقبہ اس آیت کا ہے كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام یعنی جو
زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونے والا ہے اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور اسکے
مراقبے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کو تصور کرے کہ مر گیا اور ایسی راکھ ہو گیا جسکو ہوائین اڑاتی ہین اور آسمان ٹکڑے
ٹکڑے ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس تصور پر دیر تک
قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا ف ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم مین
امیر المومنین علی مرتضی سے مروی ہے کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قل اللهم اهدني وسددني
واذكر بالهدى هدايتك الطريق وبالسداد سداد السهم یعنی اے علی کہہ کہ خداوندا مجھکو ہدایت کر اور سیدھا
چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت نے امیر المومنین سید الاولیا کو

وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہونچ جاوے تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے
کما فی الحاشیۃ العزیزیۃ وکذلک اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ اَیْنَمَا
تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا
مراقبہ بھی کیا جاتا ہے اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ آخر آیت تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو
وہ تم کو ملنے والی ہے جہاں کہیں تم ہوگے موت تمکو پالیوے گی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجوں میں ہو
فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ الْمُرَاقَبَةِ فِی الطَّالِبِ وَشُوْهِدَ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالتَّوْحِیْدِ الْاَفْعَالِیِّ پھر جب اثر مراقبے کا
طالب میں ظاہر ہوا اور اوسکا نور مشاہدہ ہو تو اوسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے ف توحید افعالی
ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہوتا ہے خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے اگر غیر حق سے نہ خوف باقی رہے
نہ توقع سعدی نے فرمایا شعر درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست کہ زیدم بیازرد و عمرم بخست
وَاعْلَمْ اَنَّ الشَّارِعَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَغَّبَ وَحَثَّ عَلٰی شَیْئَیْنِ عَلَی الذِّكْرِ وَ
الْمُرَادُ مِنْهُ مَا یَتَلَفَّظُ بِهٖ وَعَلَی الْفِكْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْمُرَاقَبَةُ اور جان کہ اے مخاطب شارع
علیہ الصلوۃ والسلام نے دو چیزوں کی رغبت اور تاکید دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے وہی جو زبان سے بولا جاوے
اور ۲ دوسری فکر پر اور مراد اوس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَایِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِكَشْفِ الْوَقَائِعِ الْاٰتِیَةِ
عَلٰی مَا هِیَ عَلَیْهِ اَنْ یَّعْتَكِفَ الطَّالِبُ فِیْ خَلْوَةٍ وَّیَغْتَسِلَ وَیَلْبَسَ اَحْسَنَ لِبَاسِهٖ وَیَتَطَیَّبَ
وَیَجْلِسَ عَلَی السَّجَّادَةِ وَیَضَعَ مُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَمِیْنِهٖ وَمُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَسَارِهٖ وَمُصْحَفًا
كَذٰلِكَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَمُصْحَفًا كَذٰلِكَ خَلْفَهٗ ثُمَّ یَدْعُو اللّٰهَ اَنْ یَّكْشِفَ عَلَیْهِ الْوَاقِعَةَ الْفُلَانِیَّةَ
بِجُهْدِ هِمَّتِهٖ ثُمَّ یَشْرَعُ فِیْ اسْمِ الذَّاتِ مِنْ غَیْرِ غَمْضِ الْعَیْنِ فَیَضْرِبُ مَرَّةً فِی الْمُصْحَفِ الْاَیْمَنِ
وَمَرَّةً فِی الْاَیْسَرِ وَمَرَّةً خَلْفَهٗ وَمَرَّةً بَیْنَ یَدَیْهِ حَتّٰی یَجِدَ فِیْ نَفْسِهٖ اِنْشِرَاحًا وَّنُوْرًا ثُمَّ
یُوَاظِبُ عَلٰی ذٰلِكَ سَبْعَةَ اَیَّامٍ وَشَفْعَهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَاِنَّهٗ یُكْشَفُ عَلَیْهِ الْبَتَّةَ قُلْتُ هٰذَا مَا عَمِلَ
وَفِیْ قَلْبِیْ مِنْهُ شَیْءٌ لِمَا فِیْهِ مِنْ اِسَاءَةِ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ بعضے مشایخ نے کہا جسکا ہمنے
تجربہ کیا ہے وقائع آیندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کرے اور

غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور رکھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے
اور رکھلا ایک مصحف اپنے بائین طرف اور اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے
پیچھے رکھے پھر حق تعالی سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو اوس پر ظاہر کرے پھر اسم ذات کے ذکر مین
شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے تو ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگاوے اور ایک بار بائین پر اور ایکبار پیچھے اور ایکبار
آگے ضرب لگاوے یہان تک کہ اپنے دل مین کشایش اور نور کو پاوے اور ساتہ ان امور کے اور مانند اسکے اسپر مداومت کرے
خلوت کے ساتھ تو البتہ اوسپر کشف حال ہوگا مین کہتا ہون کہ ایسا کچھ کہا ہے کہنے والون نے اور میرے دل مین اس سے
کچھ تردد ہی اسواسطے کہ ہمین نے ایسا نہی مصحف مجید کے ساتھ وَالَّذِی اخْتَارَهٗ سَیِّدِی الْوَالِدِیْ فِی هٰذَا
الْبَابِ اَنْ یَّذْکُرَ اللّٰهَ تَعَالٰی بِهٰذِهِ الْاَسْمَاءِ یَا عَلِیْمُ یَا مُبِیْنُ یَا خَبِیْرُ مَعَ مُرَاعَاةِ
الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَةِ اِمَّا کَمَا وَصَفْنَا فِی الذِّکْرِ بِضَرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ اَوْ بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور کشف واقعہ آیندہ مین جو طریقہ ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کا
ذکر کرے ان اسماے ثلاثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکورکی مراعات کے ساتھ یا اوس طرح جیسا
ہمنے ذکر یک ضربی مین بیان کیا ہے یا اوس طرح جیسا ذکر سہ ضربی مین واللہ اعلم ف مولانا نے
فرمایا شروط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹھنا بدون چھا مصحف
رکھنے کے مراد ہی وَالْمُرَادُ مِمَّا حَسَنَّا لِکَشْفِ الْاَرْوَاحِ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَةِ اَنْ یَّضْرِبَ
فِی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ سُبُّوْحٌ وَّفِی الْاَیْسَرِ قُدُّوْسٌ وَّفِی السَّمَاءِ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَفِی الْقَلْبِ
وَالرُّوْحِ اور مشایخ قادریہ نے کہا ہے کہ جو طریقہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہے شروط مذکورہ کے
ساتھ وہ یہ ہے کہ داہنی طرف سبوح کی ضرب لگاوے اور بائین طرف قدوس کی اور آسمان مین رب
الملائکة کی ضرب لگاوے اور دل مین الروح کی وَلِتَحْصِیْلِ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ الصَّعْبَةِ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ
اَنْ یُّصَلِّیَ فِی اللَّیْلِ مَا قَدَرَ لَهٗ ثُمَّ یَضْرِبَ فِی الْاَیْمَنِ یَا حَیُّ وَفِی الْاَیْسَرِ یَا قَیُّوْمُ وَیَعْمَلُ
ذٰلِکَ اِلٰی اَلْفِ مَرَّةٍ اور امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے انھین شروط مذکورہ کے ساتھ طریقہ یہی ہے کہ
تہجد کی نماز پڑھے جسقدر اوسکے واسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگاوے اور بائین طرف یا قیوم کی

اسی طرح ہزار بار کرے و لانشراح الخاطر و دفع البلایا ان یضرب الله فی القلب و لا اله الا هو کما وصفناه فی النفی و الاثبات و الحی فی الجانب الایمن و القیوم فی الایسر اور انشراح خاطر اور دور کرنے بلاؤن کا یہ طریقہ ہے کہ اسکی ضرب دل مین لگاوے اور لا اله الا هو کی اسطرح ضرب لگاوے جیسا ہمنے نفی اور اثبات مین بیان کیا اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائین طرف لگاوے و اذا اراد ان یدعو الله عز و جل بشفاء مریض او دفع جوع او توسیع الرزق او قهر عدو فلیطلب الاسم المناسب بحاجته فی الاسماء الحسنی فلیذکر بذلک الاسم بضربتین او ثلث ضربات او اربع فیقول یا شافی او یا صمد او یا رزاق او یا مذل الی غیر ذلک و الله اعلم و احکم اور جب کسی کو حاجت ہے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشایش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کہ کوئی اسم الہی موافق اپنی حاجت کے اسماے حسنے سے طلب کرے سو اوس نام کو دو ضرب یا تین یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یون کہے شفا کے لیے یا شافی اور دفع گرسنگی مین یا کشایش رزق مین یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل اور سوا اسکے اور اسماء الہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے الله اعلم و احکم

فصل پانچوین

فی اشغال المشایخ الچشتیة و هم اصحاب امام الطریقة خواجه معین الدین حسن الچشتی و چشت قریة شیوخهم رضی الله تعالی عنه و عنهم اجمعین یہ فصل مشایخ چشتیہ کے اشغال مین ہے وہ امام الطریقت خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہین اور چشت خواجہ معین الدین کے پیرون کے گانون کا نام ہے خدا راضی ہووے اونسے اور اونکے سب پیرون سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیا مین ہین اونکے ہاتھ پر ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوے منقول ہے کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا حبیب الله مات فی حب الله یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت مین مر گیا قال و جاء علی الی النبی صلی الله علیه و سلم فقال یا رسول الله دلنی علی اقرب الطرق الی الله و افضلها عند الله و اسهلها علی عباده فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم علیک بملازمة ذکر الله فی الخلوة فقال علی کرم الله

تعالیٰ وجہہ کیف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمض عینیک واسمع منی ثلث مرات والنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلث مرات وعلی یسمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ ثلث مرات والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یسمع ثم لقن علی کرم اللہ وجہہ الحسن البصری وھکذا حتی وصل الینا وھذا الحدیث انما وجدناہ عند ھؤلاء المشایخ وعلی قوانین اھل الحدیث فیہ بحث طویل مشایخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام الاولیا علی مرتضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجکو وہ راہ بتائیے جو سب راہون سے زیادہ نزدیک ہو اسکی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اوسکے بندون پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کرلے مداومت ذکر کی خلوت مین سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھون کو بند کر اور مجھسے سن تین بار سو آنحضرت نے تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ اور علی مرتضی سنتے تھے پھر علی مرتضی نے تین بار لا الہ الا اللہ کہا اور آنحضرت اوسکو سنتے تھے پھر علی مرتضی نے یہ طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد بمرشد ہم تک پونہچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہمنے فقط ان مشایخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اسمین طویل بحث ہی ف مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہی کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہی اور بشدت منقطع ہی اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری کی علی مرتضی سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہین اور رکاکت الفاظ اسپر علاوہ ہی مترجم کہتا ہی فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہی لیکن اولیاء چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی ہی کہ اس حدیث کو پایۂ اعتبار سے بشبہہ انقطاع ساقط نجیے اسواسطے کہ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بشرط عدالت رواۃ حدیث مرسل بھی حجت ہی واللہ اعلم فاذا اراد الشیخ ان یلقن تلمیذہ امرہ ان یصوم یوما فان کان یوم الخمیس فھو اولی ثم یامرہ بالاستغفار عشر مرات والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر مرات ثم یقول ان اللہ تعالیٰ یقول فی محکم کتابہ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم

فَاجْتَهِدْ اَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيْكَ زَمَانٌ اِلَّا وَاَنْتَ ذَاكِرٌ وَّاعْلَمْ اَنَّ قَلْبَكَ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ
ثَدْيِكَ الْاَيْسَرِ بِاِصْبَعَيْنِ عَلٰى صُوْرَةِ زَهْرِ الصَّنَوْبَرِ وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ فَوْقَانِيٌّ وَبَابٌ
تَحْتَانِيٌّ پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مرید کی تلقین کرنے کا تو اوسکو امر کرے روزہ رکھنے کا سو اگر
پنجشنبے کا دن ہو تو بہتر ہی پھر اوس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنے کا اور دس بار درود پڑھنے کو
پھر مرشد کہے اللہ تعالی فرماتا ہی اپنی مضبوط کتاب مین فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ یعنی یاد کیا
کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اسپر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے تجکو نہ گذرے اور معلوم کر ای
طالب تیرا دل کہ ہی تیری بائین چھاتی کے نیچے دو اونگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ ہے اور اوسکے دو
دروازے مین ایک دروازہ اوپر کا ہی اور دوسرا نیچے کا ف مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ باب فوقانی سے
وہ مراد ہی جو جسم سے ملا ہی اور باب تحتانی سے وہ مراد ہی جو روح سے متصل ہی اَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِيُّ
فَفَتْحُهٗ بِالذِّكْرِ الْجَلِيِّ فَاَمَّا التَّحْتَانِيُّ فَفَتْحُهٗ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ دل کے اوپر کے دروازے کی
کشائش تو ذکر جلی سے ہوتی ہی اور نیچے کے دروازے کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہی فَاِذَا اَرَدْتَّ
الذِّكْرَ الْجَلِيَّ فَاجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَّخُذِ الْعِرْقَ الَّذِيْ يُسَمّٰى كَيْمَاسَ بِاِبْهَامِ قَدَمِكَ الْيُمْنٰى
وَالَّتِيْ تَلِيْهَا وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ يَقُوْلُ هُوَ عِرْقٌ فِيْ بَطْنِ الرُّكْبَةِ
يَهْبِطُ مِنْ جَانِبِ الْفَخِذِ وَاَخْذُهٗ بِهٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ يُفِيْدُ نَفْيَ الْخَوَاطِرِ وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ
وَيُسَخِّنُ الْقَلْبَ تَسْخِيْنًا عَجِيْبًا پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار زانو بیٹھ اور پکڑ اوس رگ کو
جسکا کیماس نام ہی اپنے داہنے پانون کے انگوٹھے اور بیچ کی اونگلی کو دابکر اور مین نے اپنے والد مرشد قدس
سرہ سے سنا کہتے تھے کہ کیماس وہ رگ ہی زانو کے تلے ران کی جانب سے اوتری ہی اور اوسکا اسطرح سے پکڑنا
نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید ہی اور دل کو گرم کر دیتا ہی عجیب گرمی کے ساتھ وَاجْلِسْ جِلْسَةَ
الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاِجْمَاعِ الْعَزِيْمَةِ ثُمَّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَاَخْرِجِ
الْقُوَّةَ مِنْ دَاخِلِ الْقَلْبِ وَمَخْرَجِ لَفْظَةِ لَا مِنَ السُّرَّةِ وَامْدُدْهَا اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ
وَلَفْظَةَ اِلٰهَ مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ تَشْبِيْهًا بِذٰلِكَ اَنَّكَ اَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى

مِنْ بَاطِنِكَ وَأَلْقِهِ خَلْفَكَ فَتَنَفَّسْ نَفَسًا آخَرَ فَاضْرِبْ إِلَّا اللّٰهُ فِي الْقَلْبِ بِالشِّدَّةِ
وَالْقُوَّةِ اور بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست نماز کے، و بقبلہ بحضور دل سے ہمت کو مجتمع کرکے پھر کہہ لا الٰہ
الا اللہ سختی اور کشش کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کو ناف سے نکال اور اوسکو کھینچ
داہنے مونڈھے تک اور لفظ اِلٰہ کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو
اپنے اندر سے نکالا اور اوسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سو اِلَّا اللّٰہ کو دل مین سختی اور قوت کے
ساتھ ضرب کرے وَيُلَاحِظُ الْمُبْتَدِي نَفْيَ الْمَعْبُودِيَّةِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُتَوَسِّطُ نَفْيَ الْمَقْصُودِيَّةِ
وَالْمُنْتَهِي نَفْيَ الْوُجُودِ اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے
اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ فِي هٰذَا الذِّكْرِ جَمْعُ الْهِمَّةِ
وَفَهْمُ الْمَعْنٰى وَيَنْبَغِي لِصَاحِبِ الذِّكْرِ الْجَلِيِّ أَنْ لَا يُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا بَلْ يَكْفِيهِ أَنْ
يُخَلِّيَ رُبْعَ الْمَعِدَةِ وَيَنْبَغِي أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا مِنَ الدَّسَمِ لِئَلَّا يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهُ اور شرط
اعظم اس ذکر مین ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہایت
کم نکرے بلکہ اوسکو کافی ہے کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ چکنائی کھایا کرے تاکہ اوسکا دماغ
پریشان خشکی کے سبب سے وَإِذَا أَرَدْتَ پَاسِ أَنْفَاسٍ فَكُنْ مُسْتَيْقِظًا وَاقِفًا عَلٰى أَنْفَاسِكَ
فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ خُرُوجِهِ لَا إِلٰهَ كَأَنَّكَ تُخْرِجُ مَحَبَّةَ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ
مِنْ بَاطِنِكَ وَإِذَا دَخَلَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا اللّٰهُ كَأَنَّكَ تُدْخِلُ وَتُثْبِتُ مَحَبَّةَ اللّٰهِ
فِي قَلْبِكَ اور جب کہ تو پاس انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دمون پر واقف ہو جا پھر جب
دم باہر کو نکلے تو اوسکے نکلنے کے ساتھ لا الٰہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت کو سواے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے
اور جب دم اندر کی طرف آوے تو اوسکے داخل ہونے کے ساتھ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو
ثابت کرتا ہے اپنے دل مین قَالُوا وَالرُّكْنُ الْأَعْظَمُ رَبْطُ الْقَلْبِ بِالشَّيْخِ عَلٰى وَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيمِ
وَمُلَاحَظَةِ صُورَتِهِ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَظَاهِرَ كَثِيرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ غَبِيًّا كَانَ أَوْ ذَكِيًّا
إِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ بِذَاتِهِ صَارَ مَعْبُودًا إِلٰهًا فِي مَرْتَبَتِهِ وَلِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ

القبلة والاستواء على العرش وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم
فلا يبصق قبل وجهه فان الله تعالى بينه وبين قبلته وسأل جارية سوداء فقال
اين الله فاشارت الى السماء فسألها من انا فاشارت باصبعها تعني الله ارسلك
فقال هي مؤمنة فلا عليك ان لا تتوجه الا الى الله ولا تربط قلبك الا به
ولو بالتوجه الى العرش وتصور النور الذي وضعه عليه وهو ازهر الالوان
كمثل لون القمر او بالتوجه الى القبلة كما اشار اليه النبي صلى الله عليه
وسلم فيكون كالمراقبة لهذا الحديث مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دل کا
لگانا اور رکھنا ہے مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا ہے مین
کہتا ہون حق تعالی کے مظاہر کثیر ہیں سو نہیں کوئی عابد غبی ہو یا ذکی مگر کہ وہ اوسکے مقابل
ظاہر ہو کر اوسکا معبود ہو گیا ہے بحسب مرتبہ اوسکے کے اور اسی بھید کے سبب سے قبلہ ہونا
اور استوا الی العرش کا شرع مین نازل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے
کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے سو اسطے کہ اللہ تعالی ہے اوسکے درمیان اور اوسکے
قبلے کے درمیان مین اور آنحضرت نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا کہ اللہ کہان ہے لونڈی نے
آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اوس سے پوچھا کہ مین کون ہون تو اوسنے اپنی انگلی سے
اشارہ کیا مراد اوسکی یہ کہ خدا نے تجکو بھیجا ہے پس فرمایا آپنے کہ یہ ایماندار ہے تو اے سالک تجھ کچھ مضایقہ نہین
اسمین کہ تو متوجہ نہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل لگاوے مگر اوسی سے اگرچہ عرش کی طرف متوجہ ہوکر
اور اوس نور کا تصور کرکے جسکو حق تعالی نے عرش پر رکھا ہے اور وہ نہایت روشن مثل ہے چاند کے رنگ کے
مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف اشارہ کیا ہے تو یہ اس
حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم ف مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ حق تعالی کی عالم مثال مین تجلی ہے
تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اوسکو ادراک کرتا ہے مترجم کہتا ہے تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب
صوفیہ مین مفصل مذکور ہے یہ رسالہ مختصر لایق اوسکی تفصیل کے نہین فاذا اتقى الطالب بنور الذكر

المراد بالمراقبة وهي مشتقة من الرقيب سميت بهذا الاسم لان الطالب يراقب
قلبه او يراقب الله كما ان الله يراقبه فيقول بلسانه او يتخيل بقلبه الله حاضري
الله ناظري الله شاهدي الله معي او الا انه بكل شيء محيط او كانه حاضر
بينك وبين القبلة تشاهده پھر جب طالب رنگین ہوجاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اسکو مراقبہ کرنیکا
امر کرے اور مراقبہ رقیب سے یعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہے اسکا نام مراقبہ اسواسطے رکھا گیا کہ سالک
بعضے مراقبات میں اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا بعضے مراقبات میں اللہ تعالی کا مراقب ہوتا ہے
جیسا اللہ اسکی حفاظت کرتا ہے تو مراقبہ کرنیکے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری
اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے الا انہ بکل شیء محیط یعنی آگاہ ہوجا کہ اللہ ہر چیز کو
گھیرے ہے یا اسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہے تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان میں اور تو اوسکو
مشاہدہ کرتا ہے قال المشايخ من اراد الدخول في الاربعينية يلزمه مراعات امور دوام
الصيام ودوام القيام وتقليل الكلام والطعام والمنام والصحبة مع الانام والمواظبة
على الوضوء في حالات اليقظة وعند المنام وربط القلب مع الشيخ على الدوام وترك
الغفلة راسا فتكون عنده من الحرام فاذا ادخل في الحجرة رجله اليمنى تعوذ
وسمى وقرأ سورة الناس ثلث مرات واذا ادخل الرجل اليسرى قال اللهم انت
وليي في الدنيا والاخرة كن لي كما كنت لمحمد صلى الله عليه وسلم وارزقني محبتك
اللهم ارزقني حبك واشغلني بجمالك واجعلني من المخلصين اللهم امح نفسي بجذبات
ذاتك يا انيس من لا انيس له رب لا تذرني فردا وانت خير الوارثين ؎ مشایخ چشتیہ نے
فرمایا کہ جو چلے میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اوسکو چند امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا
قیام شب کرنا اور بولنا اور کھانا اور سونا اور صحبت خلق کو کم کردینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کے
حالات میں اور مرشد کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہاں تک کہ اوسکے نزدیک غفلت
حرام ہوجاوے پھر جب حجرے میں داہنا پانوں داخل کرے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ

الرحمن الرحیم کہے اور قل اعوذ برب الناس کو تین بار پڑھے اور جب بابان پانون داخل کرے تو اللہم سے آخر تک
دعا کرے یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت مین میرا مددگار ہو جا جیسا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار
وکارساز تھا اور مجکو اپنی محبت سے آلہی مجکو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ مشغول کر لے
اور مجکو عباد مخلصین مین کر ڈال آلہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات کی کششون سے آئی انیس اوسکے
جسکا کوئی انیس نہین ای رب مجکو چھوڑ یو تنہا اور تو بہتر وارثین سے ہے فیقوم علی المصلی ویقول
اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّةً ثُمَّ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ فِی الْاُوْلٰی اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ وَفِی الثَّانِیَةِ اٰمَنَ
الرَّسُوْلُ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَةً طَوِیْلَةً وَّیَجْتَهِدُ فِی الدُّعَاءِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا فَتَّاحُ خَمْسَ
مِائَةِ مَرَّةٍ ثُمَّ یَشْتَغِلُ بِالْاَذْکَارِ الَّتِیْ ذَکَرْنَاهَا پھر مصلے پر کھڑا ہو اور انی وجہت وجہی للذی
فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین کو اکیس بار پڑھے یعنی مین نے اپنا موہ متوجہ کیا اوسکو
اوسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا اور مین مشرکین مین داخل نہین پھر دو رکعت پڑھے
پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت مین آمن الرسول پھر لنبا سجدہ کرے اور دعا مین
خوب کوشش کرے پھر پانسو بار یا فتاح کہے پھر اون اذکار مین مشغول ہو جسکو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر
جلی اور پاس انفاس اور مراقبات وَقَالُوْا اِذَا دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ قَرَأَ سُوْرَةَ اِنَّا فَتَحْنَا فِیْ رَکْعَتَیْنِ
ثُمَّ یَجْلِسُ مُسْتَقْبِلًا اِلَی الْمَیِّتِ مُسْتَدْبِرَ الْکَعْبَةِ فَیَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْکِ وَیُکَبِّرُ وَیُهَلِّلُ
وَیَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدٰی عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ یَقْرُبُ مِنَ الْمَیِّتِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ
اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّةً ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رُوْحُ وَیَضْرِبُهٗ فِی السَّمَاءِ وَیَا رُوْحَ الرُّوْحِ یَضْرِبُهٗ فِی
الْقَلْبِ حَتّٰی یَجِدَ انْشِرَاحًا وَّنُوْرًا ثُمَّ یَنْتَظِرُ لِمَا یَفِیْضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ عَلٰی قَلْبِهٖ
اور مشایخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان مین داخل ہو تو سورہ انا فتحنا دو رکعت مین پڑھے پھر
میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت کر کر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے
اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت کے قریب ہو جاوے پھر کہے یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح

اور اوسکو آسمان مین ضرب کرے اور یا روح الروح کی دل مین ضرب کرے یہان تک کہ کشایش اور نور
پاوے پھر منتظر رہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر سے ہو اسکے دل پر وَلِلْجِشْتِيَّةِ صَلٰوةٌ
تُسَمّٰى صَلٰوةَ الْمَعْكُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا اَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ مَا نَشُدُّهَا بِهٖ
فَلِذٰلِكَ حَذَفْنَاهَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ اور چشتیون کے یہان ایک نماز ہے جسکو صلوٰۃ المعکوس
کہتے ہین ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اوسکی نہین پائی جس سے ہم
اوسکی تقویت کرین اسی واسطے ہمنے اوسکو ذکر نکیا اور علم اوسکے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک
ہے وَلَهُمْ صَلٰوةٌ تُسَمّٰى صَلٰوةَ كُنْ فَيَكُوْنُ اور چشتیہ کے یہان ایک نماز ہے جسکو صلوٰۃ کن فیکون
کہتے ہین **ف** صلوٰۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہین کہ مطلب برآری مین اوسکی تاثیر نہایت جلد
اور قوی ہے قَالُوْا مَنْ اِعْتَرَضَتْ لَهٗ حَاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلْيَرْكَعْ كُلَّ لَيْلَةٍ مِّنْ لَيَالِي الْاَرْبَعَاءِ
وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَالْاِخْلَاصَ مِائَةَ مَرَّةٍ
وَفِي الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَالْاِخْلَاصَ مَرَّةً وَيَقُوْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ اَيْ آسان کنندۂ
دشوارہا و اے روشن کنندۂ تاریکیہا مِائَةَ مَرَّةٍ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَيُصَلِّيْ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَيَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا كَانَ
الثَّالِثَةُ فَعَلَ هٰذَا ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاْسِهٖ وَجَعَلَ كُمَّهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَبَكٰى وَدَعَا
اللّٰهَ اِلٰى حَاجَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً فَاِنَّهٗ لَابُدَّ يُسْتَجَابُ لَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مشایخ چشتیہ نے
صلوٰۃ کن فیکون کے بیان مین کہا ہے کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ تین رات کو لیالی ثلثہ یعنی چہارشنبہ
اور پنجشنبہ اور جمعے کی راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ سوبار پڑھے
اور دوسری رکعت مین فاتحہ سوبار اور قل ہو اللہ ایکبار اور سوبار یون کہے ای آسان کنندۂ دشوارہا و اے
روشن کنندۂ تاریکیہا سوبار اور استغفار کرے سوبار اور درود پڑھے سوبار اور حق تعالیٰ سے دعا کرے بحضور قلب
پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اوتارے اور اپنی آستین کو اپنی
گردن مین ڈالے اور روے اور حق تعالیٰ سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللہ تعالیٰ دعا اوسکی مستجاب

ہوگی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں الٹا کیونکر جائز ہوگا حال آنکہ ادعیہ یا تہجد میں ثابت نہیں ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب ردا یعنی چادر کا اولٹنا پلٹنا نماز استسقا میں رسول علیہ السلام سے ثابت ہے تاحال عالم کا بدل جاوے تو اسیطرح آستین گردن میں الٹنا امر مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کیا واسطے شعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر ناجائز ہوگا

فصل چھٹی

فِي اَشْغَالِ الْمَشَايِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ خَوَاجَه بَهَاءِ الدِّيْنِ نَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل ہے مشایخ نقشبندیہ کے اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کے مرید ہیں اللہ راضی ہوا ان سے اور ان سب سے قَالُوا طُرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثٌ اَحَدُهَا الذِّكْرُ فَمِنْهُ مُلَقِّيُّ النَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَهُوَ الْمَاثُوْرُ عَنْ مُتَقَدِّمِيْهِمْ نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہونچنے کی تین راہیں ہیں ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر کے نفی اور اثبات ہے اور وہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّنْتَهِزَ فُرْصَةً مِنَ التَّشْوِيْشَاتِ الْخَارِجِيَّةِ كَالْاِسْتِمَاعِ اِلٰى اَحَادِيْثِ النَّاسِ وَالدَّاخِلِيَّةِ كَالْجُوْعِ الْمُفْرِطِ وَالْغَضَبِ وَالْاَلَمِ وَالشِّبْعِ الْمُفْرِطِ ثُمَّ يَذْكُرُ الْمَوْتَ وَيُحْضِرُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى مِمَّا صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَضُمُّ شَفَتَيْهِ وَيُغْمِضُ عَيْنَيْهِ وَيَحْبِسُ نَفَسَهٗ فِيْ بَطْنِهٖ وَيَقُوْلُ بِالْقَلْبِ لَا يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ اِلَى الْاَيْمَنِ وَيَمُدُّهَا حَتّٰى يَصِلَ اِلَى الْمَنْكِبِ ثُمَّ يُحَرِّكُ مَنْكِبَهٗ اِلٰى رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اِلٰهَ ثُمَّ يَضْرِبُ فِيْ قَلْبِهٖ بِالشِّدَّةِ اِلَّا اللّٰهُ اور طریقہ نفی و اثبات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگون کی گفتگو سننا اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور تصور میں اوسکو اپنے سامنے کر لے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے اون گناہون کی جو اوس سے صادر ہوے پھر دونون لبون اور دونون آنکھون کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ میں حبس کرے اور دل سے کہے لا اسکو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہان تک کہ اپنے مونڈھے تک پہونچے پھر مونڈھے کو

اشغال نقشبندیہ

شغل نفی و اثبات

سر کی طرف جھکا دے اور ہلاوے اور کہے اِلٰہ پھر ضرب لگا دے اپنے دل مین سختی سے اِلَّا اللہ کی

ف مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب مین فرمایا کہ بادی سلوک مین اسم ذات ہی ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی و اثبات ہر ایک ایک ہزار ایکبار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب بخشتی ہی قَالُوا لِحَبْسِ النَّفَسِ خَاصِّيَّةٌ عَجِيبَةٌ فِي تَسْخِينِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِيمَةِ وَهَيَجَانِ الْعِشْقِ وَقَطْعِ أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَيَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يَأْمُرُ بِهِ الْجُوكِيَّةُ بَوْنٌ بَائِنٌ نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہی باطن کے گرم کرنے اور جمعیت عزیمت اور عشق کے ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے مین اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کرے تا اوسپر گران نہ ہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہی جسکی نوبت حصر نفس تک نہ پہونچے تو نقشبندیہ کے حبس دم مین اور اوس حبس دم مین جسکو جوگی بتاتے ہین فرق بعید ہی

ف مصنف قدس سرہ نے فرمایا رباعی حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند ÷ اثبات مقالات رہا بین بکنند ÷ حبس نفس و حصر نفس وارد فرق ÷ حبس نفس ست آنچہ نشانش بدہند ÷ وَكَذٰلِكَ لِعَدَدِ الْوِتْرِ خَاصِّيَّةٌ عَجِيبَةٌ فَيَقُولُ أَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ وَهٰكَذَا يَتَدَرَّجُ حَتّٰى يَصِلَ إِلٰى أَحَدٍ وَعِشْرِينَ مَعَ الْمُرَاعَاةِ عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب خاصیت ہی تو اول اسی کلمۂ توحید کو ایکبار ایک دم مین کہے پھر تین بار ایک دم مین کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی مشق مین اکیس بار تک پہونچے طاق عدد کی رعایت کے ساتھ یعنی اول بار ایکبار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار سات بار و علی ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ الْمَعْبُودِيَّةِ أَوِ الْمَقْصُودِيَّةِ أَوِ الْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِثْبَاتِهَا لَهُ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ التَّأْكِيدِ وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ لِكَمَا يَرِدُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْأَحَادِيثِ اور شرط اعظم نفی و اثبات ذکر مین ملاحظہ کرنا ہی نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات

معبودیت وغیرہ کا حق تعالی کے واسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر نہ اوس طرح جیسے دل میں خطرات اور باتون کے خیالات گھومتے پھرتے ہین وَمَنْ بَلَغَ اِلَى اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يَنْفَتِحْ لَهٗ بَابٌ مِّنَ الْجَذْبِ وَانْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَحُبِّ الْاِشْتِغَالِ بِاسْمِهٖ وَالنُّفُوْرِ عَنِ الْاَشْغَالِ الْاُخْرٰى فَلْيَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَهٗ لَمْ يُقْبَلْ فَلْيَسْتَاْنِفْ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَةِ اِلَى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پونہچا اور اوسکے واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ نکھلا تو اوسکو اوسکے اسم کی مشغولی و محبت کی اور نفرت اشغال دیگر سے لازم آئی تو چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اوسکا عمل مقبول نہوا تو بشرط مذکورہ اوسکو پھر از سر نو شروع کرنا چاہیے تین بار سے اکیس بار تک وَمِنْهُ الْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَاِنَّمَا اسْتَخْرَجَهٗ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ اَوْ مَنْ يَقْرُبُ مِنْهُ فِي الزَّمَانِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہی یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی و اثبات وغیرہ کے اور گویا یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نتھا اوسکو تو خواجہ محمد باقی نے یا اونکے کسی قریب العصر نے نکالا ہی واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد ذکر شریف بین کہین ثابت نہین اسواسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہین بلکہ شرع مین سنہ ذات بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھہ یا بعض ادعیہ کے ساتھہ وارد ہوا ہی سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ اَفْيَدُ لِلسُّلُوْكِ وَالْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ اَفْيَدُ لِلْجَذْبِ مین نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہی اور اثبات مجرد جذب اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہی وَصِفَتُهٗ اَنْ يُّخْرِجَ لَفْظَةَ اللّٰهِ مِنْ سُرَّتِهٖ بِالشَّدِّ التَّامِّ وَيَمُدَّهَا حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اُمِّ دِمَاغِهٖ مَعَ الْحَبْسِ وَالتَّدْرِيْجِ فِي الزِّيَادَةِ حَتّٰى اَنَّ مِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُهَا فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ اَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ رَاَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ مُّخْلِصَاتِ سَيِّدِي الْوَالِدِ تَقُوْلُهَا اَلْفَ مَرَّةٍ فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَيْضًا اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہی کہ اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اوسکو کھینچے یہان تک کہ اوسکے دماغ کی جھلی تک پونہچے حبس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے یہان تک کہ بعضے نقشبندی ایک دم مین اسکو ہزار بار کہتے ہین اور البتہ

میں نے ایک عورت کو جو مرشد والد کے مریدوں سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور
اس سے اکثر بھی وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهُ يَحْكِي عَنْ نَفْسِهِ أَنَّهُ كَانَ فِي الْبِدَايَةِ
يَقُولُ النَّفْيَ وَالْإِثْبَاتَ فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور میں نے اپنے والد رحمہ اللہ سے
سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے سلوک میں نفی اور اثبات کو ایک دم میں دو سو بار کہتے تھے
واللہ اعلم وَثَانِيهَا الْمُرَاقَبَةُ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے ف مصنف قدس سرہ
نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا حقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ
باقبال تمام بسوے صفات حضرت حق نمودن یا بسوے حالت انفکاک روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ
عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچہ محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین (حاصل شود)
گردد وَصِفَتُهَا أَنْ يَحْبِسَ النَّفَسَ تَحْتَ السُّرَّةِ حَبْسًا يَسِيرًا ثُمَّ يَتَوَجَّهُ بِمَجَامِعِ إِدْرَاكِهِ
إِلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيطِ الَّذِي يَتَصَوَّرُهُ كُلُّ أَحَدٍ عِنْدَ إِطْلَاقِ اسْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ قَلَّ
مَنْ يُجَرِّدُهُ عَنِ اللَّفْظِ فَلْيَجْتَهِدْ هٰذَا الطَّالِبُ أَنْ يُجَرِّدَ هٰذَا الْمَعْنَى عَنِ الْأَلْفَاظِ وَيَتَوَجَّهَ
إِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مُزَاحَمَةِ الْخَطَرَاتِ وَالتَّوَجُّهِ إِلَى الْغَيْرِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُمْكِنُهُ
هٰذَا النَّحْوُ مِنَ الْإِدْرَاكِ فَمِنَ الْمَشَايِخِ مَنْ يَأْمُرُ مِثْلَ هٰذَا بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُهُ أَنْ لَا يَزَالَ
يَدْعُو اللّٰهَ بِقَلْبِهِ يَقُولُ يَا رَبِّ أَنْتَ مَقْصُودِي قَدْ تَبَرَّأْتُ إِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ وَنَحْوَ
ذٰلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْمُرُهُ بِتَخَيُّلِ الْخَلَاءِ الْمُجَرَّدِ وَالنُّورِ الْبَسِيطِ فَيَتَدَرَّجُ
الطَّالِبُ مِنْ هٰذَا التَّخَيُّلِ إِلَى التَّوَجُّهِ الْمَذْكُورِ اور طریقہ مراقبے کا یہ ہے کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے
تھوڑا سا پھر اپنے جمیع حواس مدرکہ سے متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کے نام لینے کے
وقت تصور کرتا ہے ولیکن ایسے لوگ کمتر ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکیں تو طالب کوشش کرے
کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ما سوی اللہ
کے اور بعضے لوگوں سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے سو بعضے مشایخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی مناجات
میں جو طریقہ اوس دعا کا یہ ہے کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یوں کہے اے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں بیزار ہوا غیر حق

تیرے ماسوا سے اور یا تند اسکے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشایخ نقشبندیہ کو رکو خلا مجرد یا نور بسیط
کے خیال کرنے کو فرماتے ہین تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہونچ جاتا ہی مترجم کہتا ہی خلا
مجرد سے یہ مراد ہی کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط
سادہ روشنی سے عبارت ہی وثالثہا الرابطۃ بشیخہ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا
رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہونچانا ہی اپنے مرشد کے ساتھ **ف** مولانا نے فرمایا حق یہ ہی کہ نسبت ہونے سے
یہ راہ زیادہ تر قریب ہی کلئے مریدین قابلیت نہین ہوتی تو اوسکی فرید محبت سے مرشد اوسمین تصرف
کرتا ہی و مشایخ طریقت نے فرمایا ہی کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تم سے نہو سکے تو اونکے ساتھ صحبت
رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین عارف باللہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشایخ طریقت کے
کلام کے معنی یہ ہین کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک تو ہی تجلی ذاتی
اظلال سے [illegible] تعلق کو [illegible] اگر یہ نہو سکے تو اون لوگون سے تعلق بہم پہونچانا چاہیے
جو اس رتبے سے مشرف ہوئے ہین [illegible] ماسوا سے نجات پاگئے ہین اور اس
آیت قرآنی مین کونوا مع الصادقین [illegible] کے ساتھ ہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہی رابطہ مرشد کا
اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہی تو اوسکی توجہ سے اندک زمانے مین وہ حاصل ہوتا ہی جو سالہا سال کی
محنت مین حاصل نہین ہوتا اور کیا خوب کہا ہی **شعر** آنکہ تبریز یافت یک نظر از شمس دین + طعنہ
زند بر دہ [illegible] کند بر چلہ + وشرطہا ان یکون الشیخ قوی التوجہ دائم الیاد داشت فاذا
صحبہ خلی نفسہ عن کل شیء الا محبتہ وینتظر لما یفیض منہ ویغمض عینیہ او
یفتحہما وینظر بین عینی الشیخ فاذا اتی من شیء فلیتبعہ بجامع قلبہ ولیحافظ علیہ
واذا غاب الشیخ عنہ یخیل صورتہ بین عینیہ بوصف المحبۃ والتعظیم فتفید صورتہ
ما تفید صحبتہ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہی کہ مرشد قوی التوجہ ہو یاد داشت کی مشق دائمی
رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سوا اوسکی محبت کے
اور اوسکا منتظر رہے جسکا اوسکی طرف سے فیض آوے اور دونون آنکھین بند کرلے یا اونکو کھولدے اور

مرشد کی دونون آنکھون کے بیچ مین تلی لگاوے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اوسکے پیچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت
اور حاجت کا اوس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اوسکے باہر ہو تو اوسکی صورت کو اپنی دونون آنکھون کے درمیان
خیال کر لے بطریق محبت و تعظیم کے تو اوسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اوسکی صحبت فائدہ دیتی تھی **ف**
مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہی کہ وہ صاحب مقام مشاہدہ ہو اور نور انوار تجلیات ذاتیہ ہو جسکے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو
بموجب اس حدیث صحیح کے هُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ یعنی اولیاء اللہ وہ ہین جنکے دیکھنے سے خدا یاد آوے
اور جنکی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو بموجب اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہین خدا کے اور نیز
اس حدیث معتمد کے هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسے قوم ہی جنکا **جلیس** اور
ہم صحبت بدبخت نہین ہوتا ہی ترجمہ کہتا ہی خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی
علامت بتائی اس قول مین **رباعی** باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت * و ز تو نرمید صحبت آب و گلت
زنہار ز صحبتش گریزان میباش * ورنہ نکند روح عزیزان بحلت * خلاصہ یہ ہی کہ جسکی صحبت سے دنیا
ہوا و ہر طرف سے دل ٹوٹ کر حضرت حق سے متعلق ہو جاتے تو اوسکی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہی اور جب دنیا
دل سے نہ منقطع ہوئی تو تضییع اوقات ہی اوسکی صحبت سے تو تنہائی بہتر ہی ایسا جب ہی کہ غلو عوام پر دھوکا
نہ کھاوے بدرشد نکرے بلکہ طریقت کی بیعت اوس مرشد کامل مکمل سے کرے جسکی ولایت کے علامات
ظاہر و باہر ہون مولوی روم علیہ الرحمہ نے فرمایا **شعر** ای بسا ابلیس آدم روی ہست * پس بہر دستی
نشاید داد دست * اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہی لیکن افراط و تفریط ہر امر مین معیوب ہی
ایسی افراط بھی ہونی نہین جسمین صورت پرستی کی نوبت پہونچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالی
ہر امر مین صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین ۔ سَمِعْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدَ يَقُوْلُ يَجِبُ عَلَى السَّالِكِ
اِذَا كَانَ عَلٰى هَيْئَةٍ وَّحَصَلَ لَهٗ شَيْءٌ مِّنْ هٰذَا الْمَعْنٰى اَنْ لَّا يُغَيِّرَ تِلْكَ الْهَيْئَةَ فَاِنْ
كَانَ قَائِمًا فَلَمْ يَقْعُدْ وَاِنْ كَانَ قَاعِدًا فَلَمْ يَقُمْ ترجمہ والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہی کہ
جب کسی شکل اور ہیأت پر ہو اور اوسکو اس بات سے کوئی حال حاصل ہو اوس شکل کو نہ بدلے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے
اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہو جاوے وَمِنَ الْمُشْتَغِلِيْنَ مَنْ يَّاْمُرُ بِتَخَيُّلِ الْقَلْبِ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ اِسْمُ اللّٰهِ بِالذَّهَبِ

اور بعضے وہ مشایخ ہین جو سالک کو بتلاتے ہین دل مین اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کریکا سَمِعتُ
سَیِّدِی الوَالِدَ یَقُولُ اَمَرَنِی خَواجَہ هَاشِمُ البُخَارِیُّ بِکِتَابَةِ اسمِ الذَّاتِ وَاَنَا ابنُ
عَشرِ سِنِینَ فَاَکثَرتُ مِنهَا وَاَخَذَت بِمَجَامِعِ قَلبِی حَتّٰی اِنِّی کُنتُ مَشغُولًا بِکِتَابَةِ
کِتَابٍ فَکَتَبتُ اسمَ الذَّاتِ عَلٰی نَحوٍ مِّن اَربَعَةِ اَورَاقٍ وَّمَا شَعَرتُ اور والد مرشد سے مین نے
سنا فرماتے تھے کہ مجکو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور مین دس برس کا تھا تو مین نے
اسکے لکھنے کی کثرت کی اور اسکی تحریر مین نے اپنے دل مین جمالی یہان تک کہ ایک کتاب کے لکھنے مین مشغول
تھا تو اسم ذات کو مین بقدر چار ورقون کے لکھ گیا اور مجکو کچھ خبر نہوئی **ف** مولانا نے فرمایا کہ مین نے
مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ
خیالی پر وَسَمِعتُہُ یَقُولُ رَاَیتُ خَواجَہ خُرد یَکتُبُ بِاِبهَامِهٖ عَلٰی اَصَابِعِهٖ اِلّا رُبعَ
شَیئًا فِی مَجلِسِهٖ وَکَلَامِهٖ وَشَانِهٖ کُلِّهٖ فَسَاَلتُہُ فَقَالَ کَتَبتُ اسمَ الذَّاتِ فِی بِدَایَةِ اَمرِی
وَصَارَت دَیدَنًا لَا اَستَطِیعُ الاِنقِلَاعَ عَنهَا وَاللّٰہُ اَعلَمُ اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے
تھے کہ مین نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی انگلیون پر کچھ لکھتے تھے
اپنی نشست و بات اور سب کامون مین تو مین نے اونسے پوچھا تو فرمایا کہ مین نے اسم ذات کو ابتدای
سلوک مین لکھا تھا اور اب مجکو ایسی علوت ہوگئی ہے کہ مین اوسکے چھوڑنے پر قادر نہین ہون اسم
اعلم وَلِلنَّقشبَندِیَّةِ کَلِمَاتٌ عَلَیهَا بِنَاءُ طَرِیقَتِهِم بَعضُهَا اِشَارَةٌ اِلٰی هٰذِهِ
الاَشغَالِ وَبَعضُهَا عَلٰی شُرُوطِ تَاثِیرِهَا فَلنَذکُرهَا اور مشایخ نقشبندیہ کے چند
ہین جنپر اونکے طریقے کی بنا ہے بعضی اصطلاحین ہین تو اونمین اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی
اونکی تاثیر کی شرطون پر تو ہمکو اونکا ذکر کرنا ہے ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن
خلوت در انجمن یاد کرد باز گشت نگہداشت یاد داشت فَهٰذِهٖ هِیَ المَاثُورَةُ
عَن خَواجَہ عَبدِ الخَالِقِ الغجدَوَانِیِّ وَبَعدَهَا ثَلٰثَةٌ مَاثُورَةٌ عَنِ الخَواجَہ نَقشبَند
وُقُوفٌ زَمَانِیٌّ وَوُقُوفٌ قَلبِیٌّ وَوُقُوفٌ عَدَدِیٌّ ۱ ہوش در دم ۲ نظر بر قدم ۳ سفر در وطن

۲۱۸۱

سوم خلوت در انجمن ۵ یاد کرد ۶ باز گشت ۷ نگہداشت ۸ یاد داشت تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے منقول ہین اور انکے بعد تین اصطلاحین خواجہ نقشبند سے مروی ہین اول وقوف زمانی ۲ وقوف قلبی ۳ وقوف عددی اما ہوش در دم فمعناہ التیقظ فی کل نفس فلابد ان یکون متیقظا متفحصا عن نفسه فی کل نفس هل هو غافل او ذاکر هذا الطریق التدریج الی دوام الحضور وهذا للمبتدی فاذا توسط فی السلوک فلیکن متفحصا عن نفسه فی کل طائفة من الزمان مثل ان یتأمل بعد کل ساعة هل دخلت علیه فیها غفلة او لا فان دخلت غفلة استغفر وعزم علی ترکها فی المستقبل وهکذا حتی یصل الی الدوام ویسمی هذا الاخیر بوقوف زمانی استخرجه خواجہ نقشبند لما رأی ان التوجه الی علم العلم فی کل نفس یشوش حال المتوسط فانما اللائق به الاستغراق فی التوجه الی الله بحیث لا یزاحمه علمه هذا التوجه تو ہوش در دم کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہی ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر سانس مین کہ وہ غافل ہی یا ذاکر اور یہ طریقہ ہی تدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اس طرح کی ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہی پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان مین آئے تو چاہیے تفحص کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت مین اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت مین غفلت آئی یا نہین سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آیندہ کو اوسکے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا ہے یہان تک کہ دوام حضور کو پہونچ جاوے اور یہ پچھلے طریق کی ہوشیاری مسمی بوقوف زمانی ہی اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے کہ انھون نے معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم العلم یعنی مرانست کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہے اوسکے مناسب تو استغراق ہی توجہ الی اللہ مین اس طرح کہ اسکو اپنے متوجہ ہونے کی دانست بھی مزاحم حال نہو ف

مترجم کہتا ہی ہر دم کا محاسبہ عبارت ہی ہوش در دم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہی اور متوسط کے اور تھوڑے مدت کا محاسبہ جسکا نام وقوف زمانی ہی لائق مرتبہ متوسط ہی مولانا نے فرمایا کہ وقوف

زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہین حدیث مین وارد ہی کہ ہوشیار وہ شخص ہی جسنے اپنے نفس کو دابا اور بعد موت
کے واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق نے خطبے مین فرمایا کہ اپنی جانون کا محاسبہ کرو قبل اسکے کہ تمسے
حساب لیا جاوے اور انکو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کیے جاو اور مستعد ہو جاو غرض اکبر کیواسطے یعنی خدا کا سامنا جو
قیامت مین ہوگا اوس دن تم سامنے کیے جاوگے تمھاری کوئی چیز نہ چھپ سکیگی اَمَّا نَظَرْ بَرْ قَدَم فَمَعْنَاهُ اَنَّ السَّالِكَ
يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْظُرَ فِي حَالِ مَشْيِهٖ اِلَّا اِلٰى قَدَمَيْهِ وَلَا فِي حَالِ قُعُوْدِهٖ اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَى
النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْاَلْوَانِ الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهٗ وَيَمْنَعُهٗ عَمَّا هُوَ بِسَبِيْلِهٖ وَفِيْ حُكْمِهِ الْاِسْتِمَاعُ
اِلَى اَصْوَاتِ النَّاسِ وَاَحَادِيْثِهِمْ سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ هٰذَا بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْمُبْتَدِيْ اَمَّا
الْمُنْتَهِيْ فَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَاَمَّلَ فِيْ حَالِهٖ عَلٰى قَدَمِ اَيِّ نَبِيٍّ هُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ مَنْ يَّكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَهُ الْجَامِعِيَّةُ التَّامَّةُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَهٗ فَلْتَكُنْ اَحْوَالُهٗ وَوَاقِعَاتُهٗ مُنَاسِبَةً
بِوَاقِعَاتِ مَتْبُوْعِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہی کہ سالک پر واجب ہی کہ اپنے چلنے پھرنے
کے وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوا اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت مین دیکھے مگر اپنے آگے
اسواسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگون کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی اور اوس سے
روکتا ہی جسکی وہ طلب مین ہی اور حکم نظر مین ہی لوگون کی آوازون اور اونکی باتون کی طرف کان لگانا
اپنے والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی کے ہی اور منتہی پر تو واجب
ہی کہ تامل کرے اپنے حال مین کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہی اسواسطے کہ بعضے اولیا سید المرسلین محمد علیہ الصلوۃ
والسلام کے قدم پر ہوتے ہین اور اونکو پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہی اور بعض ولی موسی
علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہی وعلی ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اوسکے
حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہون واللہ اعلم اَمَّا سَفَرْ دَرْ وَطَن
فَمَعْنَاهُ الْاِنْتِقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ الْخَسِيْسَةِ اِلَى الصِّفَاتِ الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ
فَيَجِبُ عَلَى السَّالِكِ اَنْ يَّتَفَحَّصَ عَنْ نَّفْسِهٖ هَلْ فِيْهِ بَقِيَّةُ حُبِّ الْخَلْقِ فَاِذَا عَرَفَ شَيْئًا مِّنْ

ذٰلِکَ اِستَأنَفَ التَّوبَۃَ وَعَلِمَ اَنَّ ذٰلِکَ صَنَمُہٗ ثُمَّ یَقُولُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَعنِی نَفَیتُ
عَن قَلبِی الشَّیئَ الفُلَانِیَّ وَاَثبَتُّ حُبَّ اللّٰہِ مَکَانَہٗ وَذٰلِکَ لِاَنَّ عُرُوقَ المَحَبَّۃِ فِی
دَاخِلِ القَلبِ کَثِیرَۃٌ خَفِیَّۃٌ لَا یُمکِنُ اَن تُستَخرَجَ اِلَّا بِالتَّفَحُّصِ البَالِغِ وَیَجِبُ عَلَیہِ
اَن یَتَفَحَّصَ ھَل فِی قَلبِہٖ حَسَدٌ لِاَحَدٍ اَو حِقدٌ اَو اعتِرَاضٌ فَلیَکسِرہُ اَبَدًا وَمِنہُ ھٰذِہِ
الکَلِمَۃِ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہے صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف
تو سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کا تفحص کرے کہ آیا اوس میں کچھ حب خلق باقی ہے پھر جب اوسکو پاوے
تو پھر نوسے توبہ کرے اور جانے کہ یہ بیر اوسکا بت ہے اسواسطے کہ جو تجکو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا
بت ہی ہے پھر کہے لا الہ الا اللہ لا آیسے ارادہ کرے کہ مین نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کر دیا اور الا اللہ سے
قصد کرے کہ اللہ کی محبت مین نے اوسکے مقام پہ ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ غیر خدا کی محبت
کی رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہین اونکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص و تلاش سے و سالک پر
واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا اوسکے دل مین کسیکا حسد یا کسیکا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو اوسکو
توڑ ڈالا کرے اس کلمے کی مداومت سے **ف** صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جسنے اللہ کی
محبت کا خالص ذرا چکھا تو اوسنے اوسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگون سے اوسکو وحشی کر دیا
اَمَّا خَلوَتْ دَرْ اَنجُمَن فَمَعنَاہُ اَن یَشتَغِلَ بِقَلبِہٖ بِالحَقِّ فِی الاَحوَالِ کُلِّھَا مِنَ الدُّخُولِ
وَالکَلَامِ وَالاَکلِ وَالشُّربِ وَالمَشیِ فَیَجِبُ اَن یُحَصِّلَ السَّالِکُ مَلَکَۃَ التَّوَجُّہِ اِلَی
الحَقِّ فِی وَقتِ الاِشتِغَالِ بِھٰذِہِ الاَشغَالِ قَالَ خواجہ نقشبند وَاِلَیہِ الاِشَارَۃُ
فِی قَولِہٖ عَزَّ مِن قَائِلٍ رِجَالٌ لَا تُلھِیھِم تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیعٌ عَن ذِکرِ اللّٰہِ بَلِ الحَقُّ اَنَّ
التَّشَبُّہَ بِزِیِّ الفُقَرَاءِ وَدَوَامَ التَّعَلُّقِ بِاللّٰہِ یَکُونُ غَالِبًا مَظِنَّۃً لِلرِّیَاءِ وَالسُّمعَۃِ
فَالاَولٰی اَن یَکُونَ الزِّیُّ زِیَّ العِلمِ وَالدِّیَانَۃِ وَالاِجتِہَادِ فِی الطَّاعَاتِ وَیَکُونُ القَلبُ
مَعَ الحَقِّ دَائِمًا قَالَ الخواجہ عَلِیُّ الرَّامِیتَنِیُّ بِالفَارِسِیَّۃِ **شعر** از درون شو آشنا
واز برون بیگانہ وش + این چنین زیبا روش کم میبود اندر جہان + اور خلوت در انجمن کا

یہ مطلب ہی کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول ہے اپنے جمیع حالات مین پڑہانے مین اور کلام کرنے اور
کھانے اور پینے اور چلنے مین تو سالک کو واجب ہی کہ خدا کی طرف توجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت رسوخ ہم
پہونچاوے ان اشغال کو کہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہی حق تعالی
کے قول مین کہ مرد وہ لوگ ہین جنکو سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہین کرتی مترجم
کہتا ہی دل بیار و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہی بلکہ حق یہ ہی کہ لباس فقر الشان عدہ ہونا اور پیشہ
متعلق بند کر خدا رہنا اسطرحپر کہ لوگون پر مخفی رہے اسمین اگرچہ کھانے اور رسانے کا مسئلہ ہی تو بہتر ہی
کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات الون کا سا ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ کے
ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنی نے یہی مضمون فارسی کی بیت مین ادا کیا یعنی اندر سے آشنا
رہو اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کم ہی جہان مین ف مترجم کہتا ہی مصنف
حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے مین وضع ریاکاری ہے اسواسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہین یا فقط کے
واسطے کہ علما کی وضع اور لباس اختیار کرے اور یا حق ہے اگرچہ عوام کو اوسکے ساتھ عقیدت نہو گی یہی
گمان کرینگے کہ یہ ملا ہین انکا لکھنے سے انکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس فقرا کے یا طلق
ترک لباس کے **حکایت** ایک شخص نے خواجہ نقشبند سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی مین
توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہونا کیونکر متصور ہو اور اسپر کیا دلیل ہی خواجہ علیہ الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال
کیا کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاَمَّا یاد کرد فمعناہ ذکر اللہ تعالی اِمَّا
بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيلُهُ اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہی یا نفی
و اثبات یا اثبات مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی ف یاد کرد سے مراد یہ ہی کہ ہمیشہ اوسکو تکرار
کرتا رہے جسکو مرشد سے سیکھا ہی یہان تک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے
فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہی کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے اسواسطے کہ
ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا نام ہی کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَاَمَّا باز گشت فمعناہ اَنْ يَّرْجِعَ بَعْدَ
كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ الذِّكْرِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمُنَاجَاةِ فَيَقُوْلُ [illegible]

بجامع ہمتہ یا رب انت مقصودی ترکت الدنیا والاخرۃ لک اتمم علی نعمتک وارزقنی
وصولک التام سمعت سیدی الوالد قدس سرہ یقول ہذا شرط عظیم فی الذکر
فلا ینبغی ان یغفل السالک عنہ فانا لم نجد ما وجدنا الا ببرکۃ ہذا اور بازگشت
یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اس سے عبارت ہی کہ تھوڑے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے
سو یون دعا کرے اللہ عزوجل سے بحضور دل کہ الٰہی میرے رب تو ہی میرا مقصود ہی مین نے دنیا اور آخرت کو
چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو مجھپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھکو نصیب فرما والد قدس سرہ
سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہی ذکر مین تو لائق نہین کہ سالک اس سے غافل ہو اسواسطے کہ
جو ہمنے پایا اسیکی برکت سے پایا ف مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اوسکے
بعد اوسی طرح کہے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہی اور تیری رضا میرا مطلوب ہی یعنی اس فکر سے تو ہی مقصود ہی کہ
اسواسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیا اور بیگانہ کا نافی ہی تو دم بدم اخلاص تازہ کرکے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تاکہ
کہ باطن ما سواے حق سے صاف ہو جاوے اور اگر ذاکر ایسا اخلاص نپاوے تو دوامی مدد کرے کہ بطریق تقلید
مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اوسکو انشاء اللہ تعالی اخلاص حاصل ہو جاویگا اور بازگشت سے
اخلاص حاصل کرنا اسواسطے ذکر مین شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل مین وسوسہ آتا ہی پس وہ خاطر سے تو اوسکو
مغرور ہو جاتا ہی اور اوسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہی
واما نگاہداشت فہو عبارۃ عن طرد الخطرات واحادیث النفس فینبغی ان
یکون السالک متیقظا فلا یدع خطرۃ تخطر فی قلبہ قال خواجہ نقشبند ینبغی
ان یصد ما السالک فی اول ما یظہر لانہا اذا ظہرت مالت الیہا النفس
فاثرتہا فیعسر زوالہا فہذا طریق تحصیل ملکۃ خلو لوح الذہن عن خطور الخطرات
واحادیث النفس اور نگاہداشت تو عبارت ہی خطرات اور احادیث نفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو
لائق ہی کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال و خطرے کو اپنے دل مین نچھوڑے کہ خطور کرسکے خواجہ نقشبند
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہی کہ خطرے کو اوسکے ابتداے ظہور مین روک دے اسواسطے کہ

جب ظاہر ہو چکیگا تو نفس اوسکی طرف مائل ہو جاویگا اور وہ نفس میں اثر کریگا پھر اوسکا دور کرنا مشکل ہوگا
تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہے حاصل کرنے ملکہ خلو تختہ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے
ف مولانا نے فرمایا کہ خطرات کو ساعت بساعت بھی الہی تکھنا چاہیے بزرگوں کے نزدیک
یہ امر مہم ہے اور اوائل کاملین کو یہ دولت نازیانہ وراز حاصل ہوتی ہے وَاَمَّا یاد داشت فَعِبَارَۃٌ
عَنِ التَّوَجُّہِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالتَّخَیُّلَاتِ اِلٰی حَقِیْقَۃِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَحَقٌّ
اَنَّہٗ لَا یَسْتَقِیْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ وَالْبَقَاءِ السَّابِغِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور یاد داشت تو عبارت ہے توجہ صرف
سے جو خالی ہے الفاظ اور تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہے کہ ایسا متوجہ ہونا باستقامت
حاصل نہیں ہوتا مگر فنائے تام اور بقائے کامل کے بعد واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یاد داشت اصطلاحات متقدمین کے
دھیان کا نام ہے جو بلا وسیلے الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان لائق کو البتہ حاصل ہوتی ہے
جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنْھُمْ بِرَحْمَتِہِ الْوَسِیْعَۃِ اٰمِیْنَ وَاَمَّا وُقُوْفٌ زَمَانِیٌّ فَقَدْ ذَکَرْنَا تَفْسِیْرَہٗ اور وقوف
زمانی کی تفسیر کو ہم نے ہوش در دم کی تفسیر میں بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ غفلت
آئی یا نہیں در صورت غفلت استغفار کرنا اور آیندہ کو اوسکے ترک پر ہمت باندھنا وَاَمَّا وُقُوْفٌ
عَدَدِیٌّ فَھُوَ الْمُحَافَظَۃُ عَلٰی عَدَدِ الْوِتْرِ وَقَدْ مَرَّ بَیَانُہٗ اور وقوف عددی تو عدد طاق کی
محافظت کرنے کا نام ہے اور اوسکا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت وَاَمَّا وُقُوْفٌ قَلْبِیٌّ
فَمَعْنَاہُ التَّوَجُّہُ اِلَی الْقَلْبِ الَّذِیْ ھُوَ مَوْضُوْعٌ اِلَی الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ تَحْتَ الثَّدْیِ وَالْحِکْمَۃُ فِیْ ھٰذَا
التَّوَجُّہِ کَالْحِکْمَۃِ فِیْ مُرَاعَاۃِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجِیْلَانِیَّۃِ اور وقوف قلبی عبارت ہے اوس قلب کی طرف
جو بائیں طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہے اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے جیسے ضربات کی رعایت میں حکمت ہے
مشایخ قادریہ کے نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل میں دخل نہو
تا بتدریج خداہی میں توجہ منحصر ہو جاوے ف مولانا نے فرمایا توجہ دلی اسطرح پر ہو کہ اوپر واقف
رہے اثنائے ذکر میں اور دل کو ذکر حق سے مشغول کرلے اور اوسکو ذکر اور اوسکے مفہوم سے مہمل
اور بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبند نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا اور

وقوف قلبی تو اونکے نزدیک اتنا ہے ذکر مین لازم ہے چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہین بلکہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہی اور یہ حاصل نہین بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہی شعر
علی بیض قلبک کن کانک طائر * فمن ذاک الاحوال فیک تولد * یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرند کی طرح ہوجا اسواسطے کہ اس لزوم سے تجھمین حالات عجیبہ پیدا ہونگے ولِلنقشبندیۃ تصرفات عجیبۃ من جمع الھمۃ علی مراد فیکون علی وفق الھمۃ والتاثیر فی الطالب ودفع المرض عن المریض وافاضۃ التوبۃ علی العاصی والتصرف فی قلوب الناس حتی یحبوا ویعظموا وفی مداركهم حتی تتمثل فیھا واقعات عظیمۃ والاطلاع علی نسبۃ اھل اللہ من الاحیاء واھل القبور والاشراف علی خواطر الناس وما یختلج فی الصدور وکشف الوقائع المستقبلۃ ودفع البلیۃ النازلۃ وغیرھا ونحن ننبھک علی نموذج منھا اور نقشبندیون کے عجائب تصرفات ہین ہمت باندھنا کسی مراد پر پس ہوتی ہی وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب مین تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگون کے دلون مین تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب ومعظم ہوجاوین یا اونکے خیالات مین تصرف کرنا تاکہ اونمین واقعات عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہوجانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہون یا اہل قبور اور لوگون کے خطرات قلبی پر اور جو اونکے سینون مین خلجان کرتا ہی اوسپر مطلع ہونا اور وقائع آیندہ کا مکشوف ہونا اور بلاے نازل کو دفع کردینا اور سوا ے انکے اور بھی تصرفات ہین اور ہم تجکو اے کتاب کے دیکھنے والے اونمین سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہین بطریق نمونے کے اما ھذہ التصرفات عند کبرائھم اصحاب الفناء فی اللہ والبقاء بہ فلھا شان عظیم واما عند سائرھم فالتاثیر فی الطالب ان یتوجہ الشیخ الی نفسہ الناطقۃ ویصادمھا بالھمۃ التامۃ القویۃ ثم یستغرقھا فی نسبتہ بالجمعیۃ وھذا ابعد ان تکون نفس الشیخ حاملۃ النسبۃ من نسب القوم وکانت ملکۃ راسخۃ فیھا فتنتقل نسبتہ الی الطالب علی حسب استعدادہ ومنھم من یشوب بھذا التوجہ الذکر

وَالضَّرْبَ عَلٰی قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ صُوْرَتَهٗ وَيَتَوَجَّهُوْنَ
اِلَيْهَا اوراس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیون کے نزدیک جو فنافی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہین تو
اونکی اور ہی شان عظیم ہی اور اکابر کے سوا باقی متوسطین کے نزدیک طالب مین تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہی
کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہوکر اپنی پوری قوی ہمت سے تکرلے پھر ڈوب جائے
اپنی نسبت مین جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اوسکے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو
ان بزرگون کی نسبتون مین سے اور اس نسبت کا اوسکو ملکہ راسخہ ہوکہ ہر دم اوسکے قابو مین ہو پھر مرشد کی
نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اوسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعضے نقشبندی اس
توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے ہین اور جب کہ طالب غائب ہو تو اوسکی
صورت کو خیال کرتے ہین اور اوسکی طرف متوجہ ہوتے ہین یعنی غائب کو توجہ دیتے ہین اوسکی صورت کو
خیال کرکے وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ عَنِ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاَكُّدِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ
وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ
وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ مَنْ يَّشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِهٖ
لَا رَادَّ لِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا رَازِقَ اَوْ مَا يُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهٗ الْفَاعِلُ لِهٰذَا
الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہی اجتماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہوجانے سے بصورت آرزو اور طلب کے
اسطرح پر کہ دل مین کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہی اور مجھکو خبر
دی اوسنے جسپر مجھکو اعتماد ہی کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات مین مشغول ہوتے ہین اور لا الٰہ الا اللہ سے ارادہ
کرتے ہین کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہین اور کوئی روزی دینے والا نہین یا اوسکے مناسب
جو مدعا ہو سوائے اللہ کے **ف** مولانا نے فرمایا مخبر موثوق سے مراد آخون محمد اسمٰعیل ہین اور
بعضے مشائخ سے مجددی مشائخ مراد ہین وَاَمَّا دَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَةٌ عَنْ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهُ الْمَرِيْضَ
وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعَ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِيْ قَلْبِهٖ خَطْرَةٌ دُوْنَ
هٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ اور مرض کا

تحقیق ہمت

سلب مرض

دور کرنا اس سے عبارت ہی کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ مین ہی اور اسپر ہمت کو جمع کرے اسطرحپر کہ اوسکے دل مین کوئی خطرہ نہ آوے سوا اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہو جاویگی اور یہ امر عجائبات قدرت او صنعت ایزدی سے ہی اوسکی فیلتوں

ف مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہین ایک یہ ہی کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاوے یا کوئی گناہ مین مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے بھی کہے یَا مَنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات او تضرع کے درمیان مین کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلا معصیت زائل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہی جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا وَاَمَّا اِفَاضَۃُ التَّوْبَۃِ فَصُوْرَتُہٗ اَنْ یَّتَخَیَّلَ نَفْسَہٗ ذٰلِکَ الْعَاصِیَ بَعْدَ اَنْ اَثَّرَ فِیْہِ نَوْعَ تَاْثِیْرٍ کَاَنَّ نَفْسَہٗ اَفَاضَتْ اِلٰی نَفْسِہٖ وَوَقَعَ بَیْنَ النَّفْسَیْنِ اتِّصَالٌ مَا ثُمَّ یَسْتَاْنِفُ فَیَنْدَمُ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فَاِنَّ ذٰلِکَ الْعَاصِیَ یَتُوْبُ عَنْ قَرِیْبٍ

طریقۂ افاضۂ توبہ بر عاصی

اور افاضۂ توبہ کی صورت یہ ہی کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے ابتدا سکے کہ کچھ اسمین تاثیر کرے اسطرحپر کہ گویا اوسکی ذات اسکی ذات سے مل گئی اور دونون ذاتون مین اتصال ہو گیا پھر از سر نو شروع کرے سو اوس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالی سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا وَالتَّصَرُّفُ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰی یُحِبُّوْا اَوْفِیْ مَدَارِکِھِمْ حَتّٰی یَتَمَثَّلَ فِیْھَا الْوَاقِعَاتُ صُوْرَتُہٗ اَنْ یُّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّۃِ الْھِمَّۃِ وَیَجْعَلَھَا مُتَّصِلَۃً بِنَفْسِہٖ ثُمَّ یَتَخَیَّلُ صُوْرَۃَ الْمَحَبَّۃِ اَوِ الْوَاقِعَۃِ وَیَتَوَجَّہُ اِلَیْھَا بِجَامِعِ قَلْبِہٖ فَاِنَّ الْمُتَوَجَّہَ اِلَیْہِ یَتَاَثَّرُ وَیَظْھَرُ فِیْہِ الْحُبُّ وَتَتَمَثَّلُ لَہُ الْوَاقِعَۃُ اور تصرف کرنا لوگون کے دل مین تا اونمین محبت آجاوے یا اونکے محل ادراک مین تصرف کرنا تا اونمین واقعات متمثل ہو جاوین اوسکا طریقہ یہ ہی کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑ جاوے اور اوسکو اپنے نفس سے متصل کرلے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور اونکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اوسمین اثر ہو گا جسکی طرف متوجہ ہوا اور اوسمین محبت ظاہر ہو جاویگی اور واقعہ اوسکے ذہن مین صورت

طریقۂ تصرف قلوب

طریقۂ اطلاع بر نسبت اہل اللہ

ہوجاویگا وَ اَمَّا الاِطِّلَاعُ عَلٰی نِسْبَةِ اَھْلِ اللّٰہِ فَطَرِیْقَتُہٗ اَنْ تَجْلِسَ بَیْنَ یَدَیْہِ اِنْ کَانَ
حَیًّا اَوْ عِنْدَ قَبْرِہٖ اِنْ کَانَ مَیِّتًا وَّیُفَرِّغُ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ نِسْبَةٍ وَّیُفْضِیْ بِرُوْحِہٖ اِلٰی
رُوْحِ ھٰذَا الشَّخْصِ زَمَانًا حَتّٰی یَتَّصِلَ بِھَا وَیَخْتَلِطَ ثُمَّ یَرْجِعَ اِلٰی نَفْسِہٖ فَکُلُّ مَا وَجَدَ
فِیْھَا مِنَ الْکَیْفِیَّةِ فَھُوَ نِسْبَةُ ھٰذَا الشَّخْصِ لَا مَحَالَةَ اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونیکا
یہ طریقہ ہی کہ اوسکے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اوسکی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی فوات کو
ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اوسکی روح تک پونہچاوے چند ساعت یہان تک
کہ اوسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے
نفس مین پاوے تو البتہ وہی اوس شخص کی نسبت ہی وَ اَمَّا الْاِشْرَافُ عَلَی الْخَوَاطِرِ

طریقۂ اشراف بر خواطر

فَطَرِیْقَتُہٗ اَنْ یُّفَرِّغَ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ حَدِیْثٍ وَّخَاطِرٍ وَّیُفْضِیْ بِنَفْسِہٖ اِلٰی نَفْسِ ھٰذَا
الشَّخْصِ فَاِنِ اخْتَلَجَ فِیْ نَفْسِہٖ حَدِیْثٌ مِّنْ قَبِیْلِ الْاِنْعِکَاسِ فَھُوَ خَاطِرُہٗ اور اشراف
خواطر یعنی دل کی باتون کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے
خالی کرے اور اپنے نفس کو اوس شخص کے نفس تک پونہچاوے پھر اگر اوسکے دل مین کچھ کھٹکے اور
کوئی بات معلوم ہو بطریق پرتو پڑنے کے تو وہی بات اوسکے دل کی ہی وَ اَمَّا کَشْفُ الْوَقَائِعِ

طریقۂ کشف وقائع آئندہ

الْمُسْتَقْبَلَةِ فَطَرِیْقَتُہٗ اَنْ یُّفَرِّغَ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا انْتِظَارَ مَعْرِفَةِ ھٰذِہِ الْوَاقِعَةِ
فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْہُ فَکُلُّ حَدِیْثٍ وَّکَانَ الْاِنْتِظَارُ کَطَلَبِ الْمَآءِ لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ یَرْنُوْ
بِنَفْسِہٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ اسْتِعْدَادِہٖ فَمَا
یَتَجَدَّدُ الْیَوْمَ فَاِنَّہٗ عَنْ قَرِیْبٍ یَّنْکَشِفُ عَلَیْہِ الْاَمْرُ بِھَتْفِ ھَاتِفٍ اَوْ رُؤْیَةِ
وَاقِعَةٍ فِی الْیَقْظَةِ اَوْ رُؤْیَا فِی الْمَنَامِ اور وقائع آیندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہی کہ اپنے دل کو
خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعے کے دریافت کے انتظار سے پھر جب اوسکے دل سے ہر خطرہ
منقطع ہو جاوے اور انتظار اوس مرتبے پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہی اپنی روح کو
ساعت بساعت ملأ اعلی یا ملأ اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استعداد کے اور جھین کا

طرف یکسو ہوجاوے تو جلد اوس پر حال کھلجاویگا خواہ ہاتف کی آواز سے یا جاگتے مین اوس واقعہ کو دیکھکر یا خواب
مین ف ملاء اعلی ملائکہ کروبین کو کہتے ہین جو مقرب ہین بارگاہ صمدیت ہین اور محل اسرار قضا و قدر ہین
اور ملاء سافل وہ فرشتے ہین جو مراتب مین اونسے نیچے ہین وَاَمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ فَطَرِيْقَهُ
اَنْ يَتَخَيَّلَ تِلْكَ الْبَلِيَّةَ بِصُوْرَتِهَا الْمِثَالِيَّةِ وَيَتَخَيَّلَ مُصَادَمَتَهَا وَدَفْعَهَا بِقُوَّةٍ ثُمَّ
يَجْمَعَ هِمَّتَهُ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَرْبُوَ بِنَفْسِهِ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلٰى حَيِّزِ الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
اَوِ السَّافِلِ وَيَتَجَرَّدَ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهَا عَنْ قَرِيْبٍ تَنْدَفِعُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بلاء نازلہ کے دفع کرنے کا
یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کا اوسکی صورت مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اوسکی مصادمت اور دفع کرنیکا
بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اوس پر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء علی یا ملاء سافل
کے مکان کی طرف بلند کرے اور اونھین کی طرف یکسو ہوجاوے تو عنقریب وہ دفع ہوجاویگی واللہ اعلم
وَشَرْطُ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا يَجْرِيْ مَجْرَاهَا اتِّصَالُ نَفْسِ الْمُؤَثِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَثَّرِ فِيْهِ وَالْاِلْمَامُ
بِهَا وَالْاِفْضَاءُ اِلَيْهَا وَاَصْحَابُ التَّجْرِيْدِ مِنْ غَوَاشِي الْبَدَنِ يَعْرِفُوْنَ هٰذَا الْاِتِّصَالَ
وَيَقْدِرُوْنَ عَلٰى تَحْصِيْلِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مِنَ الْاِشْتِغَالِ هُوَ الَّذِيْ
كَانَ يَخْتَارُ سَيِّدِي الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّهُ اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو انکے قائم مقام ہین
متصل کرنا ہی اثر دینے والے کے نفس کو اوسکے نفس سے جسمین تاثیر کرنا منظور ہے اور ملا دینا اوسکے ساتھ اور
اوس تک پونہچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابون سے پاک ہوگئے ہین وہ اس اتصال کو پہچانتے ہین اور
اسکے حاصل کرنے پر قادر ہین واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے ذکر کیے وہ ہین جنکو ہمارے والد مرشد پسند
کرتے تھے وَلِلشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيِّ اَشْغَالٌ اُخْرٰى فَلْنَذْكُرْهَا بِالْاِجْمَالِ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى خَلَقَ فِي الْاِنْسَانِ سِتَّ لَطَائِفَ هِيَ حَقَائِقُ مُفْرَزَةٌ يَجِيْ اِلَيْهَا كَمَا هُوَ ظَاهِرُ كَلَامِ
الشَّيْخِ وَاَتْبَاعِهِ اَوْ جِهَاتٌ وَاعْتِبَارَاتٌ لِلنَّفْسِ النَّاطِقَةِ فَهِيَ تُسَمّٰى بِاعْتِبَارٍ قَلْبًا وَ
بِاعْتِبَارٍ اٰخَرَ رُوْحًا اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ سَيِّدِي الْوَالِدُ وَصَوَّرَ فِيْ صُوْرِهَا
فَرَسَمَ دَائِرَةً وَقَالَ هِيَ الْقَلْبُ ثُمَّ دَائِرَةً اُخْرٰى فِيْ هٰذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ هِيَ الرُّوْحُ اِلَى

اشغال لطائف ستہ

فی ان اسم الذاکرۃ السادسۃ وقال ھی انا وسمعتہ یقول بعضھا فی لبعض ویستدل علی ذلک بالحدیث الدائر علی السنۃ الصوفیۃ ان فی جسد ابن ادم قلبا وفی القلب روحا الی اخرہ ولم احفظ لفظہ اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے طریقے مین اور اشغال ہین تو چاہیے کہ ہم اونکو مجمل ذکر کرین معلوم کرے کہ حق تعالی نے انسان مین چھ لطیفے پیدا کیے جنکے حقائق جدا جدا ہین بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہی شیخ موصوف کے اور اونکے تابعین کے کلام سے یا لطائف ستہ جہات اور اعتبارات ہین نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمی بقلب ہی اور دوسرے اعتبار سے اوسکا روح نام ہی وعلی ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہی اور مجکو اون لطائف کی صورت بنادی تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہی پھر اوس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا کہ یہ روح ہی یہان تک کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ مین ہون یعنی حقیقت انسانی جسکو آدمی عربی مین انا تعبیر کرتا ہی اور فارسی مین من اور ہندی مین مین بولتا ہی اور مین نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض لطائف بعض کے اندر ہین اور اسی طرح اوس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیون کی زبان پر دائر اور مشہور ہی کہ مقرر ابن آدم کے جسم مین دل ہی اور دل مین روح ہی تا آخر لطائف ستہ اور مجکو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہین وبالجملۃ معرض الشیخ احمد السھرندی ان کل لطیفۃ من تلک اللطائف لہ ارتباط لعضو من الجسد فالقلب تحت الثدی الایسر باصبعین والروح تحت الثدی الایمن بحذاء القلب والسر فوق الثدی الایمن مائلا الی وسط الصدر والخفی فوق الثدی الایسر مائلا الی الوسط والاخفی فوق الخفی والسر فی الوسط والنفس فی المنطق الاول من الدماغ وفی کل من ھذہ الاعضاء حرکۃ نبضیۃ فالشیخ یامر بمحافظۃ تلک الحرکۃ وتخیلھا ذکر اسم الذات ثم یامر بالنفی والاثبات مادا اللفظۃ لا علی اللطائف کلھا وضاربا للفظۃ الا اللہ علی القلب واللہ اعلم اور خلاصہ یہ ہی کہ شیخ احمد سہرندی کی غرض یہ ہی کہ ان لطائف مین سے ہر لطیفے کو تعلق اور

ارتباط ہی بدن کے بعض اعضا سے تو قلب کا تعلق بائین چھاتی کے نیچے دو انگل ہی اور روح کا ارتباط داہنی چھاتی کے نیچے بمقابلۂ دل ہی اور سر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوا اور خفی بائین چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہی اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہی اور سر وسط مین ہی اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول مین ہی اور ہر ایک عضو مین اعضا مذکورہ سے نبض کے مانند حرکت ہی تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر فرماتے ہین پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہین لا کے لفظ پھیلاتے ہوے جمیع لطائف مذکورہ پر اور الا اللہ کے لفظ کو دل پہ ضرب لگا کر واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ ہر لطیفہ کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہی تو قلب کا نور زرد ہی اور روح کا نور سرخ ہی اور سر کا نور سفید ہی اور خفی کا نور سیاہ ہی اور اخفی کا نور سبز ہی اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے مابین ہی اور اخفی سب لطائف مین الطف اور احسن ہی اور روح الطف ہی قلب سے مشائخ مجددیہ مین معمول ہی کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہین اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہی اور اوسکے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین جب ہر ایک ارشاد فرماتے ہین اور ہر لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کی تعلیم کرتے ہین کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہونچا اور کلمہ الہ کو داہنے مونڈھے پر یا پستان راست پر پہونچاوے اور کلمہ الا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے

فصل ساتوین

مَرْجِعُ الطُّرُقِ كُلِّهَا اِلٰى تَحْصِيْلِ هَيْأَةٍ نَفْسَانِيَّةٍ تُسَمّٰى عِنْدَهُمْ بِالنِّسْبَةِ لِاَنَّهَا انْتِسَابٌ وَّارْتِبَاطٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّكِيْنَةِ وَبِالنُّوْرِ مرجع مشائخ کے طریقون کا ہیأت نفسانی کی تحصیل ہی جسکو صوفی نسبت کہتے ہین اسواسطے کہ نسبت اللہ عزوجل کے انتساب اور ارتباط سے عبارت ہی اور اونکے نزدیک یہ مسمی بسکینہ اور نور ہی وَحَقِيْقَتُهَا كَيْفِيَّةٌ حَالَّةٌ فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ التَّشْبِيْهِ بِالْمَلَائِكَةِ اَوِ التَّطَلُّعِ اِلَى الْجَبَرُوْتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت کیفیت ہی جو نفس ناطقہ مین حلول کر گئی ہی از قسم تشبیہ بفرشتگان اطلاع یا ناظر طرف عالم جبروت کے وَ تَفْصِيْلُهُ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَاوَمَ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ وَالْاَذْكَارِ حَصَلَ لَهُ صِفَةٌ

بیان حقیقت نسبت

قائمة بالنفس الناطقة وملكة راسخة لهذا التوجه فهذان جنسان للنسبة تحت كل منها انواع كثيرة اور تفصیل وس اجمال کی یہ ہی کہ بندے نے جب طاعات اور طہارت اور اذکار پر مداومت کی تو اوسکو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہی جسکا قیام نفس ناطقہ مین ہی اور اس توجہ کا ملکۂ راسخہ پیدا ہو جاتا ہی صفت قائمہ سے تشبیہ بملکوت مراد ہی اور ملکۂ توجہ سے تطلع جبروت مقصود ہی تو نسبت کی یہ دونون جنسین ہین ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ داخل ہین فمنها نسبة المحبة والعشق فتكون المحبة صفة راسخة في القلب منجملہ انواع مذکورہ کے محبت و عشق کی نسبت ہی تو اوسمین محبت کی صفت محکم ہو جاتی ہی قلب کے اندر ومنها نسبة كسر النفس والتبري عن حظوظها وكان سيدي الوالد يسميها نسبة اهل البيت اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی و بیزاری لذات کی نسبت ہی اور والد مرشد اسکو نسبت اہل بیت کہتے تھے ومنها نسبة المشاهدة وهي ملكة التوجه الى المجرد البسيط وبالجملة فالحضور مع الله اما ان بحسب اقتران معنى من المحبة او كسر النفس وغيرهما بالياد داشت والنفس تقوم بها ملكة راسخة من هذا اللون وتسمى تلك الملكة نسبة والنسب كثيرة جدا وصاحب السر يدرك كل نسبة على حدتها والغرض من الاشغال تحصيل نسبة والمواظبة عليها والاستغراق فيها حتى تكتسب النفس منها ملكة راسخة اور منجملہ ان کے مشاہدہ کی نسبت ہی وہ عبارت ہی ملکۂ توجہ سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہی حاصل کلام بالاجمال یہ ہی کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہی بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا انکے غیر کی یاد داشت کے ساتھ اور نفس انسانی مین اس رنگ مخصوص کا ملکۂ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہی اور یہی ملکہ او کیفیت مسمی بہ نسبت ہی اور نسبتین نہایت بکثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہی اور اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہی اور اسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اسمین ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکۂ راسخہ پیدا کرلے

ف حاشیہ منہیہ مین ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا تمام کا بیان کیا ہے

نسبت ہی پھر اوسکو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کیے پھر ان اصناف کا
قاعدہ کلیہ بتایا سو اسکو تامل کرنا کہ تو راہ یاب ہووے لَا تَظُنَّنَّ اَنَّ النِّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ اِلَّا بِهٰذِهِ
الْاَشْغَالِ بَلْ هٰذِهٖ طَرِيْقٌ لِتَحْصِيْلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرٍ فِيْهَا وَ غَالِبُ الرَّأْيِ عِنْدِيْ اَنَّ
الصَّحَابَةَ وَ التَّابِعِيْنَ كَانُوْا يُحَصِّلُوْنَ السَّكِيْنَةَ بِطُرُقٍ اُخْرٰى فَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى
الصَّلَوَاتِ وَ التَّسْبِيْحَاتِ فِي الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى شَرِيْطَةِ الْخُشُوْعِ وَ الْحُضُوْرِ
وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَ ذِكْرِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ وَمَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِلْمُطِيْعِيْنَ
لَهٗ مِنَ الثَّوَابِ وَ لِلْعَاصِيْنَ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ انْفِكَاكٌ عَنِ اللَّذَّاتِ الْحِسِّيَّةِ
وَ انْقِلَاعٌ عَنْهَا وَ مِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلٰى تِلَاوَةِ الْكِتَابِ وَ التَّدَبُّرِ فِيْهِ وَ اسْتِمَاعِ كَلَامِ
الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيْثِ مِنَ الرِّقَاقِ وَ بِالْجُمْلَةِ فَكَانُوْا يُوَاظِبُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ
مُدَّةً كَثِيْرَةً فَتَحْصُلُ مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ وَ هَيْئَةٌ نَفْسَانِيَّةٌ فَيُحَافِظُوْنَ عَلَيْهَا بَقِيَّةَ الْعُمُرِ
وَ هٰذَا الْمَعْنٰى هُوَ الْمُتَوَارَثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ طَرِيْقِ مَشَايِخِنَا
لَا شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ وَ اِنِ اخْتَلَفَ الْاَلْوَانُ وَ اخْتَلَفَتْ طُرُقُ تَحْصِيْلِهَا اور یہ گمان
نکیجیو کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر انھین اشغال سے بلکہ حق یہ ہی کہ یہ اشغال بھی اوسکی تحصیل کا
ایک طریق ہی اونھین مین کچھ انحصار نہین اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہی کہ حضرات صحابہ و تابعین سکینہ
یعنی نسبت کو اور ہی طریقون سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ اونکے طریق تحصیل کے مواظبت ہے صلوات
اور تسبیحات پر خلوت مین شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اوسکے طہارت پر اور
موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہی محافظت کرنا اور جو حق تعالیٰ نے مطیعون کے واسطے ثواب
مہیا کیا ہی اور جو گنہگارون کے واسطے عذاب معین فرمایا اوسکو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس موت اور
یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اوسکے مواظبت ہی قرآن مجید کی
تلاوت پر اور اوسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سننے پر اور اون احادیث کے تامل
کرنے پر جنسے دل نرم ہو جاتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ حضرات صحابہ و تابعین اشیاے مذکورہ پر مدت کثیرہ مواظبت

فائدہ

اور دوام کرتے تھے تو اونکو تقرب الی اللہ کا ملکہ رہتا اور ہیات نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور اسی پر محافظت
کیا کرتے تھے بقیہ عمر مین اور یہی مقصود متوارث ہی شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بورثہ
چلا آیا ہمارے مرشدون کے طریق مین اسمین کچھ شک نہین اگرچہ الوان مختلف ہین اور تحصیل نسبت کے
طریقے رنگ برنگ ہین ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول فیصل اس بات مین
یہ ہی کہ نسبت صحابہ اور تابعین کی نسبت احسانیہ ہی اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہی ہر کا
عدالت اور تقوی اور سماحت کے اختلاط کے ساتھ تو اونکے کلام کا محمل اصلی اور اونکے خاص و عام کا مطمح
اولی یہی ہی تو تمکو لائق ہی کہ اون حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہمنے بتایا محمول کیجیو چنانچہ اونکے
قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہین اور مین نے سنا مصنف سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم
کی ارواح کو مین نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن مین جنگل مارے ہی اور اونکا سلسلہ عالم ارواح مین
حظیرۃ القدس کے ساتھ بنہج عجیب و رسوخ غریب متصل ہی اور ہمنے مشاہدہ کیا کہ اونکا قول عالم ارواح کے
باطن در باطن مین زیادہ تر ہی خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہی حضرت مصنف محقق نے کلام الیہ پر
اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اوکھاڑ دیا بعضے نادان کہتے ہین کہ قادریہ و چشتیہ
اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہ و تابعین کے زمانے مین نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئی خلاصہ جواب یہ ہی
کہ حسب امر کے واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کیے ہین وہ امر زمان رسالت سے
اب تک چلا آیا ہی گو طرق اوسکی تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت کی مانند ہو
جو ہین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اور اولیائے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کے
جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائے تو یہان بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہی ہان البتہ یہ کہ حضرات
صحابہ کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور خورشید رسالت کے تحصیل نسبت مین ایسے اشغال کی حاجت نہتھی بخلاف
متاخرین کے کہ اونکو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن و حدیث کے
فہم مین قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نہتھی اور اہل عجم اور بالفعل کے عرب اوسکے محتاج ہین واللہ اعلم
سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَذْکُرُ وَاقِعَۃً لَہٗ طَوِیْلَۃً رَاٰی فِیْہَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ

وَعَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنْ نِسْبَتِي هَلْ هِيَ
الَّتِي كَانَتْ عِنْدَكُمْ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي بِالْاِسْتِغْرَاقِ
فِيْهَا وَتَأَمَّلَ حِيْنًا ثُمَّ قَالَ هِيَ هِيَ بِلَا فَرْقٍ والد مرشد قدس سرہ سے مین نے سنا کہ اپنے طویل
خواب کو ذکر کرتے تھے حسین حسنین اور سید الاولیا علی مرتضی علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ مین نے علی
مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تمہارے زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مین حاصل تھی تو مجکو امر کیا نسبت مین استغراق کرنے کا اور تھوڑا تامل کیا پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہے
بلا فرق ثُمَّ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ وَمَا عَلَى السَّكِينَةِ أَحْوَالٌ مُتَنَوِّعَةٌ مَرَّةً وَمَرَّةً
فَلْيَغْتَنِمْهَا السَّالِكُ وَلْيَعْلَمْ أَنَّهَا عَلَامَاتُ قَبُولِ الطَّاعَاتِ وَتَأْثِيرِهَا فِي صَمِيمِ
النَّفْسِ وَسُوَيْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مداومت کرنیوالے کے حالات مع اثمار
نوبت بنوبت ہوتے ہین گاہے کوئی اور کبھی کوئی تو سالک ان حالات کو غنیمت جانے اور
معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہین
وَمِنْهَا إِيْثَارُ طَاعَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ عَلٰى جَمِيْعِ مَا سِوَاهُ وَالْغَيْرَةُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَخْرَجَ
مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يُصَلِّي فِي
حَائِطٍ لَهُ فَطَارَ دُبْسِيٌّ فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ وَيَلْتَمِسُ مَخْرَجَهُ فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ فَجَعَلَ
يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى صَلَاتِهِ فَإِذَا هُوَ لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَقَالَ لَقَدْ
أَصَابَتْنِي فِي مَالِي هٰذَا فِتْنَةٌ فَجَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
لَهُ الَّذِي أَصَابَهُ فِي حَائِطِهِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ
فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ وَقِصَّةُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُشَارُ إِلَيْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ
مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْأَعْنَاقِ مَشْهُوْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ منجملہ احوال
رفیعہ کے مقدم رکھنا ہے طاعات الٰہی کا اوسکے جمیع ماسوا پر اور اوسپر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک نے موطا
مین عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ مین نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا نخوش رنگ

اوڑی سو ادھر اودھر جا نکلنی پھرتی تھی او نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے پیچان
اور زمین پر جھکے تھے کہ اوسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو
اوسکے ساتھ دوڑایا پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوے تو یہ معلوم نرہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا کہ یہ میرا
مال یعنی باغ میرے حق میں فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے یہ قصہ
نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ میں اسکو لیجیے اور دیجیے جہاں کہیں چاہیے اور
سلیمان علیہ السلام کا قصہ جسکا اس آیت میں اشارہ ہے فطفق مسحا بالسوق والاعناق مشہور ہے اور
[illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار گھوڑوں کے دیکھنے میں ایسے
مشغول ہوے کہ [illegible] گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹی جاتی
[illegible] اہل [illegible] مال [illegible] باعث حق [illegible] ہوتی ہے اگر ایسا کسی چیز کی مشغولی طاعت
میں [illegible] مال [illegible] کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہے چنانچہ ابو طلحہ نے عمدہ باغ خیرات
کردیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے گھوڑوں کو مروا ڈالا ومنها غلبة الخوف من الله تعالى
بحيث يظهر على ظاهر البدن والجوارح له اثر اخرج الحفاظ في الاصول ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال سبعة يظلهم الله في ظله الى ان قال ورجل ذكر الله
خاليا ففاضت عيناه وفي الحديث ان عثمان رضي الله عنه قام على قبر فبكى
حتى ابتلت لحيته وكان لرسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى بالليل
ازيز كازيز المرجل [illegible] اللہ تعالی کا خوف ہے اس طرح پر کہ اوسکا اثر بدن
اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہے حفاظ حدیث نے اصول میں حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات
شخصوں کو حق تعالی اپنے سایۂ رحمت میں رکھیگا یہانتک کہ ساتوان شخص فرمایا وہ مرد ہے جسنے اللہ کو خالی
مکان میں یاد کیا پھر اوسکی دونوں آنکھیں آنسووں سے بہنے لگیں اور حدیث میں وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک
قبر پر کھڑے ہوے تو اتنا روے کہ داڑھی تر ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب تہجد
کی نماز پڑھتے تھے تو سینۂ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ مسی کے جوش کرنے کی طرح

یعنی ہونے کی ایسی آواز آتی تھی سینہ مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہے **ف** مولانا نے فرمایا
حدیث میں وارد ہے کہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا وہ مرد جو رویا اللہ کے خوف سے یہاں تک کہ دودھ تھن میں
پھر جاوے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تھے آنکھیں تھمتی نہیں آنسوؤں سے جب کہ وہ قرآن
پڑھتے تھے اور جبیر بن مطعم نے کہا کہ جب میں نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی اَمْ خُلِقُوا
مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ تو گویا میرا قلب اوڑ گیا حرکت سے وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ قَدْ اَخْرَجَ
الْحُفَّاظُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ
جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَاَنَّهُ قَالَ لَنْ يَّبْقٰى بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ
اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا
الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰى لَهٗ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَفُسِّرَ بِهَا
قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے حافظان
حدیث نے روایت نقل کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد سے نبوت کے چھیالیس
حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور آنحضرت نے فرمایا باقی رہیگا میرے بعد نبوت سے مگر بشارات صحابہ نے
کہا وہ بشارات کیا ہیں یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیک مرد دیکھے یا اوسکے واسطے دوسرا نیک مرد
سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور اللہ تعالی کا یہ قول کہ اونکے
واسطے بشارت ہے زندگانی دنیا میں تفسیر کیا گیا ہے بروایت صحابہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے
کہ بشارت دنیاوی سے سچا خواب مراد ہے **ف** مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام
مسلمانوں کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ کس نے
تم میں سے خواب دیکھا تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اوسکی تعبیر فرماتے تھے وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْيَا
الصَّالِحَةِ رُؤْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ اَوْ رُؤْيَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَوْ
رُؤْيَةُ الصَّالِحِيْنَ وَالْاَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْمَشَاهِدِ الْمُتَبَرَّكَةِ كَبَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ
وَمَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْوَقَائِعِ

فی الاٰتیۃ المستقبلۃ فتقع کما رأی او الماضیۃ علی ما ھی علیہ او رؤیۃ الانوار
والطیبات کشرب اللبن او العسل والسمن کما ھو مذکور فی کتاب الرؤیا من
الاصول ورؤیۃ الملائکۃ ففی الحدیث ان رجلا کان یقرأ القرآن ذات
لیلۃ فظھرت ظلۃ فیھا امثال المصابیح الی اٰخر القصۃ اور رویاے صالحہ سے مراد
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہی خواب مین یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیا علیہم السلام کا
اسکے بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکھنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
دیکھنا یا بیت المقدس کا اسکے بعد تیسرے وقائع آیندہ کے دیکھنے کا کہ مطابق رویت کے واقع ہون
یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا
چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرویا مین مذکور ہی اور اسیطرح فرشتون کا دیکھنا جاگنے کی حالت مین حدیث
مین وارد ہی کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سایبان ظاہر ہوا جسمین چراغ سے تھے تا آخر قصہ
ف قصہ مذکورہ مجملا صحیحین کی روایت یون ہی کہ اسید بن حضیر تہجد کے وقت سورہ بقر پڑھتے تھے
تو ایک سایبان آسمان کی طرف سے جسمین چراغون کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اونکا گھوڑا
بھڑکنے لگا اونھون نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجکو معلوم ہی کہ وہ کیا تھا
اونھون نے کہا نہین فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سنکر قریب ہوگئے تھے اگر تو پڑھے جاتا
تو صبح کے وقت اونکو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہوتے مترجم کہتا ہی رویت نبوی جمیع مقامات سے اسواسطے
مقدم ہوئی کہ صحیحین مین ابی ہریرہ رض سے حدیث مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے
مجکو خواب مین دیکھا اوسنے مجکو فی الواقع دیکھا اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا ہو
فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑون کا بھی خواب ہی احمد اور ترمذی نے عایشہ صدیقہ رض سے روایت
کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبری رض نے کہا کہ اونھون نے
تو آپکی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مرگیا قبل آپکے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مین نے اوسکو خواب مین دیکھا اوسپر سفید پوشاک تھی اگر وہ دوزخی ہوتا تو اوسپر لباس سفید نہوتا

وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ الْوَاقِعَ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ
الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہے اور وہ خاطر جو مطابق ہی
واقع کے سو البتہ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ بواسطہ نور الٰہی کے نظر کرتا ہے مترجم
کہتا ہے فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہے وَمِنْهَا اِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُوْرُ مَا يَطْلُبُهٗ
مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِجُهْدِ هِمَّتِهٖ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِي الْحَدِيْثِ رُبَّ اَغْبَرَ اَشْعَثَ ذِيْ
طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ بِهٖ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذِهِ الْوَقَائِعُ مِنْهَا الدَّالَّةُ
عَلٰى صِحَّةِ اِيْمَانِ الرَّجُلِ وَقَبُوْلِ طَاعَاتِهٖ وَسِرَايَةِ النُّوْرِ فِيْ صَمِيْمِ قَلْبِهٖ فَلْيَغْتَنِمْهَا
اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہے اور ظاہر ہونا اوسکا جسکا بسبب ہمت کے طالب ہے الٰہی ہمت
کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث میں ہے کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشان بال دو پرانے
کپڑوں والا جسکو کوئی خیال میں نہیں لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اوسکے بھروسے پر تو حق تعالیٰ اوسکی قسم کو
سچا کرے یعنی خدا کے نزدیک اوسکی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اوسنے کہا ویسا ہی کرے خلاصہ کلام
یہ ہے کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوئے اور مانند انکے اور حالات بلند دلالت کرتے ہیں مرد کی صحت
ایمان پر اور اوسکی طاعات کے مقبول ہونے پر اور نور کی سرایت کر جانے پر اوسکے قلب کے باطن میں
تو سالک کو غنیمت جانے وَبَعْدَ حُصُوْلِ النِّسْبَةِ عُرُوْجٌ اٰخَرُ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءُ
بِهٖ وَالْحَقُّ عِنْدِيْ اَنَّهٗ لَيْسَ مُتَوَارَثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ الْمَشَائِخِ
بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ هُوَ مَوْهِبَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَهَبُهٗ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ
وَمِمَّا يَشْهَدُ لِهٰذَا الْمَعْنٰى مَا رُوِيَ اَنَّ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْدْ سُئِلَ عَنْ سِلْسِلَةِ شَيْخِهٖ فَقَالَ
لَمْ يَصِلْ اَحَدٌ اِلَى اللّٰهِ بِالسِّلْسِلَةِ بَلْ وَصَلْتُ اِلٰى جَذْبَةٍ فَاَوْصَلَتْنِيْ اِلَى اللّٰهِ فَنِسْبَتُهٗ
اِلَيْهَا وَجَذْبَةٌ مِنْ جَذَبَاتِ اللّٰهِ تُوَازِيْ عَمَلَ الثَّقَلَيْنِ هٰذَا مَعَ اَنَّ سِلْسِلَةَ شُيُوْخِهٖ
مَعْلُوْمَةٌ وَمَعْرُوْفَةٌ فَمَنْ شَاءَ هٰذَا الْعُرُوْجَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى سَائِرِ كُتُبِنَا وَاللّٰهُ الْهَادِيْ
پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے اور میرے

نزدیک واقعی یہ امر ہی کہ مرتبۂ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطۂ مشائخ سند متصل سے
متوارث نہین بلکہ یہ تو خدا کی دادہی جسکو اپنے بندون مین سے چاہے عنایت کرے بدون تعارفکے اور اسکا
شاہد وہ امر ہی جو خواجہ نقشبند سے منقول ہی کہ کسی نے اونکے پیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک
اپنے سلسلے کے واسطے سے نہین پونہچا بلکہ مجکو تو کشش ربانی پہونچ گئی سو اوسنے مجکو اللہ تک پونہچادیا یہ کلام
مطابق ہی اوس حدیث کے کہ کشش رحمانی سے ایک کشش جن و انسان کے عمل کے مقابل ہی اسکو یاد رکھنا
بااین ہمہ خواجہ نقشبند کے مرشدون کا سلسلہ معروف و مشہور ہی سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا
وہبی معنے کی کسبی ہوگی تو ہماری اور کتابونکی طرف رجوع کرے اور الحمد للہ شاہ ہونا ہی مصنف قدس سرہ نے حاشیہ
مین فرمایا کہ اس مقدمے کو ہمنے کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین تفصیل بیان کیا ہی جسکو شوق ہو وہ اس کتاب کو دیکھے

فصل آٹھوین

فِي شَيْءٍ مِّنْ فَوَائِدِ سَيِّدِي الْوَالِدِ قُدِّسَ سِرُّهُ اس فصل مین والد مرشد قدس سرہ کے بعضے فائدے
مذکور ہین یعنی حضرت مصنف کے خاندانی اعمال مجربہ کا بیان کرتی ہی اَوْصَانِي سَيِّدِي الْوَالِدُ قُدِّسَ
سِرُّهُ بِمُوَاظَبَةِ يَا مُغْنِي كُلَّ يَوْمٍ مِّائَةً وَّ أَلْفَ مَرَّةٍ وَّسُوْرَةِ الْمُزَّمِّلِ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً
فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَإِحْدٰى عَشَرَ مَرَّةً وَّقَالَ هٰذَانِ مُجَرَّبَانِ لِلْغِنَى الْقَلْبِيِّ وَالظَّاهِرِيِّ
كِلَيْهِمَا والد مرشد قدس سرہ نے مجکو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورہ مزمل
پڑھنے کی چالیس بار سو اگر نہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ دونون عمل غناے دلی اور ظاہری دونون کے
واسطے مجرب ہین وَأَوْصَانِي بِمُوَاظَبَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ
يَوْمٍ وَّقَالَ بِهَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا اور مجکو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے
سبب سے ہمنے پایا جو پایا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ إِذَا جَاءَكَ مَنْ يَّتَأَلَّمُ ضِرْسُهُ أَوْ رَأْسُهُ أَوْ
تُوْجِعُهُ الرِّيَاحُ فَخُذْ لَوْحًا طَاهِرًا أَوْ ضَعْ عَلَيْهِ رَمْلًا طَاهِرًا أَوْ اُكْتُبْ بِمِسْمَارٍ أَبْجَدْ
هَوَّزْ حُطِّيْ وَشَدِّدْ بِالْمِسْمَارِ عَلَى الْأَلِفِ وَاقْرَأِ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَّصَاحِبُ الْأَلَمِ
وَاضِعٌ إِصْبَعَهُ عَلٰى مَوْضِعِ الْأَلَمِ بِقُوَّةٍ ثُمَّ اَسْأَلُهُ هَلْ شُفِيْتَ فَإِنْ شُفِيَ فِيْهَا وَإِلَّا

نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَى الْبَاءِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلْتَهُ كَالْاُوْلىٰ فَاِنْ شُفِيَ فَبِهَا
وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَى الْجِيْمِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثًا وَهٰكَذَا فَلَا تَصِلُ اِلَى اٰخِرِ
الْحُرُوْفِ اِلَّا وَقَدْ شَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ اور سنا مین نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی میرے پاس
اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالان آوے یا اوسکو ریاح ستاتے ہون تو ایک تختی یا ٹھیکری پاک
لے اور اوسپر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اوسپر ابجد ہوز حطی لکھ اور کیل کو الف پر زور سے دابے
اور ایکبار سورۂ فاتحہ پڑھ اور درد والا آدمی اپنی اونگلی کو درد کے مکان پر زور سے رکھے رہے پھر اوس سے
پوچھ کہ تجکو آرام ہوگیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہی اور نہین تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف
نقل کرے اور دوبار سورۂ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہین اگر صحت
ہوگئی تو فہو المراد ورنہ تو جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر
کیل سے دابتا جاوے اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار بڑھاتا جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پونہچیگا مگر کہ خدا
اوسکا اندر ہی شفا عنایت کریگا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِذَا عَنَّتْ لَكَ حَاجَةٌ اَوْ كَانَ لَكَ
غَائِبٌ فَاَرَدْتَ اَنْ يَّرْجِعَهُ اللّٰهُ سَالِمًا غَانِمًا اَوْ كَانَ لَكَ مَرِيْضٌ فَاَرَدْتَ اَنْ
يَّشْفِيَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ فَاقْرَأْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ
وَفَرِيْضَتِهٖ اور سنا مین نے حضرت والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب تجکو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی
شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے کہ حق تعالیٰ اوسکو سالم اور غانم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے
کہ اللہ تعالیٰ اوسکو صحت بخشے تو سورۂ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان پڑھ
ف مولانا نے حاشیے مین فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فاتحۃ الکتاب
کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے مونہہ پر چھینٹا مارے تو حق تعالیٰ
اوسکو فائدہ بخشے وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ عَضَّهُ الْكَلْبُ الْمَجْنُوْنُ وَخِيْفَ عَلَيْهِ الْجُنُوْنُ
فَاكْتُبْ لَهٗ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى اَرْبَعِيْنَ كِسْرَةً مِّنَ الْخُبْزِ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ
كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا وَمُرْهُ اَنْ يَّاْكُلَ كُلَّ يَوْمٍ كِسْرَةً اور سنا مین نے

حضرت سے فرماتے تھے کہ جسکو پاؤلا کتا کاٹے اور اوسکے دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے
چالیس ٹکڑون پر لکھ اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا لفظ رویداً تک اور اوس سے کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے
وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اور مین نے اون حضرت
سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے اوسکو فاقہ نہین ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل
حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِهِ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِلَى آخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَسَأَلَ اللهَ تَعَالَى أَنْ يُوقِظَهُ فِي أَيِّ
سَاعَةٍ أَرَادَ أَيْقَظَهُ اللهُ تَعَالَى فِيهَا اور مین نے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے
سونے کے وقت إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالی سے
یہ دعا کرے کہ اوسکو جگائے جس وقت کا کہ ارادہ کرے تو حق تعالی اوسکو جگا دیگا اوسی وقت مترجم کہتا ہے
سورہ کہف کے آیات مذکورہ یہ ہین إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ
نُزُلًا خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ
كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو
لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنے
مسند مین روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اُكْتُبْ هَذِهِ الْعُوذَةَ وَعَلِّقْهَا
فِي عُنُقِ الطِّفْلِ يَحْفَظْهُ اللهُ تَعَالَى بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ
مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ أَلْفِ أَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعوید کو لکھ اور لڑکے کی
گردن مین لٹکا حق تعالی اوسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ سے آخر تک تعوید کو یہی ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ بواسطہ
کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر مین پورے ہین مین پناہ مانگتا ہون ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانے
والے کی آنکھ کی شر سے میرے تئین پناہ پکڑی سو لاکھ لاحول لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعے مین وَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ هَذَا الدُّعَاءُ أَمَانٌ مِنْ كُلِّ آفَةٍ تَقْرَأُ صَبَاحًا وَمَسَاءً بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ
وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور سنا مین نے اونسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان او رپناہ
ہی ہر آفت سے پڑھا کرے اوسکو صبح اور شام ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے خداوندا
تو میرا رب ہی کوئی معبود برحق نہین سوائے تیرے تجھی پر مینے بھروسا کیا اور تو ہی مالک ہی عرش عظیم کا ہی
اور نہ بچاؤ ہی گناہ سے اور نہ قوت ہی بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہی جو اللہ نے چاہا
ہوا اور جو نچاہا نہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لے
لیا ہی اور ہر چیز کو شمار مین کر لیا ہی گن کر خداوندا مین پناہ مانگتا ہون اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے والے
جاندار کی برائی سے جسکی چوٹی کو تو تھامنے ہی یعنی تیرے قبضہ قدرت مین ہی مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہی
اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میرے کام کا بنانے والا اللہ ہی جسنے قرآن اتارا اور وہ نیکو کارون کو
دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نمانین اور گردن کشی کرین تو کہہ مجکو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین
سوائے اوسکے اوسی پر مینے اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا وَسَمِعْتُهٗ
يَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُلْ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓ عٓسٓقٓ حُمِيْتُ وَلْيَقْبِضْ
كُلَّ اِصْبَعٍ مِّنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْيُسْرٰى عِنْدَ كُلِّ
حَرْفٍ مِّنَ الثَّانِيْ ثُمَّ لِيَفْتَحْهُمَا جَمِيْعًا فِيْ وَجْهِ مَنْ يَّخَافُ سِنَّهٗ اور سنا مین نے حضرت والد سے سنا
فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اسکو چاہیے یون کہے کہیعص کفیت حمعسق حمیت
اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائین ہاتھ کی

برای امان از ہر آفت

دفع ظالم

تھا اونگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونون ہاتھون کی اونگلیان بند کیے چلا جاوے پھر دونون کو کھول دے اوسکے سامنے جس سے قرتا ہے مترجم کہتا ہے لفظ اول سے کہیعص اور لفظ ثانی سے حمعسق مراد ہے یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک اونگلی بند کرے پھر جب ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری اونگلی بند کرے اور یائے تحتانیہ کے بعد تیسری اونگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچوین بند کرلے وعلی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک اونگلی بائین ہاتھ کی بند کرے وسمعتہ یقول ست آیات من القرآن تسمی بآیات الشفاء یکتبها للمریض فی اناء ثم یمحوها بالماء و یشرب ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنین واذا مرضت فهو یشفین قل هو للذین آمنوا هدی وشفاء اور مین نے سنا حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتین ہین قرآن کی جنکا آیات شفا نام ہے بیمار کے واسطے اونکو ایک برتن مین لکھے اور پانی سے دھو کر پلاوے آیات مذکورہ ویشف سے آخر تک ہین وسمعتہ یقول ثلث وثلثون آیة تنفع من السحر وتکون حرزا من الشیطان واللصوص والسباع اربع آیات من اول البقرة وآیة الکرسی وآیتان بعدها الی خالدون وثلث من آخر البقرة وثلث من الاعراف ان ربکم الله الی المحسنین وآخر بنی اسرائیل قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن وعشر آیات من اول الصافات الی لازب وآیتان من سورة الرحمن یا معشر الجن الی تنتصران وآخر الحشر لو انزلنا هذا القرآن وآیتان من قل اوحی وانه تعالی جد ربنا الی شططا فهذه هی الآیات المسماة بثلث وثلثین آیة وکان سیدی الوالد یزید علیها الفاتحة وقل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد والمعوذتین ویلحق من اول السورة قل اوحی الی شططا اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے تینتیس

آیتین ہین کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہین اور شیطان اور چورون اور موذی جانورون سے پناہ ہوجاتی ہین
چار آیتین سورۂ بقر کے اول سے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتین اوسکے بعد کی خالدون تک اور تین آیتین
آخر سورہ بقر کی یعنی للہ ما فی السموات سے آخر تک اور تین آیتین سورۂ اعراف کی ان ربکم سے محسنین تک
اور سورۂ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن سے آخر تک اور دس آیتین صافات
اول سے لازب تک اور دو آیتین سورۂ رحمن کی یا معشر الجن سے تنتصران تک اور آخر سورۂ حشر کی لو
انزلنا سے آخر تک اور دو آیتین سورۂ جن یعنی قل اوحی کی وانہ تعالی جد ربنا سے شططا تک تھی یہی آیات
مذکورہ تینتیس آیت کہ مسمی ہین اور ہمارے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورۂ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون
اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے او سورۂ جن سے اول
آیت یعنی قل اوحی سے شططا تک لیتے تھے **ف** مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات
مذکورہ کا پتا بتایا بطور اختصار کے کہ واقف سمجھ لیگا تو ناواقفون کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات
ممدوحہ کو یہان پورا ذکر کریجیے کہ تلاش نکرنی پڑے۔ الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین الذین
یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقناہم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل
من قبلک وبالاخرۃ ہم یوقنون اولئک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون ○ اللہ لا الہ الا ہو الحی
القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین
ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظہما
وہو العلی العظیم لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک
بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور
والذین کفروا اولیاؤہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا
خالدون للہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن
یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل
امن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا

والیک المصیر لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت ربنا لا تواخذنا ان نسینا
او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف
عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین ان ربکم اللہ الذی خلق السموات
والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم
مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انہ لا یحب
المعتدین ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا وادعوہ خوفا وطمعا ان رحمت اللہ قریب من المحسنین
قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ
بین ذلک سبیلا وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا و
الصافات صفا فالزاجرات زجرا فالتالیات ذکرا ان الہکم لواحد رب السموات والارض وما بینہما ورب
المشارق انا زینا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب وحفظا من کل شیطان مارد لا یسمعون الی
الملا الاعلی ویقذفون من کل جانب دحورا ولہم عذاب واصب الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ
شہاب ثاقب فاستفتہم اہم اشد خلقا ام من خلقنا انا خلقنہم من طین لازب یا معشر الجن والانس
ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان فبای آلاء
ربکما تکذبان یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا
متصدعا من خشیۃ اللہ وتلک الامثال نضربہا للناس لعلہم یتفکرون ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو عالم
الغیب والشہادۃ ہو الرحمن الرحیم ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن
العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون ہو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنی یسبح
لہ ما فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا
قرانا عجبا یہدی الی الرشد فامنا بہ ولن نشرک بربنا احدا وانہ تعالی جد ربنا ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا
وانہ کان یقول سفیہنا علی اللہ شططا وسمعتہ یقول اذا ظہر مرض الحصبۃ فخذ
خیطا ازرق واقرأ سورۃ الرحمن وکلما مررت علی قولہ تعالی فبای

الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ فَاعْقِدْ عُقْدَةً وَّانْفِثْ فِيْهَا وَعَلِّقِ الْخَيْطَ فِيْ عُنُقِ الصَّبِيِّ
يُعَافِهِ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جب چیچک
کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اوسپر سورہ رحمٰن پڑھے اور جہان کہ تو فبای آلاء ربکما تکذبان پر
پہنچے تو ایک گرہ دے اور اوسپر پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن مین باندھ دے حق تعالی
اوسکو اس بیماری سے آرام دیگا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَسْمَآءُ اَصْحَابِ الْكَهْفِ اَمَانٌ مِّنَ
الْغَرَقِ وَالْحَرْقِ وَالنَّهْبِ وَالسَّرَقِ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ يَمْلِيْخَا مَكْسَلْمِيْنَا كَشْفُوْطَطْ
اَدَرْ فَطْيُوْنُسْ كَشَا فَطْيُوْنُسْ تَبْيُوْنُسْ يُوَانِسْ بُوْسْ وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيْرٌ وَعَلَى اللّٰهِ
قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے
نام امان ہین ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے الٰہی سے آخر تک وَسَمِعْتُهُ
يَقُوْلُ اِذَا اعْتَرَضَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَاقْرَأْ يَا بَدِيْعَ الْعَجَآئِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ اَلْفًا
وَّمِائَتَيْ مَرَّةٍ اِثْنَا عَشَرَ يَوْمًا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْضِيْ حَاجَتَكَ وَهٰذِهٖ آخِرُ مَا اَجَازَنِيْ
سَيِّدِي الْوَالِدُ بِهَا فِيْ جُمْلَةِ مَا اَجَازَنِيْ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جب
تجھکو کوئی حاجت پیش آوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حق تعالی
تیری حاجت برلاویگا اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہان تک مجکو میرے والد مرشد نے
اجازت دی ہی منجملہ اور اعمال کے کہ جنمین مجکو اجازت فرمائی ہی لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ الْمُهِمَّةِ يُرْبِعُ
اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ
مِائَةَ مَرَّةٍ وَّفِي الثَّانِيَةِ رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ مِائَةَ
مَرَّةٍ وَّفِي الثَّالِثَةِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ مِائَةَ مَرَّةٍ
وَّفِي الرَّابِعَةِ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَقُوْلُ رَبِّ
اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ مِائَةَ مَرَّةٍ حاجات مشکلہ کے برآنے کے واسطے چار رکعتین

پڑھے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین فاستجبنا لہ ونجیناہ
من الغم وکذلک ننجی المومنین کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے رب انی مسنی الضر
وانت ارحم الراحمین سو بار پڑھے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ کے وافوض امری الی اللہ ان اللہ
بصیر بالعباد سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ کے قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل سو بار پڑھے
پھر سلام پھیر کر کہے رب انی مغلوب فانتصر سو بار **ف** مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے
ارشاد کیا کہ یہ چارون آتین اسم اعظم ہین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو
اور مجکو تعجب آتا ہی اوس شخص سے کہ پڑھے انکو دعا کرے اور قبول نہو **فائدہ جلیلہ** حضرت
شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب مین جلالی ہو یا جمالی حکم مین کبریت
احمر کے ہی اور اوسکو اسم اعظم شمار کیا ہی وہ یہ آیت ہی لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہی کہ مچھلی کے پیٹ مین فرمائی جو مسلمان جس
مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہوگی اور حق یہ ہی کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کمال سریع الاثر
ہی جس امر مین چاہے اس آیت سے دعا کرے اور مشایخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق
رکھتے ہین اور طریقہ دعا کا اونھون نے باقسام متعدد ذکر کیا ہی آسان تر دو طریقے ہین ایک یہ کہ بارہ
دن تک نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول و آخر چند بار
درود پڑھ لے اور دوسرا طریقہ یہ ہی کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ ہی کہ اسکی توت التاثیر میں شبہہ
نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین ہی جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث بھی اور مشایخ
کے اقوال سے بھی سوا اسکے قرآن مین اسکی شان مین وارد ہی فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک
ننجی المومنین ف لمن خبطہ الشیطان یقرأ فی اذنہ الیسرٰی سبع مرات لقد فتنا سلیمٰن
والقینا علٰی کرسیہ جسدا ثم اناب اور جسکو شیطان بولا لے یعنی جس پر آسیب کا خلل ہو
تو اوسکے بائین کان مین یہ آیت سات بار پڑھے لقد فتنا سلیمٰن والقینا علٰی کرسیہ جسدا ثم اناب
والیمنٰی فی اذنہ سبع مرات ویقرأ الفاتحۃ والمعوذات وآیۃ الکرسی

وَالطَّارِقِ وَاٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَسُوْرَةِ الصّٰٓفّٰتِ كُلِّهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْتَرِقُ اور دفع
آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ اوسکے کان مین سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق یعنی والسماء والطارق اور سورہ حشر کی آیتین
یعنی ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے آسیب جل جاویگا وَاَيْضًا يَقْرَأُ فِيْ
اُذُنِهٖ اَفَحَسِبْتُمْ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور آسیب زدہ کے واسطے یہ بھی عمل ہے کہ اوسکے
کان مین سورہ مومنین کی یہ آیتین پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ
الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ
رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ وَاَيْضًا يَقْرَأُ عَلٰى مَاءٍ طَاهِرٍ
بِالْفَاتِحَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسِ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْجِنِّ وَيَرُشُّ بِهٖ وَجْهَهٗ فَاِنَّهٗ
يُفِيْقُ وَاِذَا اَحَسَّ بِالْجِنِّيِّ فِيْ مَكَانٍ فَرَشَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فِيْ نَوَاحِي الْمَكَانِ فَاِنَّهٗ
لَا يَعُوْدُ اِلَيْهِ اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول
سورہ جن کی پڑھے اور اوس پانی کا اوسکے مونہہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش مین آجاویگا اور جب کسی مکان مین
جن معلوم ہو سو اوسی پانی سے اوس مکان کے نواحی مین چھینٹے مارے تو وہان پھر نہ آویگا مترجم کہتا ہے
سورہ جن کے آیات مذکورہ یہ ہین قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ
اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ
سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَلِالْمَامِ الشَّيْطَانِ
بِالْبَيْتِ وَرَمْيِهِمْ بِالْحِجَارَةِ تَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا اِلٰى رُوَيْدًا
عَلٰٓى اَرْبَعَةِ مَسَامِيْرَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَدْفِنُهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ
اَطْرَافِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ اور واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے اور اونکے پتھر پھینکنے کے لیے
یہ آیت پڑھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا چار لوہے کی کیلون
ہر کیل پر پچیس پچیس بار پڑھ اونکو گھر کے چارون کونون مین گاڑ دے وَاَيْضًا يَكْتُبُ اَسْمَاءَ

ایضاً علاج آسیب زدہ

برائے دفع جن از خانہ

اَصْحَابِ الْکَھْفِ فِیْ جُدْرَانِ الْبَیْتِ اور یہ بھی مجرب عمل ہے کہ اصحاب کہف کے نام گھر کی دیوارون پر
لکھے وَلِلْعَقِیْمَۃِ یَکْتُبُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فِیْ رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ ثُمَّ تُعَلِّقُ
فِیْ عُنُقِھَا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اِلٰی جَمِیْعًا وَاَیْضًا تَقْرَأُ عَلٰی اَرْبَعِیْنَ قَرَنْفُلًا
عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ کَظُلُمَاتٍ اِلٰی نُوْرٍ تَاکُلُ کُلَّ یَوْمٍ وَاحِدًا وَابْتَدَأَتْ مِنْ
وَقْتِ فَرَاغِھَا مِنْ غُسْلِ الْحَیْضِ وَتُوَاقِعُھَا زَوْجُھَا فِیْ تِلْکَ الْاَیَّامِ اور عقیمہ یعنی
بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ
اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ کُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰہِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا پھر اس تعویذ کو اوسکی گردن مین باندھے
اور یہ بھی عقیمہ کے واسطے ہے کہ چالیس لونگون پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اَوْ کَظُلُمَاتٍ فِیْ بَحْرٍ
لُّجِّیٍّ یَّغْشَاہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ
یَرَاھَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع کرے حیض کے
غسل کے بعد سے اور ان دنون مین اوسکا زوج اوس سے صحبت کرتا ہے **ف** مولانا نے فرمایا اور شرط
اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھاوے اور اوس پر پانی نہ پیوے وَالَّتِیْ تُمْلِصُ جَنِیْنَھَا یَاْخُذُ خَیْطًا
مُعَصْفَرًا عَلٰی مِقْدَارِ طُوْلِھَا وَیَعْقِدُ عَلَیْهِ تِسْعَ عُقَدٍ یَنْفُثُ فِیْ کُلٍّ مِّنْھَا وَاصْبِرْ
وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِلٰی مُحْسِنُوْنَ وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اِلٰی اٰخِرِھَا اور جو عورت
بچہ اسقاط کرتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اوسکے قد کے برابر لے اور اوس پر نو گرہین لگائے اور ہر گرہ پر
وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَلَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور قل یا ایھا الکافرون پڑھا اور پھونکے وَالَّتِیْ ضَرَبَھَا الْمَخَاضُ یَکْتُبُ
فِیْ رُقْعَۃٍ وَاَلْقَتْ مَا فِیْھَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ اِھْیًا اَشْرَاھِیًا
وَتَلُفُّ الرُّقْعَۃَ فِیْ ثَوْبٍ طَاھِرٍ وَتُعَلِّقُھَا فِیْ فَخِذِھَا الْیُسْرٰی فَاِنَّھَا تَلِدُ سَرِیْعًا
قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ کِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ ھٰذِہِ الْکَلِمَۃَ
دُعَاءُ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ مَعْنَاہُ یَا حَیُّ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَیَا حَیُّ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ

اور جس عورت کو درد زہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ مین یہ آیت لکھے وَاَلْقَتْ
مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اهیا اشراهیا اور اس پرچے کو پاک کپڑے مین لپیٹا در اوسکی
بائین ران مین باندھے تو وہ جلد جنے گی مین کہتا ہون مجکو یاد ہی جلال الدین سیوطی کی کتاب در منثور
سے بروایت اعمش کہ یہ کلمہ یعنی اهیا اشراهیا جناب موسی علیہ السلام کی دعا ہی معنی اوسکے یہ کہ ای زندہ
قبل ہر چیز کے اور ای زندہ بعد ہر چیز کے **ف** مترجم کہتا ہی اهیا بکسر ہمزہ و اشراهیا بفتح ہمزہ و شین
لفظ یونانی ہی یعنی وہ ازلی کہ کبھی اوسکو زوال نہین اور شراهیا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہی بزعم علماء
ہونے کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورت سے حقت تک شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو
کھلاوے تو بھی جلد جنے وَ اَلَّتِیْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰی یَکْتُبُ قَبْلَ اَنْ یَمْضِیَ عَلَی الْحَبَلِ ثَلٰثَةُ
اَشْهُرٍ عَلٰی رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ هٰذِهِ الْاٰیَةَ اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ
كُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَیْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ وَهٰذِهِ الْاٰیَةَ یٰزَكَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ اِلٰی سَمِیًّا ثُمَّ
یَكْتُبُ بِحَقِّ مَرْیَمَ وَعِیْسٰی اَبْنَا صَالِحًا طَوِیْلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اور جو عورت
سواے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران او ر
گلاب سے اس آیت کو لکھے اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ
عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ اور اس آیت کو لکھے یٰزَكَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ یَحْیٰی
لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا پھر یہ لکھے بحق مریم وعیسی ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد وآلہ یعنی پھر اس
تعویذ کو حاملہ باندھے سبے وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ لِلْمِقْلَاةِ لَا یَعِیْشُ لَهَا وَلَدٌ یَاْخُذُ
نَانْخَوَاہ وَالْفِلْفِلَ الْاَسْوَدَ وَیَقْرَأُ عَلَیْهِ مَا عِنْدَ ظَهِیْرَةِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ اَرْبَعِیْنَ
مَرَّةً سُوْرَةَ الشَّمْسِ یَبْدَأُ كُلَّ مَرَّةٍ بِالصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَیَخْتِمُ بِهَا تَاْكُلُهَا الْمَرْاَةُ كُلَّ یَوْمٍ مِّنْ حَمْلِهَا اِلٰی فِطَامِ الْوَلَدِ اور اوس شخص نے جسپر مجکو
اعتماد ہی خبر دی کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ سے دونون چیزون پر

دوشنبے کے دان دوپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑھے ہر بار دو دو پڑھکر شروع کرے اور اوسی پر ختم کرے
اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک وَاَخْبَرَنِیْ اَیْضًا اَللّٰتِیْ
لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰی اَنْ تَخُطَّ خَطًّا مُسْتَدِیْرًا عَلٰی بَطْنِہَا سَبْعِیْنَ مَرَّۃً فِیْ کُلِّ مَرَّۃٍ تَقُوْلُ
مَعَ اِدَارَۃِ الْاِصْبَعِ یَا مَتِیْنُ اور یہ بھی اوسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت سوا لڑکی کے
لڑکا نہ جنتی ہو تو اوسکے پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار اونگلی کے پھیرنے کے ساتھ یا متین کہے
ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَی الْکَلَامِ الْاَوَّلِ فَنَقُوْلُ مِنْ تِلْکَ الْعَزَائِمِ لِلصَّبِیِّ الَّذِیْ اَصَابَہٗ عَیْنُ
عَائِنَۃٍ تَخُطُّ خَطًّا مُسْتَدِیْرًا بِالسِّکِّیْنِ وَھُوَ یَقْرَءُ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَھٰذِہِ الْاٰیَاتِ
وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ
وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ لِیُحِقَّ
الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ
اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ
شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَامَّۃٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللّٰہُ
وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثُمَّ یُمَکِّنُ السِّکِّیْنَ فِیْ وَسْطِ الدَّائِرَۃِ وَیَقُوْلُ رَکَزْتُھَا
فِیْ قَلْبِ الْعَائِنَۃِ ثُمَّ یَسْتُرُھَا تَحْتَ صَحْفَۃٍ اَوْ قَعْبَۃٍ ہم رجوع کرتے ہیں پہلے کلام کی طرف
تو کہتے ہیں او نھیں عزیمتوں سے یعنی جنکی والد ماجد سے اجازت ہے یہ عمل ہے اوس لڑکے
کے واسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی اوس عورت کو ڈاین اور ٹھیا بھی کہتے ہیں ایک
گول لکیر چھری سے کھینچے آیت الکرسی اور ان آیتوں کو پڑھتے ہوے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ
اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ٥ وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ
وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ
اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پھر یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ
لَامَّۃٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پھر چھری کو منڈل کے

اندر گاڑے اور کہے کہ مین نے چھری گاڑدی نظر لگانے والی کے دل مین پھر اوسکو ڈھکدے رکابی کے نیچے یا قعب کے نیچے یعنی طباق کے نیچے وَاَیضًا مَن قَالَ لِلعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ یَا فُلَانُ وَدَعَاہُ بِاِسمِہٖ وَقتَ اِصَابَتِہٖ اَو وَقتَ حِکَایَتِہٖ عَن نَفسِہٖ بَطَلَ عَمَلُہٗ اور یہ بھی ہے کہ جو نظر لگانے والے یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اوسکا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اوس وقت جب وہ اوسکا ذکر کرے تو اوسکا اثر باطل ہوجائیگا وَاَیضًا اِذَا تَحَقَّقَ العَینُ وَالعَائِنُ اُمِرَ اَن یَغسِلَ وَجہَہٗ وَیَدَیہِ وَرِجلَیہِ وَدَاخِلَۃَ اِزَارِہٖ فِی اِنَاءٍ وَصَبَّ ذٰلِکَ المَاءَ عَلَی المَعیُونِ بَرَءَ مِن سَاعَتِہٖ قُلتُ اَخرَجَ مَالِکٌ فِی المُوَطَّا اَمرَہٗ عَلَیہِ السَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِیبًا مِن ھٰذِہِ الکَیفِیَّۃِ اور یہ بھی ہے کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہوجاوے تو اوسکے موہنہ اور دونون ہاتھ اور دونون پانوں اور اوسکی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن مین اور اس پانی کو اوسپر چھڑکے جسکو نظر لگی تو وہ اوسی دم اچھا ہوجاوے مین کہتا ہون امام مالک نے موطا مین روایت کی کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے نظر لگانے والے کو اسی طرح کے مانند کا حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ دہونے کا ف مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم مین مروی ہے کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تمسے دھلاوے تو دھودو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی تمسے درخواست کرے کہ موہنہ وغیرہ دھودیجیے تو دھودینا چاہیے کہ شاید تمھاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا برا ماننا عبث ہے روایت ہے کہ عثمان رضی نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹھوڑی مین کالا ٹیکا لگادو کہ اوسکو نظر نہ لگے مترجم کہتا ہے کہ یہ جو لڑکے کے کالا ٹیکا لگادیتے ہین معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہین ہے واللہ اعلم وَاَیضًا اَذرَعُ مِن خَیطٍ طَاھِرٍ ثَلٰثَۃَ اَذرُعٍ وَاَترُکُہٗ عِندَہٗ ثُمَّ تَحفَظُہٗ ثُمَّ اَقرَءُ ھٰذِہِ العَزِیمَۃَ عَلَی المَعیُونِ ثُمَّ اَذرَعُ ثَانِیًا فَاِن زَادَ اَو نَقَصَ فَھُوَ مَعیُونٌ فَکَرِّرِ العَمَلَ ثَلٰثًا یَذھَبُ اَثَرُ العَینِ بِسمِ اللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَتَقرَءُ الفَاتِحَۃَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ عَزَمتُ عَلَیکِ اَیَّتُھَا العَینُ الَّتِی فِی فُلَانِ بنِ فُلَانَۃَ اَو فُلَانَۃَ بِنتِ فُلَانَۃَ بِعِزِّ اللّٰہِ وَبِنُورِ عَظَمَۃِ وَجہِ اللّٰہِ بِمَا اَجرٰی بِہِ القَلَمُ مِن عِندِ اللّٰہِ اِلٰی خَیرِ خَلقِ اللّٰہِ مُحَمَّدٍ

ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عزمت علیک ایتھا العین التی فی فلان بن فلانۃ بحق
اشمرا ھیا برا ھیا اذونیا اصباؤت آل شدای عزمت علیک ایتھا العین التی فی فلان
بن فلانۃ بحق شمھت بھت انہت باقنطاع النجا بالذی لا یقوی علیہ ارض ولا سماء
لتخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ کما اخرج یوسف من الضیق وجعل لموسی
فی البحر طریقاً والا فانت بریئۃ من اللہ تعالی واللہ تعالی بریٔ منک اخرجی یا نفس
السوء من فلان بن فلانۃ بالف الف قل ھو اللہ احد ۝ اللہ الصمد ۝ لم یلد ولم یولد ۝
ولم یکن لہ کفوا احد ۝ اخرجی یا نفس السوء بالف الف لا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم ۝ وننزل من القران ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین لو انزلنا ھذا القران
علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ فاللہ خیر حافظا وھو ارحم
الراحمین حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی
اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک تاگا
تین ہاتھ ناپ کر اوسکے پاس رکھ جو نظر زدہ کو رکھتا ہے پھر یہ عزیمت یعنی عزمت علیک سے آخر تک
جسپر نظر لگی ہے پھر اوس تاگے کو دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہوجائے تو معلوم کر
کہ اوسکو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار مکرر کر نظر کا اثر دور ہو گا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بسم اللہ ولا قوۃ
الا باللہ کو تین بار پڑھے اور سورۂ فاتحہ کو تین بار پڑھکر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجائے فلان بن
فلانۃ کے اوسکا اور اوسکی ماں کا نام لے ۔ وللمستسقی والمریض الذی اعیی الاطباء عن
یکتب فی اناء صینی ابیض یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی
فیمحی بالماء ویشرب الی اربعین یوما قلت ورایت سیدی الوالد یزید
علیہ الفاتحۃ اور جسپر جادو کا اثر ہوا اور اوس بیمار کے واسطے جسکی بیماری نے طبیبوں کو عاجز کردیا
ہو چینی کے سفید برتن مین یہ اسم لکھے یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی پھر اسکو پانی سے
دھوکر چالیس دن پیوے مین کہتا ہون مین نے حضرت والد کو دیکھا اس اسم پر سورۂ فاتحہ زیادہ

کرتے تھے ومن ضاع له شيء فقال يا حفيظ مائة مرة وتسع عشرة مرة من غير
زيادة ونقصان ثم قرأ يا بني انها ان تك مثقال حبة من خردل الى يأت بها
الله مائة مرة وتسع عشرة مرة رد الله عليه ضالته اورجسکی کوئی چیز کھوئی جاوے
پھر کہے یا حفیظ ایک سوانیس بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت یا بنی انها ان تک مثقال حبۃ
من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یات بها اللہ ایک سوانیس بار پڑھے
توحق تعالیٰ اوسکی گمہوئی چیز کو اوسکے پاس پھیر لاویگا ولمعرفة السارق يتقابل اثنان و
يمسكان الابريق بينهما ويجعلانه بين اصبعيهما السبابتين ويكتب اسم المتهم
في الابريق ويقرأ سورة يس الى من المكرمين فان كان هو الذي سرق دار
الابريق فان لم يدر فليمح اسمه ويكتب اسم غيره وهكذا حتى يدور قلت ويجب
على من اطلع على السارق بامثال هذه ان لا يجزم بسرقته ولا يشيع فاحشته
بل يتبع القرائن فانما هي طريق اتباع القرائن قال الله تعالى ولا تقف ما ليس لك
به علم اور چور کے پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھنی اپنے درمیان مین
تھامتے ہین اور اوسکو کلمے کی دونوں انگلیوں سے اوٹھائے ہین اور جسپر چوری کی تہمت ہو اوسکا نام
بدھنی مین لکھے اور سورہ یس کو من المکرمین تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جاویگی
پھر اگر نہ گھومے تو اوسکا نام مٹاکر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہین تک پڑھے اور اسیطرح ہر شخص متہم کا نام
لکھتا جاوے یہانتک کہ گھومے مین کہتا ہون کہ جو شخص عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرے چور پر مطلع ہو تو اوسپر
واجب ہی کہ اوسکے چرانے پر یقین نکرے اور اوسکو بدنام نکرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے کیونکہ عمل بھی اتباع
قرائن کا ایک طریقہ ہی حق تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا اور نہ پیچھے پڑ اوس چیز کے جسکا تجکو یقین
نہین مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا و اذا ابق لك ابق فاكتب في قرطاس
واجعله في غطاء واتركه في بيت مظلم وضعه بين حجرين وهي الفاتحة واية
الكرسي ثم اكتب اللهم اني اسألك بان لك السموات والارض ومن فيهن فلتجعل

برائے گمشدہ

برائے شناخت دزد

اللّٰھم السماء والارض وما فیہما علی عبدک فلان بن فلانة اضیق من خلقه
حتی یرجع الی مولاہ برحمتک یا ارحم الراحمین ثم اکتب او کظلمات فی بحر
الی قوله من نور ومن ورائهم برزخ الی یوم یبعثون وضربت لنا مثلا ونسی
خلقه والله من ورائهم محیط بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ ثم یقول اللّٰھم
انی اسئلک بحق هذه الآیات ان تصلی علی نبیک سیدنا محمد وآله وصحبه
وسلم وان ترد العبد الی مولاہ برحمتک یا ارحم الراحمین اور اگر تیرا غلام بھاگ
گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اسکو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری میں پتھروں کے بیچ میں دبا دے
یعنی سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللّٰھم سے یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ او کظلمات فی
بحر لجی یغشاہ موج من فوقه موج من فوقه سحاب ظلمات بعضها فوق بعض اذا اخرج یده
لم یکد یراها ومن لم یجعل الله له نورا فما له من نور ومن ورائهم برزخ الی یوم یبعثون وضرب لنا
مثلا ونسی خلقه والله من ورائهم محیط بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ پھر یہ دعا پڑھے اللّٰھم
انی اسئلک سے آخر تک ۔ واذا اردت ان ینجح الله حاجتک فاقرأ سورة الفاتحة
بان توصل میم البسملة بلام الحمد لله تبدأ من یوم الاحد بین سنة الفجر
وفرضه سبعین مرة والیوم الثانی ستین وهکذا تنقص کل یوم عشرة حتی
یکون یوم السبت عشر مرات اور جب تو چاہے کہ حق تعالی تیری مراد بر لاوے تو سورہ فاتحہ
کو پڑھ اسطرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملاوے یکشنبے کے دن سے
فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور
تیسرے دن پچاس بار اسیطرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوے یہاں تک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے
واذا اردت ان تری فی منامک ما فیه مخرجک مما انت فیه من الضیق فتوضأ والبس
ثیابا طاهرة ونم مستقبل القبلة علی یمینک واقرأ والشمس سبع مرات واللیل
سبع مرات وقل هو الله احد سبع مرات وفی روایة بدل قل هو الله سورة التین

استخاره

سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَرِنِي فِي مَنَامِي كَذَا اَوْ كَذَا وَاجْعَلْ لِي مِنْ اَمْرِي فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا وَّ اَرِنِي فِي مَنَامِي مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِي فَاِنْ رَاَيْتَ مَا يَسُرُّكَ وَاِلَّا فَاَفْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَاِنْ رَاَيْتَ وَاِلَّا فِي الثَّالِثَةِ اِلَى السَّابِعَةِ لَا يُعَدُّ وَهٰذَا الْاَمْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنے خواب مین وہ حال دیکھے جسمین تیری نکاسی ہو اور اوس تنگی سے جسمین تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت مین قل ہو اللہ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر اوس کے بعد خداوند کریم تیرے خواب مین ایسا اور ایسا فرما دے اور تیرے اس حال مین کشادگی اور نکاسی کر دے اور تیرے خواب مین وہ چیز دکھا دے جس سے مین اپنی دعا قبول ہو جانے کو دیکھ سکتا ہوں تو اگر تو اوسی رات وہ چیز خواب مین دیکھے جسکو تو چاہتا ہے تو خوب ہے اور نہین تو اوسی طرح دوسری رات کر سو اگر مطلب حاصل ہوا فہو المراد اور نہین تو تیسری رات بھی اسیطرح ساتوین رات تک انشاء اللہ تعالی ساتوین سے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کھل جاویگا اس عمل کا ہماری جماعت اور نے تجربہ کیا ہے رُقْيَةُ الْمَحْمُوْمِ اَنْ تَكْتُبَ وَتُعَلِّقَ عَلٰى عَضُدِهٖ يَبْرَأُ سَرِيْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اِلٰى اُمِّ مِلْدَمٍ الَّتِي تَاْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ يَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتِ يَهُوْدِيَّةً فَبِحَقِّ مُوْسَى الْكَلِيْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِيْحِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ لَّا تَاْكُلِيْ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ لَحْمًا وَّلَا تَشْرَبِيْ لَهٗ دَمًا وَّلَا تَهْشِمِيْ لَهٗ عَظْمًا وَّتَحَوَّلِيْ عَنْهُ اِلٰى مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيْءٌ مِّنْكِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

افسون تپ

جسکو تپ آتی ہو اوسکا افسون یہ ہے کہ ایک کاغذ مین لکھے اور اوسکے بازو پر باندھے جلد اچھا ہو جاویگا اللہ تعالی کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے **ف** ام ملدم عرب کی زبان مین

تپ کی نیت ہو اوسکی جگہ فلان بن فلانہ کے مریض کا اور اوسکی ماں کا نام لکھے وَاَیْضًا تَقْرَأُ کُلَّ یَوْمٍ
بَعْدَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ سُوْرَۃَ الْمُجَادَلَۃِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور یہ بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی
نماز کے بعد سورہ مجادلہ تین بار پڑھے تپ والے پر وَلِمَنْ بِہِ الْخَنَازِیْرُ یَعْقِدُ عَلٰی سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا
عَلٰی مِقْدَارِ طُوْلِ الْمَرِیْضِ اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنَ عُقْدَۃً یَنْفُثُ فِیْ کُلِّ عُقْدَۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَقُوَّۃِ اللّٰہِ وَعَظَمَۃِ اللّٰہِ وَبُرْہَانِ اللّٰہِ
وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَلُطْفِ اللّٰہِ وَجِوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِرْزِ اللّٰہِ وَصُنْعِ اللّٰہِ وَکِبْرِیَآءِ اللّٰہِ
وَنَظَرِ اللّٰہِ وَبَہَآءِ اللّٰہِ وَجَلَالِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ
مَآ اَجِدُ اور جسکی گردن میں کنٹھمالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے
اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک وَلِمَنْ ظَہَرَتْ عَلٰی بَدَنِہِ الْحُمْرَۃُ یَرْقِیْہِ
بِہٰذَا الدُّعَآءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَیُشِیْرُ بِالسِّکِّیْنِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الْحَکِیْمِ الْکَرِیْمِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ اَیَّتُہَا الْحُمْرَۃُ جَآءَتْکِ
جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَ سُلَیْمَانُ اَیَّتُہَا الرِّیْحُ اَجِیْبِیْ دَاعِیَ اللّٰہِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبْ دَاعِیَ
اللّٰہِ فَمَا لَہٗ مِنْ مَّلْجَاٍ وَّمَا لَہٗ مِنْ ظَہِیْرٍ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِالثَّنَآءِ الطَّیِّبِ عَلَی اللّٰہِ اللّٰہُ یَکْفِیْکَ
وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تَعْتَرِیْکَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور جسکے بدن پر سرخ باد
ظاہر ہو وہ افسون کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے
وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے وَلِمَنْ یَّشْکُوْ بَصَرَہٗ یَقْرَأُ ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَکَشَفْنَا عَنْکَ
غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ بَعْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ اور جو ضعف بصارت سے نالان ہو
وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے یعنی فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ وَلِمَنْ ابتلی

بِالْقَصْعِ يَأْخُذُ لَوْحًا مِنَ النُّحَاسِ فَيَنْقُشُ فِيهِ أَوَّلَ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْأَحَدِ فِي طَرَفٍ مِنْهُ يَا قَهَّارُ أَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهُ يَا قَهَّارُ وَفِي الطَّرَفِ الْآخَرِ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ بِقَهْرِ عَزِيزِ سُلْطَانِهِ يَا مُذِلُّ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِينُ اور جو مرگی مین مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے اسواسطے مین یکشنبے کی پہلی ساعت مین اس تختی کے ایک طرف یہ کھدوادے یَا قَهَّارُ أَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهُ يَا قَهَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوادے یَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ بِقَهْرِ عَزِيزِ سُلْطَانِهِ يَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنی اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر منحصر ہے

فصل نوین

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونون سے کامل ہو اوسکے آداب اس فصل مین ارشاد کیے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ حق تعالیٰ نے فرمایا سو کیون نہین نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کرین اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈراوین جب اونکی طرف پلٹ جاوین شاید وہ پرہیز کرین نافرمانی سے **ف** مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا اونکا ٹھہراوین اور ڈرانے کو اسواسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ فرد رسانی کو کہ ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت مین دلیل ہے اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گانون مین چند لوگون پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگون کو سکھانا فرض ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھینگے تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے غرض یہ ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگون کو دین پر لاوے اور یہ نہین کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگون کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکاوے دنیا حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا **نظم** علم کز تو ترا نہ بستاند + جہل ازان علم بہ بود صد بار + نہ بدان لعنت ست بر ابلیس + کہ ندانند ہمی ہمین مع بسیار + بل بدان لعنت ست کاندر دین + علم داند بعلم نکند کار +

اَلْعَالِمُ الرَّبَّانِي

الَّذِيْ يَكُوْنُ وَارِثَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ هُوَ مَنْ يُحَافِظُ عَلٰى اُمُوْرٍ عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہو وہی جو محافظت کرے چند امور پر ازانجملہ مصنف حقانی نے پانچ امر بیان فرمائے مِنْهَا اَنْ يُّدَرِّسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ منجملہ اون امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اوسکو لازم نہین کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول ہے حق تعالی نے سورۂ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہی ہے جسنے بن پڑھون مین رسول بھیجا اونھین مین سے یعنی وہ بھی امی ہے نخواندہ نہین تلاوت کرتا ہے اونپر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہے اونکو اور سکھاتا ہے اونکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث **ف** مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن اور حدیث مین اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط ہین کتاب اور سنت بجائے متن ہین اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجائے شرح کے اور نحو اور صرف اسواسطے علم دین مین شمار ہوے کہ فہم کتاب اور سنت کا اوسپر موقوف ہے اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہے اسواسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہین اور اصول سے فقہ یا اصول حدیث مراد نہین اسواسطے کہ حدیث اور فقہ علم دین ہوئے تو اونکے اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا نے حاشیے مین فرمایا عقائد اور کلام مین فرق یہ ہے کہ عقائد علم باللہ اور اوسکے صفات اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقلیہ سے خالص ہوکر اور اگر دلائل عقلیہ کہین مذکور بھی ہون تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام مین تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہین اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ پر وَمَا يَجِبُ فِي التَّدْرِيْسِ مُرَاعَاتُهٗ اَشْيَاءُ شَرْحُ الْغَرِيْبِ لُغَةً اور تدریس مین جسکی مراعات

واجب ہی چند چیزین ہین ۱ شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جسکے
معنی نہ مفہوم ہوتے ہون تو اوسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے وَالْعَوِيْصِ الْمُغْلَقِ
نَحْوًا ۲ اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اوسکو بیان کرے یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب
پیچدار کہ شاگردون کے ذہن پر صعب ہو تو اوسکو موافق صرف اور نحو کے حل کر دے وَتَوْجِيْهُ الْمَسَائِلِ
بِأَنْ يُصَوِّرَهَا بِالْأَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا ۳ اور توجیہ مسائل کی اسطرح کرنا
کہ اوسکی صورت باندھے جزئی مثالون سے اور اونکا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب مین قواعد کلیہ
مذکور ہون اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے ہون تو صاف صاف عبارت سے اونکی بعضی جزئی مثالین مذکور
کرے اور خلاصہ اونکا اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن مین آجاوے وَتَقْرِيْبُ الدَّلَائِلِ لِتَحْصُلَ
النَّتِيْجَةُ بِلُزُوْمِ بَعْضِ الْمُقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ وَانْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِيْ بَعْضٍ ۴ اور تقریب
دلائل اسطرح کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے
بعض مقدمات کے بعض مین یعنی اگر کتاب مین کسی مسئلے پر دلیل قائم ہو تو اوسکے مقدمات پیچیدہ کو
اسطرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہی تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر حملیات
سے قیاس مرکب ہی تو بسبب اندراج بعض کے بعض مین نتیجہ حاصل ہو جاوے تقریب دلیل عبارت ہی سوق
دلیل سے اسطرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدُ الْقُيُوْدِ فِي التَّعْرِيْفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَّاتِ
۵ اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ مین یعنی تعریف اور قاعدے مین ہر ہر قید کا فائدہ
بیان کرے تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اسواسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی
صورت نکل جاوے جو معرف کے افراد مین نہین ہی مثلاً کلمے کی تعریف مین لفظ اسواسطے مذکور ہوا
کہ دوال اربع سے احتراز ہو جائے اسواسطے کہ وہ کلمے کے افراد مین نہین اور اسیطرح سے قواعد کلیہ مین
چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل
ثقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن المسیب کے مراسیل امام شافعی کے نزدیک واجب العمل ہین کذا فی التحفۃ
العزیزیۃ وَوُجُوْهُ الْحَصْرِ فِي التَّقْسِيْمَاتِ ۶ اور تقسیمات مین وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقرا

یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ مین منحصر ہی وَدَفْعُ الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ
كَمُخْتَلِفَيْنِ يُرَى اَنَّهُمَا مُشْتَبِهَانِ اَوْ مُشْتَبِهَيْنِ يُرَى اَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ
وَالتَّوْجِيهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ
یا عبارت کا مشتبہ خیال مین آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہین
یا دو عبارتین اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقۃ مخالف اور مختلف ہین مگر ظاہر مین
مشتبہ معلوم ہوتے ہون تو دونون مین بتقریر واضح فرق بیان کرے اسکو تفریق ملتبسین کہتے ہین
اور اگر دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اوسکے حل اختلاف کو تطبیق مختلفین بولتے ہین خواہ
اختلاف دونون کا بدلالت مطابقی ہو یا ایک مطابقی ہو اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَكَلُزُوْمِ
مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيفَاتِ كَالْاِسْتِدْرَاكِ وَذِكْرِ الْاَخْفٰى وَالْبَرَاهِيْنِ كَجُزْئِيَّةِ الْكُبْرٰى
وَسَلْبِ الصُّغْرٰى اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسا کہ لازم آنا اوسکا جو تعریفات مین ممتنع ہی جیسے
استدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا وعلی ہذا القیاس عدم جمع ومنع یا لازم آنا اوسکا جو براہین مین ممتنع
ہی چنانچہ جزئی ہونا کبری کا اور سالبہ ہونا صغری کا مترجم کہتا ہی استدراک عبارت ہی اوس لفظ سے
جو کلام مین زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف مین اخفی کا لانا چنانچہ نار کی تعریف مین کہنا ہو اُسْطُقُسٌّ
فَوْقَ الْاُسْطُقُسَّاتِ اَوْ قَادِحٍ فِي اللُّزُوْمِ وَالْاِنْدِرَاجِ اَوْ مُخَالَفَةٍ لِعِبَارَةٍ اُخْرٰى اَوْ
لِكَلَامِ اِمَامٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ یا دفع کرنا اوسکا جو قیاس استثنائی مین لزوم کا اور قیاس اقترانی
مین اندراج کا قادح ہی یا دفع کرنا مخالفت کا اوس کتاب کی دوسری عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے
وہ امام جو اس فن کے امامون مین داخل ہی یعنی اگر مصنف کی عبارت اوسکی کتاب کی دوسری عبارات
سے مخالف ہو یا اوس فن کے امام سے مخالف ہو تو اوسکی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ
اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الرای مین نظر آتا ہو یا اوسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر شکست کھاتا
ہو تو اوسکا دفع کرنا ضروری ہی کذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالۃ اخری فَالْعَالِمُ لَا يُفِيْدُ
تَلَامِذَتَهٗ فَائِدَةً تَامَّةً حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ هٰذِهِ الْاُمُوْرَ ثُمَّ يُنَبِّهَ عَلَيْهَا فِي دَرْسِهٖ

توعالم اپنے شاگردون کو فائدہ تامہ کا افادہ نکریگا جب تک اونسے ان امور مذکورہ کو نہ بیان کردے
پھر انھیں امور پر اثناے درس مین آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ مین شرح اور
تفصیل ہوتی جاوے گویا معقول محسوس ہوگیا وَمِنْهَا اَنْ يُلَقِّنَ الْاَشْغَالَ وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا
بِالتَّفْصِيْلِ وَلْيَكُنْ لَهُ وَقْتٌ يَجْلِسُ فِيْهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا اِلَيْهِمْ يُلْقِيْ عَلَيْهِمُ
السَّكِيْنَةَ فَاِنَّ حُجَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتِمُّ اِلَّا بِالْاِسْتِطَاعَةِ الْمُتَمَكِّنَةِ ثُمَّ الْاِسْتِطَاعَةِ
الْمُيَسِّرَةِ وَمِنَ الثَّانِيَةِ الصُّحْبَةُ وَالْحَثُّ عَلَى الْاَشْغَالِ قَوْلًا وَفِعْلًا وَتَصَرُّفًا
بِالْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَيُزَكِّيْهِمْ اورمنجملہ اون امور کے جنکی
محافظت عالم ربانی پرلازم ہی یہ ہی کہ اشغال طریقت کی تلقین کرے اور ہمنے اونکو بتفصیل تمام فصول سابقہ
مین ذکر کیا ہی اور اوسکے لیے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جسمین لوگون کے ساتھ بیٹھے اونکی طرف متوجہ ہوکر
اونپر نسبت ڈالنے کو اسواسطے کہ حجت الہی تمام نہین ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعت
میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہی اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے
اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم اور اسی کی طرف یعنی صفائی دل بہ برکت صحبت کے اشارہ ہی حق تعالی کے
اس قول مین ویزکیہم یعنی رسول کریم اونکو پاک کرتا ہی اپنے انوار صحبت سے وَمِنْهَا اَنْ يَتَخَوَّلَهُمْ
بِالْمَوْعِظَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰى
وَيَجْتَنِبُ الْقَصَصَ فَقَدْ رُوِّيْنَا فِي الْاُصُوْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَصْحَابَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَانُوْا يَتَخَوَّلُوْنَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرُوِّيْنَا فِيْ سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِ
اَنَّ الْقَصَصَ لَمْ تَكُنْ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ زَمَانِ
اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَرُوِّيْنَا اَنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوْا يُخْرِجُوْنَ الْقُصَّاصَ مِنَ
الْمَسَاجِدِ فَعَلِمْنَا اَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ مَوْعِظَةٍ وَاَنَّهُ مَذْمُوْمٌ وَاَنَّهَا مُحْدَثَةٌ اور
منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہی کہ لوگون کا خبرگیر ہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت نفع دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے

کہ مقرر ہمکو روایت پونہچی ہی کتب حدیث مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب اونکے بعد جمعہ کے دن
کیا کرتے تھے مسلمین کی وعظ اور نصیحت سے اور ہمکو روایت پونہچی ہی سنن ابن ماجہ وغیرہ مین کہ قصہ خوانی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نتھی اور نہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے مین اور ہمکو
بروایت ثابت ہوا ہی کہ صحابہ کرام قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیتے تھے تو ہمنے ان روایات سے معلوم
کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہی وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع مین مذموم اور ممنوع
ہی کہ زمانہ صحابہ مین نتھی اور وہ قصہ خوانون کو نکال دیتے تھے اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ
ہی اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہی فَالْقَصَصُ هُوَ اَنْ يَذْكُرَ
الْحِكَايَاتِ الْعَجِيْبَةَ النَّادِرَةَ وَيُبَالِغَ فِيْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ اَوْ غَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقٍّ وَ
لَا يَقْصِدُ فِيْ ذٰلِكَ تَدْرِيْجَ تَلْقِيْنِهِمُ السُّنَّةَ وَتَمْرِيْنِهِمْ بِهَا بَلِ التَّشَدُّقَ وَالْاِعْجَابَ
وَالتَّمَيُّزَ عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ اِيْرَادِ الْحِكَايَاتِ وَالْاَمْثَالِ بِالْجُمْلَةِ
فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا اَمْرٌ مُهِمٌّ وَسَنَعْقِدُ لَهٗ فَصْلًا سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہی کہ حکایات
عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اسکے غیر کو مبالغہ تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت
نہین اور اس گفتار سے اوسکو یہ مقصود نہین کہ لوگون کو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور
آہستہ آہستہ اونکو اتباع سنت کا خوگر کر دے بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور اعجوبہ گفتاری اور
لوگون مین ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور بر محل مثل گوئی سے خلاصہ
کلام یہ ہی کہ قصہ گوئی اور وعظ مین فرق کرنا ضروری امر ہی اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان
کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی مین **ف** مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ
کربلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل عریض کرکے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت
نہین اور اسی طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان
بہرے ہو جاوین ایسے ہی حکایات مصداق ہین اوس حدیث کے جو صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے
مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو تمسے آکر

حدیثین نقل کرینگے کہ تمنے اور تمہارے باپون نے نہین سنی ہونگی تو اونکی صحبت سے آپ کو بچائیو دور رہیو
وَمِنْهَا الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ بِاَنْ يَّرٰى اَحَدًا
لَا يَسْتَوْعِبُ الْغَسْلَ فَيُنَادِيْ وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ وَلَا يُتِمُّ الطُّمَانِيْنَةَ فَيَقُوْلُ
صَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَفِي اللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ
مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَالْاٰدَابُ فِيْهِمَا الرِّفْقُ وَاللِّيْنُ وَاِنَّمَا الْعُنْفُ وَالشِّدَّةُ مِنْ شَانِ الْاُمَرَاءِ
وَالْمُلُوْكِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر ہے وضو مین اور نماز مین کہ اگر دیکھے کسیکو کہ پانون کو پورا نہین دھوتا ہے تو پکارکے کہدے
عذاب ہے ایڑیون کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان یا طمانینت نہین کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑھ کہ البتہ
تونے نماز نہین پڑھی ہذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور انکے سوا اور امور مین امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالی فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم مین بعضے لوگ دعوت الی الخیر کرین اچھے کام کا
امر کرین اور برے کام خلاف شرع سے روکین اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہین اور امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر مین تلطف اور نرم کلامی آداب ہے اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین
امرا اور سلاطین کا طریقہ ہے اللہ تعالی نے فرمایا اپنے نبی کریم سے کہ مجادلہ کر اونسے اوس طریقے پر جو نیک تر
ہے یعنی تلطف اور نرمی سے وَمِنْهَا مُوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْاِمْكَانِ
فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهٗ اِخْوَانٌ مُّوَافِقُوْنَ حَرَّضَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ فَاِذَا
وُجِدَتْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ مُجْتَمِعَةً فِيْ شَخْصٍ وَّاحِدٍ فَلَا تَشُكَّنَّ اَنَّهٗ وَارِثُ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّهُ الَّذِيْ يُدْعٰى فِي الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا وَّاَنَّهُ الَّذِيْ يَدْعُوْ لَهٗ خَلْقُ
اللّٰهِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَازِمْهُ لَا يَفُوْتَنَّكَ فَاِنَّهُ
الْكِبْرِيْتُ الْاَحْمَرُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کے خبرگیری اور حسن سلوک ہے فقرا اور طالب علمون
سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہو اور اوسکے برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہون تو اونکو

تحریص و ترغیب لاوے اونکے ساتھ سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکے ایک شخص مین
مجتمع ہون تو ہرگز شک نکرنا اوسکے وارث الانبیا والمرسلین ہونے مین اور یہی شخص ملکوت آسمانی مین عظیم الشان
مشہور ہے اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہے یہان تک کہ مچھلیان پانی کے اندر دعا کرتی ہین چنانچہ
حدیث مین وارد ہے تو ای مخاطب اسکا ساتھ نچھوڑیو کہین ایسے شخص کی صحبت فوت ہو جاوے اسواسطے
کہ بلاشک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ فضیلت
عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام دو گروہ پر گذرے
اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے اونھین مین بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی مین تعلیم کے واسطے
مبعوث ہوا ہون اور شاید کہ اسمین بھید یہ ہے کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے
انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور یہی سر ہے خلافت کا اسواسطے کہ اسی کے سبب سے قوت
علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہے خلق مین اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت مین هُوَ الَّذِي بَعَثَ
فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ولہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لایا وَاعْلَمْ
أَنَّ كُلَّ مَنِ انْتَصَبَ مَنْصَبَ الْهِدَايَةِ وَالدَّعْوَةِ إِلَى اللّٰهِ مَتٰى مَا أَخَلَّ فِي شَيْءٍ مِّنْ
هٰذِهِ الْأُمُوْرِ يُقَالُ فِيْهِ ثُلْمَةٌ حَتّٰى يَسُدَّهَا اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت و دعوت الی اللہ کے
منصب پر قائم ہوا جب کہ وہ خلل انداز ہوگا کسی امر مین امور مذکورہ سے تو اوسمین رخنہ ہے تا اینکہ اسکو
بند کرے یعنی اوس صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو **ف** یعنی کامل مطلق فی الواقع وہی ہے جو
علم ظاہر اور علم باطن دونون کا جامع ہو والا نقصان سے خالی نہین عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا
محتاج ہے اور باطنی نسبت والا کتاب و سنت کے حاصل کرنے کا حاجتمند ہے تا جامع النورین اور
مجمع البحرین اور یادگار اولیاے سابقین اور وارث الانبیا والمرسلین ہو جاوے وَأَنَا أُوْصِي
طَالِبَ الْحَقِّ بِأُمُوْرٍ مِّنْهَا أَنْ لَّا يَصْحَبَ الْأَغْنِيَاءَ إِلَّا لِدَفْعِ مَظْلَمَةٍ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ بَعْثِ
عَامَّتِهِمْ عَلَى الْخَيْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيْقِ بَيْنَ الْأَحَادِيْثِ الدَّالَّةِ عَلٰى ذَمِّ صُحْبَةِ
الْمُلُوْكِ وَبَيْنَ مَا صَحِبَهُمْ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق کو

چند امور کی ازانجملہ یہ ہی کہ اغنیا اور امراسے صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا اونکو مستعد
کرنیکے واسطے خیر پر اور یہ وہی وجہ ہی جس سے اون احادیث کے درمیان مین جو صحبت ملوک کی مذمت پر
دلالت کرتے ہین اور درمیان اوسکے کہ اکثر علماء صالحین سے اونکی صحبت اختیار کی ہی اتفاق ہو کر تعارض
دفع ہوتا ہی وَمِنْهَا اَنْ لَا يَصْحَبَ جُهَّالَ الصُّوفِيَّةِ وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِينَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ
مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَلَا الْغُلَاةَ مِنْ اَصْحَابِ الْمَعْقُولِ وَالْكَلَامِ
بَلْ يَكُونُ عَالِمًا صُوفِيًّا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَجُّهِ اِلَى اللّٰهِ مُنْصَبِغًا بِالْاَحْوَالِ
الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَتَبِّعًا لِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰثَارِ
الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهِمَا وَبَيَانِهِمَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِينَ الْمَائِلِينَ اِلَى الْحَدِيثِ
عَنِ النَّظَرِ وَاَصْحَابِ الْعَقَائِدِ الْمَاْخُوذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاظِرِينَ فِي الدَّلِيلِ الْعَقْلِيِّ
تَبَرُّعًا وَاَصْحَابِ السُّلُوكِ الْجَامِعِينَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِينَ عَلٰى
اَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَقِّقِينَ زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ اِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ
اور ازانجملہ وصیت یہ کہ صحبت اختیار نہ کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور نہ فقیہوں کی
جو زاہد خشک ہین اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہین اور نہ اصحاب معقول اور کلام
کی جو منقول کو ذلیل سمجھکر استدلال عقلی مین افراط کرتے ہین بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو
دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان مین حالات بلند مین ڈوبا سنت مصطفویہ مین راغب حدیث اور آثار
صحابہ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طلب کرنے والا اون فقیہان محققین کے کلام
جو حدیث کی طرف مائل ہین نظر سے اور اون اصحاب عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے
جو ناظر ہین دلیل عقلی مین بطریق تبرع اور بعدم لزوم کے اور اون اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین
علم اور تصوف کے تشدد کرنے والے نہین اپنے نفوس پر اور نہ دقت کرنے والے سنت نبویہ پر بڑھکر
اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اوس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہی ف مصنف قدس سرہ نے
مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی

فائدہ ظاہر ہے کہ انہیں دو میں خواجہ حافظ شیراز علیہ الرحمہ نے فرمایا **شعر** نخست موعظت پیر صحبت این سخن ست + کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید + صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا **شعر** خیالاتِ نادانِ خلوت نشین + بہم بر کند عاقبت کفر و دین + اور فقیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ میں متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اوس مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر وارث سید الابرار ہے ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیائے سعادت ہے حق تعالی اپنی رحمت بے علت سے ہمکو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيحِ مَذَاهِبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُولِ بِجُمْلَةٍ وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوفَهَا فَإِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ كِلَاهُمَا مُخَرَّجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْأَكْثَرُونَ فَإِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا كَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو نکرے فقہائے کبار کے مذاہب میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور اون میں سے اوسپر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت میں فقہا کے دو قول ہوں اور دونوں ماخوذ اور مستنبط ہوں سنت سے تو اوس قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہیں اور اگر دونوں طرف کثرت فقہا برابر ہے تو وہ مختار ہے چاہے اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے **ف** چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دائر ہے لہذا اسکو مجملاً حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اوقات ان میں مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہیں اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہیں اسی جہت سے افضل الخلق علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجکو افضل نکہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ تنبیہ میں فرمایا اتباع سنت سے وہ مراد ہے جسکی مطا

ماہرین لغت عرب کے افہام مین متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہی جو بخاری اور مسلم مین متفق علیہ ہو یا ترمذی اور ابوداؤد اور انکے سوا اور ائمہ حدیث نے اوسکی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہی کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فی مابین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی ہے جیسے بعضے حنفیون کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس مین تو وہ شخص درصورت اختلاف مختار ہی یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ ہی جسپر صریح نص دلالت کرے لیکن نص اوسکی نظر مین وارد ہی سو فقہا نے اوسپر قیاس کر لیا ہی یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہی جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہی یا نص اس طرح پر وارد ہی کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ بلکہ جواب مسئلے کی مقتضی ہی یا نص اس طرح پر وارد ہی کہ اس حکم کی طرف مشیر ہی مترجم کہتا ہی کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اوس عالم محقق ماہر فی الحدیث کے حق مین ہی جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہی اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ مؤول اور غیر مؤول کی قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین کی تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہی اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہین جو مشکوۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کرکے آپکو محدث قرار دیتا ہی شعر تکیہ بر جاہی بزرگان نتوان زد بگزاف ٭ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی ٭ وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ فِيْ تَرْجِيْحِ طُرُقِ الصُّوْفِيَّةِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا يُنْكِرَ عَلَى الْمَغْلُوْبِيْنَ مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمُؤَوِّلِيْنَ فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهٖ وَلَا يَتَّبِعَ هُوَ نَفْسُهٗ اِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي السُّنَّةِ وَمَشٰى عَلَيْهِ اَصْحَابُ الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِيْنَ الرَّاسِخِيْنَ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ اور از انجملہ یہ ہی کہ گفتگو نکرے صوفیون کے طریقے مین بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو اونمین مغلوب الحال ہین اونپر انکار نکرے اور نہ اونپر جو سماع وغیرہ مین تاویل کرتے ہین اور خود پیروی نکرے مگر اوسکی جو سنت سے ثابت ہو اور جسپر وہ اہل علم چلے ہین جو منجملہ محققین راسخین ہین اور حق تعالی توفیق دینے والا ہی اور مددگار ف اولیاء طریقت کے طریقے مین حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع ہین پھر یون کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہی علی ذلک

اور حشیتیہ سے یا عکس اسکے کہنا بے فائدہ ہی جو جسکو سہل معلوم ہوا اور پسند آوے وہ اوسکو اختیار کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نکرے سو بیان ہی خواجہ نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار میکنیم و نہ این کار میکنیم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہیں کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہین تحلیل حرام صریحًا نہیں کرتے جو اونکا انکار واجب ہو اور پیروی اونکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون نہیں چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے رسالے مین فرمایا فقد تا صفا و دع ما کدر نسبت جمع غنیمت کبری و سوم انیشان سنت بیکار زد

فصل سوین

اس فصل مین آداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہین جسکے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لِرَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّرٌ وَقَالَ لِکَلِیْمِہٖ مُوْسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَذَکِّرْہُمْ بِاَیَّامِ اللّٰہِ فَالتَّذْکِیْرُ رُکْنٌ عَظِیْمٌ وَلْنَتَکَلَّمْ فِیْ صِفَۃِ الْمُذَکِّرِ وَکَیْفِیَّۃِ التَّذْکِیْرِ وَالْغَایَۃِ الَّتِیْ یَلِیْہَا الْمُذَکِّرُ وَمِنْ اَیِّ عِلْمٍ یَسْتَمِدُّ وَمَا اَرْکَانُہٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِیْنَ وَمَا الْاٰفَاتُ الَّتِیْ تَعْتَرِیْ فِیْ وُعَّاظِ زَمَانِنَا وَمِنَ اللّٰہِ الْاِسْتِعَانَۃُ حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھا یا کر تو ہی اور واعظ ہی اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ اونکو یاد دلایا کر وقائع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین مین رکن عظیم ہی اور ہمکو چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین اور تذکیر کی کیفیت مین اور اوس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی ہی اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہی اور تذکیر کے کیا ارکان ہین اور وعظ سننے والون کے کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے واعظون کو وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہی فَاَمَّا الْمُذَکِّرُ فَلَابُدَّ اَنْ یَّکُوْنَ مُکَلَّفًا عَدْلًا کَمَا اشْتَرَطُوْا فِیْ رَاوِی الْحَدِیْثِ وَالشَّاہِدِ سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہی کہ مکلف یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد مین علمانے تکلیف اور عدالت شرط کی ہی ف مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہیں مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَۃٍ کَافِیَۃٍ

مِّنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ وَسِيَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہی کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی
صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو وَنَعْنِيْ بِالْمُحَدِّثِ
الْمُشْتَغِلَ بِكُتُبِ الْحَدِيْثِ بِاَنْ يَّكُوْنَ قَرَأَ لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صَحِيْحَهَا وَسَقِيْمَهَا
وَلَوْ بِاِخْبَارِ حَافِظٍ اَوِ اسْتِنْبَاطِ فَقِيْهٍ وَكَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِيْبِ كِتَابِ اللّٰهِ وَ
تَوْجِيْهِ مُشْكِلِهٖ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ السَّلَفِ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ کتب
حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اسطرح پر کہ یہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھکر سند
کر چکا ہو اور اونکے معانی کو بوجھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ یہ معرفت صحت
اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقیہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہین
کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل سے واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر
قرآن روایت ہوئی ہی اوسکو جانتا ہو وَيُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فَصِيْحًا لَا يَتَكَلَّمُ
مَعَ النَّاسِ اِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَاَنْ يَّكُوْنَ لَطِيْفًا ذَا وَجْهٍ وَّمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتھ مستحب
ہی کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگون کے ساتھ مگر بقدر اونکے فہم کے اور یہ کہ مہربان
صاحب وجاہت اور مروت ہو **ف** مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اوس قدر جتنا اونکی سمجھ مین آوے کیا تم یہ چاہتے ہو
کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنی جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو اونکی عقل مین نہین آتا ہو تو
اوسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہی پس معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل مشکلہ
فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہین کہ اونمین ضلالت کا خوف ہی مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت
یعنی بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین خفیف حقیقت ہو اوسکا کلام اثر نہین کرتا اگرچہ
وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور جیسے [illegible] کا عمل اسواسطے [illegible]
صفت حاصل نہین وہ اون لوگون کے مشابہ ہی جنکا قول فعل کے موافق نہین تو [illegible] وعظ سے
فائدہ تذکیر کا حاصل نہین وَاَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّكَلُّمِ [illegible] اِلَّا خَبَّا وَلَا يَتَكَلَّمُ وَفِيْهِمْ

مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِيْهِمُ الرَّغْبَةَ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ وَفِيْهِمْ رَغْبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی
کی یہ ہے کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دیکر یعنی ہر روز یا ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اوس حالت مین جب
سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اوس وقت وعظ شروع کرے جب لوگون مین رغبت و شوق کو دریافت
کرلے اور قطع کلام کرے درصورتیکہ اونمین رغبت باقی ہو **ف** مترجم کہتا ہے اسواسطے کہ سماع بلا رغبت مین
تاثیر نہین ہوتی سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے مصرع از ان پیش بس کن کہ گویند بس + وَاَنْ يَجْلِسَ
فِيْ مَكَانٍ طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ وَاَنْ يَبْدَأَ الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمَ بِهِمَا وَيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِيْنَ خُصُوْصًا
اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان مین بیٹھے جیسا کہ مسجد مین اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے
اور انھین پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے عموما اور حاضر لوگون کے واسطے خصوصا
وَلَا يَخُصَّ فِي التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ فَقَطْ بَلْ يَشُوْبُ كَلَامَهُ مِنْ هٰذَا وَمِنْ ذٰلِكَ
كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللّٰهِ مِنْ اِرْدَافِ الْوَعْدَةِ بِالْوَعِيْدِ وَالْبِشَارَةِ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص
نکرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ
کلام کو ملاتا جلاتا ہے کبھی اس سے اور کبھی اوس سے جیسا کہ حق تعالی کی عادت ہے قرآن مجید مین وعدے
کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انذار اور تخویف کو ملانا **ف** اسواسطے کہ فقط
ترغیب سے آدمی بیباک ہو جاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے
اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے مصرع چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است + وَاَنْ يَكُوْنَ مُيَسِّرًا
لَا مُعَسِّرًا وَيُعَمِّمَ بِالْخِطَابِ وَلَا يَخُصَّ طَائِفَةً دُوْنَ طَائِفَةٍ وَاَنْ لَّا يُشَافِهَ بِذَمِّ
قَوْمٍ اَوِ الْاِنْكَارِ عَلٰى شَخْصٍ بَلْ يُعَرِّضَ مِثْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّفْعَلُوْنَ كَذَا
وَكَذَا اور واعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنے والا ہو نہ سختی کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص
نکرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین پر
انکار بالمشافہ نکرے بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یون کہے کہ کیا حال ہے لوگون کا کہ ایسا ایسا

کرتے ہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگا
اوس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہین ہی کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو اور دلون سے
اوسکی دیانت و صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا وَلَا يَتَكَلَّمُ بِسَقَطٍ وَهَزْلٍ
اور وعظ مین کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نبولے **ف** اسواسطے کہ کلام سخیف و خوش طبعی
کی بات رعب و ہیبت کو کھودیتی ہی تو غرض تذکیر مین خلل واقع ہوگا وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ
وَيُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُونَنَّ إِمَّعَةً اور خوبی
بیان کرے نیک باتکی اور برائی کھولے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے اور منکر سے نہی
کرے اور مرد ہرجائی رکابی مذہب نہو کہ جس محفل مین جاوے اونکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ
شروع کرے وَأَمَّا الْغَايَةُ الَّتِي يَلْحَظُهَا فَيَنْبَغِي أَنْ يُبْرِزَ فِي نَفْسِهِ صِفَةَ الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِ
وَحِفْظِ لِسَانِهِ وَأَخْلَاقِهِ وَأَحْوَالِهِ الْقَلْبِيَّةِ وَمُدَاوَمَتِهِ عَلَى الْأَذْكَارِ ثُمَّ يُحَقِّقُ فِيهِمْ
تِلْكَ الصِّفَةَ بِكَمَالِهَا بِالتَّدْرِيجِ عَلَى حَسَبِ فَهْمِهِمْ فَيَأْمُرُ أَوَّلًا فَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ
وَمَسَاوِيَ السَّيِّئَاتِ فِي اللِّبَاسِ وَالزِّيِّ وَالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا فَإِذَا تَأَدَّبُوا فَلْيَأْمُرْ
بِالْأَذْكَارِ فَإِذَا أَثَّرَ فِيهِمْ فَلْيُحَرِّضْهُمْ عَلَى ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ وَلْيَسْتَعِنْ فِي تَأْثِيرِ
هَذِهِ فِي قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ أَيَّامِ اللهِ وَوَقَائِعِهِ مِنْ بَأْسِهِ وَأَفْعَالِهِ وَتَصْرِيفِهِ وَتَعْذِيبِهِ
لِأُمَمٍ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّارِ
وَكَذَلِكَ بِالتَّرْغِيبَاتِ عَلَى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا اور غایت وعظ کی جو مقصود ہی سو مناسب
یون ہی کہ اپنے دل مین تصور کرے مسلمان کی صفت کو اوسکے اعمال مین اور اوسکے حفظ لسان اور
اخلاق مین اور اوسکے حالات قلبیہ مین اور اوسکے اذکار کی مداومت مین پھر چاہیے کہ اسی صفت
متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین مین آہستہ آہستہ متحقق کرے اندک اندک اونکے فہم کے موافق پہلے
حسنات کی خوبیون اور سئیات کی برائیون کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ مین پھر جب
اسکے خوگر ہوجاوین تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اونمین ذکر کا اثر معلوم ہو تو اونکو ترغیب

اور شوق دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اونکے دلون مین
ان امور کی تاثیر کرنے مین اعانت چاہے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالی
کے افعال ظاہرہ اور اوسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتون پر دنیا مین ہو چکی ہے پس
استعانت چاہے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب اور دوزخ کے
عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہے اوسکے موافق جیسا ہم
مذکور کر چکے ہین وَ اَمَّا اسْتِمْدَادُهٗ فَلْيَكُنْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَلٰى تَاْوِيْلِهِ الظَّاهِرِ وَ
سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَ اَقَاوِيْلِ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِيْنَ
وَغَيْرِهِمْ مِنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَيَانِ سِيْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور وعظ گوئی کی استمداد تو کتاب اللہ سے چاہیے اوسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث
نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہے اور صحابہ اور تابعین اور اونکے سوا اور مومنین صالحین کے
اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے
وہ مراد ہے جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات
فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہین ہے اسواسطے
کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے مین فرق نہین کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر
محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ
کے معانی مین خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہان تک اوسکی جہالت کی نوبت پہونچی
کہ اوسنے طٰہٰ کی تفسیر بحساب جمل کی چودہ عدد ہوے تو یہ خطاب ہے خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ
والسلام کہ اے چودھوین رات کے چاند تو غور کرو اس واعظ کی جہالت اور بے امتیازی اسکو کہان تک
کھینچ لیگئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور
ان احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہے جائز نہین وَ لَا يَذْكُرِ
الْقِصَصَ الْمُجَازَفَةَ فَاِنَّ الصَّحَابَةَ اَنْكَرُوْا عَلٰى ذٰلِكَ اَشَدَّ الْاِنْكَارِ وَ اَخْرَجُوْا

أولئك من المساجد وضربوهم وأكثر ما يكون هذا في الإسرائيليات التي
لا يعرف صحتها وفي السيرة وشان نزول القرآن اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصوں
جو بروایت صحیح ثابت نہین ہین ذکر نکرے اسواسطے کہ صحابۂ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا
ہی اور قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیا ہی اور اونکو مارا ہی اور یہ واہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات
مین ہوتے ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول مین وأما أركانه
فالترغيب والترهيب والتمثيل بالأمثال الواضحة والقصص المرققة
والنكات النافعة فهذا طريق التذكير والشرح اور وعظ کے ارکان تو ترغیب
اور ترہیب ہی اور مثال کا ذکر کرنا کھلی مثالوں سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نکات منفعت
بخش سو یہ طریقہ تذکیر اور شرح کا ہے والمسألة التي يذكرها إما من الحلال والحرام
أو من باب آداب الصوفية أو من باب الدعوات أو من عقائد الإسلام فالقول
الجلي إن هناك مسألة يعلمها وطريقا في تعليمها اور جس مسئلے کو واعظ ذکر کرے
چاہئے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے
پس قول ظاہر یہی ہے کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اوسکے سکھانے کا طریق معلوم ہو
وأما آداب المستمعين فأن يستقبلوا المذكر ولا يلعبوا ولا يلغطوا ولا
يتكلموا في ما بينهم ولا يكثروا السؤال من المذكر في كل مسألة بل إذا عرض
خاطر فإن كان لا يتعلق بالمسألة تعلقا قويا أو كان دقيقا لا يحتمله فهم
العامة فليسكت عنه في المجلس الحاضر فإن شاء سأله في الخلوة
وإن كان له تعلق قوي كتفصيل إجمال وشرح غريب فلينتظر حتى إذا انقضى
كلامه سأله اور وعظ کی سماعت کرنے والوں کے آداب سو یہ ہین کہ مذکر کے سامنے ہوں اور لہو و لعب
نکرین اور شور نہ مچاوین اور آپس مین وعظ کے اندر باتین نکرین اور ہر امر مین واعظ سے سوال نکرین
بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اوسکو مسئلہ مذکورہ کے ساتھ تعلق قوی نہو یا تعلق ہو مگر

مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین اوٹھا سکتی تو اوس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس
مین پھر اگر چاہے تو اوسکو خلوت مین پوچھ لے اور اگر اوسکو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل
کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کرلے وَلْيُعِدِ
الْمُذَكِّرُ كَلَامَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے
ف بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے
تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب بوجھ مین آجاوے فَاِنْ كَانَ هُنَاكَ اَهْلُ لُغَاتٍ شَتّٰى
وَالْمُذَكِّرُ يَقْدِرُ اَنْ يَتَكَلَّمَ عَلٰى اَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ ذٰلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ
وَاِجْمَالَهٗ سو اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کی بولی والے لوگ ہون اور واعظ اونکی زبان پر قادر ہو تو
اوسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان مین کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیے دقیق اور مجمل کلام سے یعنی
اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہین وَاَمَّا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِي
الْوُعَّاظَ فِيْ زَمَانِنَا فَمِنْهَا عَدَمُ تَمْيِيْزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوْعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ
كَلَامِهِمُ الْمَوْضُوْعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِيْ عَدَّهَا
الْمُحَدِّثُوْنَ مِنَ الْمَوْضُوْعَاتِ اور وہ آفتین جو ہمارے زمانے کے واعظون کو پیش آتی ہین
اونمین سے ایک عدم تمیزی درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام اونکا موضوعات
اور محرفات ہین اور ذکر کرنا اونکا اون نمازون اور دعاون کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات مین شمار
کیا ہی ف سبب اسکا یہ ہی کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہین کیا اور شوق ہوا وعظ
گوئی کا تو جو روایت اور قصہ کسی کتاب مین عوام فریب پایا اوسکو بے تمیزی سے ذکر کردیا حالانکہ
حدیث صحیح مین ثابت ہی کہ جو عمداً آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھیگا وہ جہنمی ہی
مترجم کہتا ہی کہ اہل ایمان پر واجب ہی کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نکرے
اور سوا اہل حدیث کی کتابون مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نکرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا
یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونون برابر ہین عذاب مین وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِيْ

شَیْءٍ مِّنَ التَّرْغِیبِ وَالتَّرْهِیبِ اور از انجملہ مبالغہ ذکر کرنا واعظون کا کسی شی مین ترغیب و ترہیب سے
ف چنانچہ یون کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورت سے فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑھے تو تمام
عمر کی قضا نماز کا عذاب رہو جاتا ہی یا جو کوئی بھنگ پیے اوسنے گویا اپنی ماں سے کعبہ معظمہ مین فعل بد کیا حق تعالی
بے تمیزی اونکی اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ مین رکھے آمین وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ قِصَّةَ کربلا والوفاة
وَغَیْرَ ذٰلِكَ وَخُطَبُهُمْ فِیهَا اور از انجملہ قصہ کربلا اور وفات کی قصہ خوانی اور مرثیے سوا اور ہمون مین
قصہ گوئی اور اونمین خطبہ خوانی کرنا ف اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین تھا اور روایات موضوعہ
اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہی بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ طیار ہوتا ہی تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا الٹا زمانہ
ہوگیا ہی کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ہا نیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اوسپر
طعن و تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نجاوے اور اونکے بدعاتین شریک نہو تو مطعون خلق
ہوتا ہی بلکہ اوسکے ایمان مین حرف آتا ہی کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہی **شعر**

ببریدہ ز اصل کار و پیوستہ بفرع — کم معتقد خدا و بسیار بشرع

فصل گیارھوین

اس فصل مین مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہی صُحْبَتُنَا وَتَعَلُّمُنَا لِآدَابِ الطَّرِیقَةِ
وَالسُّلُوكِ مُتَّصِلَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ الصَّحِیحِ الْمُسْتَفِیضِ الْمُتَّصِلِ
وَإِنْ لَّمْ یَثْبُتْ تَعَیُّنُ الْآدَابِ وَلَا تِلْكَ الْأَشْغَالِ ہماری صحبت و طریقت و سلوک کے آداب کو
سیکھنا متصل ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند سے جو مشہور و متصل ہی یعنی مصنف سے تا سید
رسالت پناہ مین کوئی واسطہ منقطع نہین اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہین یعنی
باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہین بلکہ اجمالی ہی فَالْعَبْدُ الضَّعِیفُ وَلِیُّ اللهِ
عَفَا اللهُ عَنْهُ وَأَلْحَقَهُ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِینَ صَحِبَ أَبَاهُ الشَّیْخَ الْأَجَلَّ عَبْدَ الرَّحِیمِ رَضِیَ اللهُ
عَنْهُ وَأَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِیلًا وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُومَ الظَّاهِرَةَ وَتَأَدَّبَ عَلَیْهِ بِآدَابِ الطَّرِیقَةِ
وَرَأَى مِنْهُ الْكَرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُشْكِلَاتِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِیرًا مِّنْ فَوَائِدِ الطَّرِیقَةِ

والحقيقة وما جرى عليه وعلى شيوخه من الواقعات والاحوال والكرامات
جزاه الله سبحانه عنه وعن سائر مستفيديه خيرا تو بندۂ ضعیف ولی اللہ کہ حق تعالیٰ
اوس سے عفو کرے اور اوسکو اوسکے سلف صالحین کے ساتھ ملاوے زمانہ دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ
اجل عبد الرحیم کی خدا راضی ہو اونسے اور اونکو راضی کرے اور اونہین سے علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے
سیکھے اور اونسے کرامات دیکھی اور مشکلات پوچھے اور اونسے اکثر فوائد طریقت و حقیقت کے سنے اور جو اونپر
اور اونکے مرشدون پر واقعات اور حالات اور کرامات گذرے اونسے موئے اللہ سبحانہ مؤلف اور باقی اونکے
مستفیدون کی طرف سے اونکو نیک بدلہ دیوے وصحب هو شيوخا كثيرا اجلهم ثلثة اولهم
خواجه خرد صحب الشيخ احمد السهرندي والشيخ الهداد وخواجه حسام الدين
صحبوا الخواجه محمد باقي وثانيهم السيد عبد الله صحب الشيخ آدم البنوري
صحب الشيخ احمد السهرندي صحب خواجه محمد باقي وثالثهم الخليفة ابو القاسم
صحب ملا ولي محمد صحب الامير ابا العلا وشیخ عبد الرحیم بہت مرشدون کی صحبت مین
رہے بزرگتر اونمین سے تین مرشد ہین اول اونمین خواجہ خرد ہین جو شیخ احمد سرہندی اور شیخ الہداد اور خواجہ
حسام الدین کی صحبت مین ہے اور تینون خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد شیخ عبد الرحیم کے
سید عبد اللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی صحبت مین ہے اور وہ شیخ احمد سرہندی کی صحبت مین ہے اور
وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت مین ہے اور تیسرے مرشد شیخ عبد الرحیم کے خلیفہ ابو القاسم ہین جو ملا ولی محمد
کی صحبت مین ہے اور وہ امیر ابو العلا کی صحبت مین رہے **ف** سرہند شہر لاہور کے قریب ور بنور
بروزن تنور قصبہ ہے سرہند کے توابع سے ثم الخواجه محمد باقي صحب خواجه محمد الامكنگي
صحب اباه مولانا محمد درويش صحب مولانا محمد زاهد صحب خواجه عبيد الله
الاحرار والامير ابو العلا صحب الامير عبد الله صحب الامير يحيى صحب خواجه
عبد الحق صحب خواجه عبيد الله الاحرار الامدن کو پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنگی کی
صحبت مین ہے وہ اپنے باپ مولانا درویش محمد کی صحبت مین ہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت مین ہے

وہ خواجہ عبید اللہ احرار کی صحبت مین ہے اور امیر ابو العلا امیر عبد اللہ کی صحبت مین ہے وہ امیر یحیی کی صحبت مین ہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت مین ہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت مین رہے وَالْخَوَاجَہ
اَحْرَار صَحِبَ شُیُوخًا کَثِیْرِیْنَ مِنْہُمْ مَوْلَانَا یَعْقُوْبُ الْچَرْخِيُّ وَخَوَاجَہ عَلَاءُ الدِّیْنِ
الْغِجْدَوَانِيُّ صَحِبَا خَوَاجَہ نَقْشَبَنْد بِلَا وَاسِطَۃٍ وَصَحِبَ الْاَوَّلُ اَیْضًا خَوَاجَہ عَلَاءَ الدِّیْنِ
عَطَّارُ وَالثَّانِي خَوَاجَہ مُحَمَّدْ پَارْسَا وَھُمَا مِنْ کِبَارِ اَصْحَابِ خَوَاجَہ نَقْشَبَنْد وخواجہ
احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اونمین سے مولانا یعقوب چرخی اور خواجہ علاء الدین غجدوانی ہین
وہ دونون خواجہ نقشبند کی صحبت مین ہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ
علاء الدین عطار کی بھی صحبت مین ہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین
ہے اور دونون یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدون سے ہین **ف** چرخ قریہ ہے
غزنی کے توابع سے اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کمخاب
کو کہتے ہین خواجہ نقشبند اور اونکے والد یہی پیشہ کرتے تھے وَالْخَوَاجَہ نَقْشَبَنْد صَحِبَ شُیُوْخًا
کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّھُمْ خَوَاجَہ مُحَمَّدْ بَابَا سَمَّاسِيّ وَخَلِیْفَتُہُ الْاَمِیْرُ سَیِّدْ کُلَالْ وَالْخَوَاجَہ
مُحَمَّدْ صَحِبَ خَوَاجَہ عَلِيّ الرَّامِیْتَنِيْ صَحِبَ خَوَاجَہ مَحْمُوْد اَبَا الْخَیْرِ الْفَغْنَوِيّ صَحِبَ
خَوَاجَہ عَارِفْ رِیْوگَرِيْ صَحِبَ خَوَاجَہ عَبْدَ الْخَالِقِ الْغِجْدَوَانِيّ صَحِبَ خَوَاجَہ یُوْسُفَ
الْھَمْدَانِيّ صَحِبَ عَلِيّ اَبَا الْفَارْمَدِيّ ہے اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین ہے بزرگتر اونمین
خواجہ محمد بابا سماسی ہین اور اونکے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت مین ہے وہ
خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی کی صحبت مین ہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی صحبت مین ہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت مین
ہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت مین ہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین ہے **ف** سماس بفتح سین و تشدید میم
قریہ ہے طوس کے توابع سے اور رامیتن قصبہ ہے بخارا کے توابع سے اور فغنہ بفتح فا و سکون غین معجمہ قریہ ہے بخارا کے
توابع سے اور ریوگر بکسر را سے محلہ قریہ ہے بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہے طوس کے توابع سے صَحِبَ
شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّھُمْ اِثْنَانِ اَحَدُھُمَا الْاِمَامُ اَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَیْرِيُّ صَحِبَ

اَبَا عَلِيٍّ الدَّقَّاقَ صَحِبَ اَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَآبَادِيَّ وَالْحَضْرَمِيَّ صَحِبَهُمَا الشِّبْلِيُّ صَحِبَ سَيِّدَ الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدَ الْبَغْدَادِيَّ وَالثَّانِي خواجه اَبُو الْقَاسِمِ الْكُرَّكَانِيُّ صَحِبَ اَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيَّ صَحِبَ اَبَا عَلِيٍّ الْكَاتِبَ صَحِبَ اَبَا عَلِيٍّ الرُّوْدَبَارِيَّ صَحِبَ جُنَيْدَ الْبَغْدَادِيَّ علی فارمدی بہت مشایخ کی صحبت مین ہے بزرگتر اونمین سے دو ہین ایک امام ابو القاسم قشیری وہ ابو علی دقاق کی صحبت مین ہے وہ ابو القاسم نصرآبادی اور ابو الحسین حضرمی کی صحبت مین ہے اور دونون یعنی نصرآبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت مین ہے وہ سید الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابو القاسم کرگانی ہین جو ابو عثمان مغربی کی صحبت مین ہے وہ ابو علی کاتب کی صحبت مین ہے وہ ابو علی رودباری کی صحبت مین ہے وہ جنید بغدادی کی صحبت مین ہے **ف** ابو القاسم قشیری رسالۂ قشیریہ کے مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان مین نہایت عمدہ کتاب ہی قشیر قبیلہ ہی عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہی اور کرگان بضم کاف عربی و تشدید رای مہملہ و کاف عجمی ایک گانون کا نام ہی رودبار کی نسبت بناحیہ کہ اونکے آبا کا منشا تھا وَالْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ صَحِبَ خَالَهُ السَّرِيَّ السَّقَطِيَّ صَحِبَ مَعْرُوْفَ الْكَرْخِيَّ صَحِبَ شُيُوْخًا كَثِيْرِيْنَ اَجَلُّهُمْ اِثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُوْسَى الرِّضَا صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُوْسَى الْكَاظِمَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ جَعْفَرَ نِ الصَّادِقَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ نِ الْبَاقِرَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ حُسَيْنَ صَحِبَ اَبَاهُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ صَحِبَ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَانِيْهِمَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ صَحِبَ فُضَيْلًا وَحَبِيْبَا نِ الْعَجَمِيَّ وَذَا النُّوْنِ صَحِبُوْا شُيُوْخًا كَثِيْرِيْنَ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَتَبَعِهِمْ اَجَلُّهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ صَحِبَ هٰؤُلَاءِ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَنَسٌ خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَافِظُ سُنَّتِهٖ فَهٰذِهٖ سِلْسِلَةُ الصُّحْبَةِ لَا شَكَّ فِيْ صِحَّتِهَا وَاتِّصَالِهَا اور جنید بغدادی اپنے مامون سری سقطی کی صحبت مین ہے وہ معروف

۴

کرخی کی صحبت مین ہے اور معروف کرخی بہت مرشدون کی صحبت مین ہے بزرگتر اونمین دو مرشد ہین
ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہین وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت مین ہے وہ اپنے والد امام جعفر
صادق کی صحبت مین ہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت مین ہے وہ اپنے والد امام زین العابدین کی
صحبت مین ہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت مین ہے وہ اپنے والد امیر المؤمنین علی بن ابیطالب
کی صحبت مین ہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین ہے اور معروف کرخی کے دوسرے
مرشد داؤد طائی ہین جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت مین ہے اور
تینون حضرات تابعین اور تبع تابعین مین سے بہت بزرگون کی صحبت مین ہے بزرگتر اونمین سے
حسن بصری ہین اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت مین ہے اونمین سے انس بن مالک ہین جو خادم
تھے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور اونکے احادیث کے حافظ تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا اسکی
صحت اور اتصال مین کچھ شک نہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ مین نے حضرت ولی نعمت یعنی
مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت لکھتے ہین اس رسالے مین
کیون نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالے مین غرض
یہ ہے کہ نسبت صحبت کی منّا عن منّا عالم شہادت مین جو ثابت ہے مذکور ہو ولیکن اویسیت کی نسبت
قوی اور صحیح ہے کہ شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے اور اونکو بایزید بسطامی کی
روحانیت سے اور اونکو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہے چنانچہ رسالۂ قدسیہ مین خواجہ
محمد پارسا علیہ الرحمہ نے مذکور کیا ہے وَلِلْاِمَامِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ اَیْضًا اِنْتِسَابٌ اِلٰی جَدِّہٖ
اَبِیْ اُمِّہٖ اَلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ
نِ الصِّدِّیْقِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور امام جعفر صادق کو انتساب ہے اپنے
نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان فارسی سے
اونکو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وَمِنْہَا سَلَاسِلُ اُخْرٰی لِلْاِتِّصَالِ
فِیْ طُرُقٍ مِّنْہَا بِالصُّحْبَۃِ وَفِیْ طُرُقٍ بِالْبَیْعَۃِ اَوِ الْخِرْقَۃِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِیْفُ

وَلِيُّ اللّٰهِ اَخَذَ الطَّرِيْقَةَ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْخِ آدَمَ بن
اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ شَاهِ كَمَالٍ اور ہمارے اور بھی سلاسل ہین
جنکے بعض مین بنابر صحبت کے اتصال ہی اور بعض مین بنابر بیعت یا خرقہ پوشی کے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے
طریقہ اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے اونھون نے سید عبد اللہ سے اونھون نے شیخ آدم بنوری سے اونھون نے
شیخ احمد سہرندی سے اونھون نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اونھون نے شاہ کمال سے وَاَيْضًا عَنْ شَيْخِ
سِكَنْدَرَ عَنْ جَدِّهِ شَيْخِ كَمَالِ الْمَذْكُوْرِ عَنِ السَّيِّدِ فُضَيْلٍ عَنِ السَّيِّدِ گدا رحمن عَنِ السَّيِّدِ شَمْسِ الدِّيْنِ
عَارِفٍ عَنِ السَّيِّدِ گدا رحمن بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّيْنِ الصَّحْرَائِيِّ عَنِ السَّيِّدِ عَقِيْلٍ عَنِ السَّيِّدِ بَهَاءِ الدِّيْنِ
عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّيِّدِ شَرَفِ الدِّيْنِ قَتَّالٍ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ
اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمُخَرِّمِيِّ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِي الْفَرَجِ الطَّرْطُوْسِيِّ
عَنْ اَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الشِّبْلِيِّ
بِسَنَدِهِ الْمَذْكُوْرِ اور شیخ احمد سہرندی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا اور اونکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور
سے اونکو سید فضیل سے اونکو سید گدا رحمن سے اونکو سید شمس الدین عارف سے اونکو سید گدا رحمن بن
ابو الحسن سے اونکو شمس الدین صحرائی سے اونکو سید عقیل سے اونکو سید بہاء الدین سے اونکو سید عبد الوہاب سے
اونکو سید شرف الدین قتال سے اونکو سید عبد الرزاق سے اونکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر
جیلانی سے اونکو ابو سعید مخرمی سے اونکو ابو الحسن قرشی سے اونکو ابو الفرج طرطوسی سے اونکو ابو الفضل
عبد الواحد تمیمی سے اونکو اپنے باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے اونکو ابو بکر شبلی سے اونکو اوس سند سے
جو قبل اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ **ف** یہ شرف الدین کا
لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے مخرم بضم میم و تشدید رائے مہملہ مشددہ مفتوحہ بغداد کا
ایک کوچہ ہے وَاَيْضًا تَاَدَّبَ شَيْخُنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَلٰى رُوْحِ جَدِّهِ لِاُمِّهِ الشَّيْخِ رَفِيْعِ الدِّيْنِ مُحَمَّدٍ
وَاَجَازَ لَهُ قَبْلَ اَنْ يُّوْلَدَ بِسِنِيْنَ بِطَرِيْقِ خَرْقِ الْعَادَةِ عَنْ اَبِيْهِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ نَجْمِ
الْحَقِّ چَاپَائِيْلَدَهْ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوئے اپنے نانا

شیخ رفیع الدین کی روح سے اور اونسے نے اونکو اجازت طریقت دی اونکے پیدا ہونے سے چند سال کے
پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور اونکو نجم الحق جا ئیلدہ سے
اونکو شیخ عبد العزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہین وَلَهُ طُرُقٌ اُخرىٰ اَجَازَ لَهُ السَّيِّدُ عَظَمَةُ اللّٰهِ
الاَکبرَآبَادِيُّ عَنْ اٰبَائِهِ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ قَاضِيْ خَانْ يُوْسُفَ النَّاصِحِيِّ عَنْ حَسَنِ بْنِ
طَاهِرٍ عَنْ سَيِّدْ رَاجِيْ حَامِدْ شَاه عَنِ الشَّيْخِ حُسَامِ الدِّيْنِ الْمَانِکْپُوْرِيِّ عَنْ خَوَاجَه
نُوْرِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ اَبِيْهِ عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ اَسْعَدَ اللَّاهُوْرِيِّ الْبَنْگَالِيِّ اَخِيْ سِرَاجِ عُثْمَانَ
الْاَوْدِيِّ عَنِ الشَّيْخِ نِظَامِ الدِّيْنِ اَوْلِيَا عَنِ الشَّيْخِ فَرِيْدِ الدِّيْنِ گَنْجِ شَکَرْ عَنْ خَوَاجَه
قُطْبِ الدِّيْنِ بَخْتِيَارْ کَاکِيْ عَنْ خَوَاجَه مُعِيْنِ الدِّيْنِ السِّجْزِيِّ عَنْ خَوَاجَه عُثْمَانَ هَارُوْنِيْ
عَنْ حَاجِيْ شَرِيْفِ الزِّنْدَنِيِّ عَنْ خَوَاجَه مَوْدُوْد چِشْتِيْ عَنْ اَبِيْهِ خَوَاجَه يُوْسُف
ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِمْعَانَ چِشْتِيْ عَنْ خَالِهٖ خَوَاجَه مُحَمَّدْ چِشْتِيْ عَنْ اَبِيْهِ خَوَاجَه اَبِيْ اَحْمَدَ
چِشْتِيْ عَنْ خَوَاجَه اَبِيْ اِسْحٰقَ الشَّامِيِّ عَنْ مُمْشَاد عَلْوِ الدِّيْنَوَرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُبَيْرَةَ
الْبَصْرِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ الْمَرْعَشِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَدْهَمَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ
عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ سَيِّدِ
الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہین اونکو اجازت دی
سید عظمت اللہ اکبرآبادی نے اونکو سند حاصل ہے اپنے باپ دادون سے اونکو شیخ عبد العزیز سے اونکو
قاضی خان یوسف ناصحی سے اونکو حسن بن طاہر سے اونکو سید راجی حامد شاہ سے اونکو شیخ
حسام الدین مانکپوری سے اونکو خواجہ نور قطب عالم سے اونکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے جو اصل مین
لاہوری ہین اور مسکن مین بنگالی اونکو اخی سراج عثمان اودھی سے اونکو سلطان المشائخ نظام الدین
اولیا سے اونکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اونکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے اونکو خواجہ
معین الدین سجزی یعنی سیستانی سے اونکو خواجہ عثمان ہارونی سے اونکو حاجی شریف زندنی سے
اونکو خواجہ مودود چشتی سے اونکو اپنے والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے اونکو اپنے مامون خواجہ

سند سلسلہ چشتیہ

محمد چشتی سے اونکو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے اونکو خواجہ ابو اسحق شامی سے اونکو ممشاد علو
دینوری سے اونکو ابو ہبیرہ بصری سے اونکو حذیفہ بن مرعشی سے اونکو ابراہیم بن ادہم سے اونکو
فضیل بن عیاض سے اونکو عبد الواحد بن زید سے اونکو حسن بصری سے اونکو امیر المؤمنین علی مرتضیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اونکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** مولانا نے فرمایا مانکپور
پورب مین ایک قصبہ ہی الہ آباد کے قریب اور اودہ ایک شہر ہی پورب مین جسکو اب فیض آباد کہتے ہین
اور سجزی بکسر سین مہملہ وسکون جیم وزای معجمہ منسوب ہی سجستان کی طرف جو معرب ہی سیستان کا
اور ہر چند اولیا جمع ہی ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اسواسطے لقب ہوا گویا کہ ایک ولی
اولیا کثیر کے مانند ہی چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور اسکی مثالین بہت
ہین جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہوا اور کعب کا لقب احبار اور زندنہ ایک پرگنہ ہی بخارا کے سات
پرگنون مین سے اور ہارون قریہ ہی زندنہ سے آدھ کوس پر اور چشت شہر ہی درہ کوہ مین واقع
ہی دو منزل ہرات سے اور اب وسکو شافلان کہتے ہین اور مرعش ایک شہر ہی شام کے توابع سے
وَتَاَدَّبَ سَيِّدِي الْوَالِدُ اَيْضًا بِحَسَبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَذٰلِكَ اَنَّهٗ رَاٰهُ فِيْ مُبَشِّرَةٍ فَبَايَعَهٗ وَعَلَّمَهُ النَّفْيَ وَالْاِثْبَاتَ وَاَيْضًا مِنْ زَكَرِيَّا
النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّهٗ عَلَّمَهٗ اِسْمَ الذَّاتِ اور میرے والد مرشد ادب آموز
طریقت کے ہوے بحسب باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کہ آنحضرت کو خواب مین
دیکھا سو اونسے بیعت کی اور آپنے اونکو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی
علیہ الصلوٰۃ والسلام ادب آموز ہوے کہ اسم ذات کی اونھون نے تعلیم فرمائی وَاَيْضًا مِنْ رُوْحِ
الْاَئِمَّةِ الشَّيْخِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ وَالْخَوَاجَہ بَهَاءِ الدِّيْنِ مُحَمَّدٍ
نَقْشَبَنْدَ وَالْخَوَاجَہ مُعِيْنِ الدِّيْنِ الْحَسَنِ الْجِشْتِيِّ وَاَنَّهٗ رَاٰهُمْ وَاَخَذَ مِنْهُمُ
الْاِجَازَةَ وَعَرَفَ نِسْبَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى حِدَتِهَا مِمَّا فَاضَ مِنْهُمْ عَلٰى قَلْبِهٖ
وَكَانَ يَحْكِيْ لَنَا حِكَايَتَهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اور بھی والد معظم نے

فیض پایا ائمہ طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن کی روح سے اور اونکو خواب مین دیکھا اور اونسے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت اونسے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جسکا فیض ہوا اون حضرات کی طرف سے اونکے دل پر اور حضرت والد سے بھی اوسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالی اونسے اور اون حضرات سب سے راضی ہو

وَأَمَّا الْعُلُومُ الظَّاهِرَةُ مِنَ التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَالْكَلَامِ وَالْأُصُولِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِي الْوَالِدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ قَرَأَ صِغَارَ الْكُتُبِ عَلَى أَخِيهِ أَبِي الرِّضَى مُحَمَّدٍ وَالْكِبَارَ مِنْهَا عَلَى مِيرْزَا زَاهِدٍ الْهَرَوِيِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِي الْمَشْهُورَةِ عَنْ مِيرْزَا فَاضِلٍ عَنْ مُلَّا يُوسُفَ الْكَوْسَجِ عَنْ مِيرْزَا جَانٍ وَغَيْرِهِ عَنِ الْمُحَقِّقِ مُلَّا جَلَالِ الدَّوَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَسْعَدَ وَغَيْرِهِ عَنْ تَلَامِذَةِ الْعَلَّامَةِ التَّفْتَازَانِيِّ وَالْعَلَّامَةِ الشَّرِيفِ الْجُرْجَانِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

اور علوم ظاہر منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کے سوا اونکو ہمنے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابیں اپنے بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھین اور بڑی کتابین میرزا ہد ہروی سے پڑھین جو مصنف ہین حواشی مشہورہ درسیہ کے اور میرزاہد نے میرزا فاضل سے اونھون نے ملا یوسف کوسج سے اونھون نے میرزا جان وغیرہ سے اونھون نے محقق ملا جلال دوانی سے اونھون نے اپنے باپ سعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم

ف علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین مشہور اور معلوم ہے لہذا مصنف نے اوسکو نہ ذکر فرمایا

وَأَجَازَنِي مِشْكَاةَ الْمَصَابِيحِ وَصَحِيحَ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرَهُ مِنَ الصِّحَاحِ السِّتِّ الثِّقَةُ الثَّبْتُ حَاجِي مُحَمَّدُ أَفْضَلُ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْأَحَدِ عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ شَيْخِ الطَّرِيقَةِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيِّ بِسَنَدِهِ الطَّوِيلِ الْمَذْكُورِ فِي مَقَامَاتِهِ وَهٰذَا آخِرُ مَا أَرَدْنَا إِيرَادَهُ فِي هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَوَّلًا و

آخرًا او ظاہرًا او باطنًا اور مجکو اجازت دی مشکوۃ المصابیح او صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی
معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبد الاحد سے اونھون نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے اونھون نے
اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سرہندی سے اونکی سند طویل مذکور ہی اونکے مقامات اور تصانیف مین
اور یہ تمامی ہی اوس مضمون کی جسکے لانے کا ہمنے اس سلسلے مین ارادہ کیا تھا اور شکر ہی حق تعالی کا
ابتدا مین بھی اور انتہا مین بھی اور ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی مترجم کہتا ہی الحمد للہ کہ اوسکے حسن
توفیق سے ترجمہ قول الجمیل کا چوبیسوین ربیع الآخر سنہ ۱۲ بارہ سو ساٹھ ہجری مین پورا ہوگیا حق تعالی
میری بھول چوک اور کج فہمی کو بہ برکت ارواح طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے
اور ان حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدہ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام
کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ مین رکھے آمین ثم آمین

خاتمة الطبع

ہزارون شکر پروردگار و درود بیشمار بر نبی مختار و آل اطہار و اصحاب اخیار کہ امروز ان
یہ کتاب علم سلوک و معرفت مین لاجواب متن اوسکا **قول الجمیل** تصنیف عارف باللہ
آیۃ من آیات اللہ حضرت **شاہ ولی اللہ** محدث دہلوی کا ہی اور ترجمہ
اوسکا **شفاء العلیل** تالیف مولانا خرم علی صاحب بلہوری مرحوم کا
ہی اور فوائد اوسکے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز
سے مستفاد ہین اور حواشی وغیرہ مولانا نواب
قطب الدین خان دہلوی کے لکھے ہوئے ہین
بصحت تمام سنہ ۱۳۱۲ ھ مین
تمام ہوئی
فقط

ہدایۃ السبیل

ضمیمہ

شفاء العلیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شکر و سپاس بیقیاس اوس خداوند وحدت اساس کا کہ جسنے ہمکو واسطے معرفت طریق باطن کے عقل و دانش عنایت فرمائی اور قرآن شریف بھیجکر راہ راست حقیقت کی بتائی اور ہزارون صلوات و سلام اوس شفیع یوم القیام و آلہ العظام و صحبہ الکرام پر کہ جسنے ہمکو ظلمت گمراہی کفر سے نکالکر ہدایت دین اسلام کی روشنی دکھائی اور تعلیم احکام شریعت طریقت سلوک معارف کی سکھائی بعد اسکے ارباب عرفان و اصحاب ایقان پر ظاہر ہو کہ ہمیشہ سے فرقۂ ظاہریہ کو علوم باطنیہ و اسرار عرفانیہ سے نفرت اور حضرات صوفیۂ صافیہ سے عداوت رہی اکثر نے اُنپر تکفیر کا حکم لگایا اور کسی نے طریقت کو خلاف شریعت کے بتایا یا تصوف کو زندقہ ٹھیرایا بیعت مسنونہ کو بدعت مذمومہ بنایا خصوصًا اس زمانے مین فساد اسکا پھیلا کہ جو لوگ علم ظاہر و باطن مین کامل اور کتاب و سنت کے پورے پورے عامل تھے اونپر بھی اعتراض ہونے لگے سچ پوچھیے تو یہ لوگ دین اسلام کے صاف راستے مین رخنہ اندازی کے کانٹے بونے لگے چنانچہ اس فرقے مین کا ایک شخص پنجابی نا دسون مین مجتہد مشہور مذاق عرفانی سے کوسون دور مولوی ابو عبداللہ غلام علی ساکن قصور نے ایک کتاب موسوم تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والالہام تصنیف کی اور اسمین نسبت بیعت و الہام و دیگر طرق حضرات صوفیۂ کرام کے مذمت کی داد دی

اور نہایت بیباکی سے بزرگان دین اور سلف صالحین کو مخالف کتاب و سنت کے ٹھیرایا اور انکو نشانہ تیر ملامت کا بنایا اگرچہ عموماً جواب ان سب خرافات بے معنی اور ہفوات لایعنی کا کتاب اثبات الالھام والبیعۃ بادلۃ الکتاب والسنۃ مین ہوچکا ہو لیکن خصوصاً جو ایرادات اس کتاب **قول الجمیل** کی نسبت اقوال حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر وارد کیے گئے تھے جواب ان اعتراضات کا بنام **هدایۃ السبیل** لکھکر بطور ضمیمے کے اس کتاب مین لگادیا گیا واللہ ولی التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق

اعتراضات قصوری

۔ چارون مذہب حنفی شافعی مالکی حنبلی بدعت اور مستحدث مین فقرا اور اہل اللہ کی صحبت مین کچھ اثر نہین اور نہ انکے فیض تعلیم سے نماز مین حلاوت ایمانی اور کیفیت نورانی ہوتی ہو اور نہ اشغال پیری مریدی کی شرع مین کچھ اصل ہو اور جو دربارہ بیعت کے **قول الجمیل** مین مرقوم ہو فظن قوم انہا مقصورۃ علی قبول الخلافۃ وان الذی تعتادہ الصوفیۃ من مبایعۃ المتصوفین لیس بشیٔ یعنی پس ظن کیا ایک قوم علما نے کہ بیشک یہ بیعت منحصر ہو قبول خلافت پر اور جو عادت صوفیون کی ہو کہ اپنے مریدون سے بیعت کرتے ہین یہ بیعت کوئی چیز نہین اگرچہ شاہ ولی اللہ نے اسکا رد کیا ہو لیکن تامل اور فکر سے معلوم ہوا کہ یہ رد اونکا ہیچ و پوچ ہو اور پورا نہین کیونکہ قوم علماے مجتہدین جنکے انکار کی شیخ نے نقل کی ہو اونکا دعوی یہ ہو کہ بیعت بجمیع اقسامہ بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک ہوگئی الا بیعت قبول خلافت اور شیخ کا جواب کہ آنحضرت کبھی اقامت ارکان اسلام کی بیعت کرتے تھے اور کبھی تمسک بالسنۃ کی اور کبھی عدم سوال پر الی آخرہ جواب لغو ہو کیونکہ خلاف دعوے کے ہو اور پھر کہا ہو کہ بیعت اسلام کی خلفاے راشدین کے وقت مین متروک تھی یہ اونکے قول کی تسلیم ہو اور وجہ ترک کی یہ بیان کی کہ خلفاے راشدین کے وقت یہ لوگ جبراً مسلمان کیے جاتے تھے اسی واسطے متروک تھی اس جواب پر یہ اعتراض ہو کہ فرمایا اللہ تعالے نے لا اکراہ فی الدین الآیہ یعنے ایمان اکراہ سے قبول ہی نہین ہوتا اور پھر کہا ہو کہ غیر خلفاے راشدین کے وقت متروک تھی اسکا جواب

یہ دیا کہ اکثر خلفا ظالم اور فاسق تھے اسواسطے بیعت اونسے نہ کی گئی اسپر یہ اعتراض ہو کہ کل خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبدالعزیز نے کیون نہ جاری کی اگر خلیفہ فاجر تھے تو اور علمای مجتہدین تبع تابعین تو موجود تھے انھون نے کیون نہ بیعت کی معلوم ہوتا ہو کہ شیخ کے زعم مین بیعت صرف خلیفہ پر منحصر ہوسے مرا خواندی وخود بدام آمدی + پھر شیخ صاحب فرماتے ہین کہ بیعت تمسک بحبل التقوی بھی خلفاے راشدین کے وقت مین متروک تھی اسواسطے کہ وہ صحابہ تھے اُنکو آنحضرت کی برکت سے کسی کے ساتھ بیعت کی حاجت نہ تھی راقم کہتا ہو کہ اگر صحابہ کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ روم وشام وغیرہ ملکون کے جو نئے مسلمان ہوتے تھے اُنکو بھی حاجت نہ تھی اقامت سنت کی کسکو حاجت نہین ہوتی پھر اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ بھی ترک کرنا چاہیے تھا برکت صحبت اقامت سنت کی دلیل ہو نہ ترک سنت کی پھر شیخ صاحب کہتے ہین کہ زمانۂ خلفاے راشدین مین کیون متروک تھی اسواسطے کہ خوف تھا افتراق کلمۂ خلافت کا اور اس بات کا خوف تھا کہ اس بیعت کو لوگ بیعت خلافت نہ سمجھلین اور فتنہ نہ اوٹھے حاصل یہ کہ مارے خوف خلیفون کے بیعت توبہ متروک تھی مین کہتا ہون کہ یہ دلیل تو اور بیعتون کے وقت مین بھی لگتی ہو یعنے خلفاے راشدین کے وقت اسی فتنے کے خوف سے بیعت توبہ کی ترک ہوئی اسوجہ زمانۂ غیر خلفاسے لگانا اور اوسپر خاص کرنا بیوجہ ہو بلکہ اتنا کافی تھا کہ کل بیعتین من اولہ الی آخرہ اسی خوف سے ترک ہوئین الا بیعتِ قبولِ خلافت پھر کہتے ہین کہ اسوقت کے صوفیون نے خرقہ پہنانے کو قائم مقام بیعت کے کردیا راقم کہتا ہو کہ خلفاے عباسیہ کی حکومت ۶۵۶ھ ہجری تک قائم رہی اسوقت تک صوفیون نے بیعت کی جگہ خرقہ رکھا اب فرمائیے تغیر سنت کے کیا معنے یہی ہین کہ ایک سنت کو ترک کرکے اوسکی جگہ ایک شی مستحدث قائم کرلین کس دلیل سے اون لوگون نے خرقے کو قائم مقام بیعت کے کیا آیا یہ بھی کوئی مسئلہ شرعی ہو کہ جب خوف سے کوئی سنت ادا نہو سکے تو سنت کو ترک کرکے اوسکے قائم مقام کوئی ایسی شی احداث کرلین جسکی کوئی اصل دین مین ہو اسکی نظیر شرع مین

کبھی نہ ملیگی پھر اگر یہ بات خوف سے تھی تو مداہنت اونھون نے کیون کی چاہیے تھا کہ وہان سے ہجرت کرتے جہان سنت قائم ہوتی وہان جاکر رہتے اگر ہجرت نہو سکتی تو ہجرت کی استطاعت پانے تک تقیہ کرتے چھپ چھپ کے ایسے طریق سے سنت کو ادا کرتے جیسے وہم بیعت خلافت کا نہوتا ہمنے دیکھا کہ سکھون کے عہد حکومت مین اذان اور ذبح سے ممانعت تھی مگر مسلمان لوگ پانچون وقت اذان خفیہ دیتے تھے اور قربانی بھی کرتے رہے کیا یہ بھی دو واطبی ہی کہ ایک دانہ ملے تو دوسری دوا قائم مقام اوسکے کردین اور کسی تاریخ صحیح یا غلط سے ثابت نہین کہ خلفا نے مشایخ کو بیعت سے منع کیا ہو صرف شیخصاحب کا عذر اور بہانہ ہی شیخصاحب تو خود اور اونکے والد ماجد (یعنی مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب) اس بلا مین مبتلا تھے یہ نہ کہتے تو اور کیا کہتے پھر شیخصاحب کہتے ہین کہ جب بیعت کی رسم خلیفون مین اوٹھگئی تو صوفیون نے فرصت کو غنیمت جانکر بیعت مسنونہ جاری کی مین کہتا ہون کہ شیخصاحب نے جاری کی کیون فرمایا بلکہ لفظ استحداث کہنا چاہیے تھا یہان شاہ عبدالعزیز صاحب حاشیے پر لکھتے ہین کہ حضرات صوفیہ اس کام کے جاری کرنے مین مصداق اس حدیث کے ہوئے مَنْ اَحْیٰی سُنَّۃً مِّنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا یعنے جسنے رواج دیا میری سنت کو بعد میرے کہ لوگون نے اوسکو چھوڑ دیا ہو پس اوسکو اون سبکا ثواب ملیگا جنھون نے اسپر عمل کیا۔ مین کہتا ہون کہ یہ لوگ اس حدیث کے مصداق نہین ہوئے بلکہ انھون نے تو بدعت صریحہ یعنی خرقہ پوشی کو چھوڑکر ایسا پیری مریدی کا طریقہ نکالا کہ مشتبہ بالسنت ہوا اور سنت متروکہ و منسوخہ بالاجماع کو جاری کرنے والے کے مصداق ہوئے فتدبر لیکن شیخصاحب اور اونکی اولاد تو ہمین معذور ہین قول الجمیل مین کیا کچھ لکھا ہی جو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی مثل مشہور حُبُّكَ الشَّیْئَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ۔ تمام ہوئی عبارت قصوری کی

جوابات

قولہ یہ چارون مذہب بدعت ہین الخ حال آنکہ یہ چارون مذہب حنفی شافعی مالکی حنبلی موافق عمل کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے حق ہین اور حقیقت دین اسلام کی

انھین چارون مین دائر و سائر ہی اور قیامت تک یہی قائم رہین گے اور کسی کے بدعت
کہنے سے نہ مٹین گے اور انمین جو بعض مسائل فروع کا اختلاف ہی یہ کسی طرح منافی
حقیت کے نہین بلکہ یہ اختلاف ایسا ہی جیسا صحابہ کرام مین بعض مسائل کا اختلاف
ہوا کرتا تھا اور باوجود اختلاف کے ایک دوسرے سے بغض و عداوت نہین رکھتے تھے
اور مثل خوارج اور روافض کے باہم سب و شتم نہین کرتے تھے صلحا اور ایمۂ دین کی محبت جزو
ایمان ہی اور عداوت اونسے گمراہی کا نشان ہی یہ چارون مذہب انکے ساتھ اس اعتبار سے منسوب
ہین کہ انھون نے استنباط مسائل فرعیہ کے احکام حلال و حرام مین بڑی بڑی کوششین اور محنتین کی
ہین اور کتاب و سنت کے کلیات سے ان جزئیات امور دینیہ کے استخراج مین نہایت مشقتین اوٹھائی ہین اور
ہر ایک نے خالصًا لوجہ اللہ کیسی کیسی تحقیق و تنقیح کی ہی اور کس درجے کی تلاش کامل اور تفحص بالغ سے
دین محمدی کو رونق دی ہی اسیواسطے تقلید ان حضرات کی مسائل فروع مجتہد فیہا اور احکام اجتہادیہ مین ہم
ضروری ہوگئی کہ بغیر اسکے حفظ دین کی کوئی صورت نہ تھی اور اصول مسائل منصوصہ کے تو دین محمدی مین
ایک ہین تعصب اسمین کسیکو نچاہیے صراط مستقیم یا بین افراط و تفریط کے ہی اللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
اور یہ ظاہر ہی کہ غیر مقلدی اور لامذہبی اس زمانے مین بالکل تلتی فی الدین اور موافق خواہش نفس امارہ کے
موجب تخفیف تکلفین ہی کہ جب کسی امام کی تقلید نہین ہی تو پھر کیا پوچھنا کہ عمل بالمسائل المختلفہ کا فتح باب
ہوگیا جو جی مین آیا اور نفس کو بہایا اوسی پر عمل کیا کسی امر کی پابندی نہ رہی جلد فراغت ہوئی
تکالیف شرعی اوٹھگئی قید تقلید سے چھوٹ گئے آزادی ہاتھ لگی غرض کہ مقلد ہو کے حنفی یا شافعی بنجا
اور خاص کسی امام کی ایمۂ اربعہ مین سے متابعت کرنا عین اتباع محمدی و اختیار طریقۂ نبوی ہی کہ اصل ان مذاہب
اربعہ کی وہی قرآن و حدیث اور حکم خدا و رسول ہی اور درحقیقت یہ ایمۂ مجتہدین اور انکے مقلدین فقہای کاملین
اور محدثین محققین سب کے سب حافظان شریعت و پاسبانان سنت ہین اور انھین کے ذریعے سے ہمکو سیدھی
راہ دین اسلام کی معلوم ہوئی اور ہر چیز کی حلت و حرمت مفہوم ہوئی انھون نے فقہ و حدیث
کو خوب چھانا اور اجتہاد کی کسوٹی پر دین کے کھوٹے کھرے کو خوب پہچانا انھین کے طفیل سے

مسائل فقہیہ کی تفصیل معلوم ہوئی اور انھین کے بیان سے صحت اور ضعف حدیث کا سمجھ مین آیا اور کتاب و
سنت کے ناسخ و منسوخ کو پایا انھین لوگ قرآن و حدیث کو خوب سمجھ گئے اور کلام شارع سے مسائل
کے نکالنے مین کامل اور صاحب مذہب ہو گئے وہی حدیث کے راوی اور ناقل ہین اونھین کی کتابین جو
آج تمام امت مستند سمجھی جاتی ہین انھین سے اعتبار پیدا کر رہی ہین اگر وہ حنفی یا شافعی ہونے کے باعث معاذ اللہ
گمراہ تھے تو اونکی روایت کا کیا اعتبار رہا امام طحاوی یا دارقطنی نووی ذہبی ابن حجر عسقلانی ابن عبد البر طحاوی
زیلعی ابن قیم جوزی حافظ سیوطی علی قاری [illegible] جو بڑے بڑے محدث اور فقیہ تھے اور ہمارا مثل انکے بلکہ روایت
درایت مین انسے بھی بڑھکر سب کے سب مذاہب اربعہ کی طرف منسوب ہوتے تھے اور اس امر کو بوجوہ مصالح
دینی ضروری سمجھتے تھے اگر یہ سب لوگ امر مستحب [illegible] اور بدعت کی طرف نسبت کرنے سے بدعتی اور
گمراہ ٹھہرین تو بتلائیے پھر ہدایت اللہ کون ہے [illegible] شخص
جان پہچان دوالسکی کرین + پس بزرگان دین خصوصا حضرات ائمہ مجتہدین کو اپنا پیشوا جانے
اور حسن عقیدت سے اونکا اتباع کرے اور اونکے طریقہ کو عین طریق سنت سمجھے اور اگر کسی جزئی مسئلے
مین کسی ظاہر حدیث سے اونکے قول کی مخالفت پائی جاوے تو بلا تحقیق اور بغیر سمجھے اون کے
کتب مسائل کے بدظن ہو کر برا نہ کہے دیکھو انھین لوگون کے حق مین سوء ظنی اور بدگوئی سے بچنے
کیواسطے حق تعالی نے ہم لوگون کو اسطرح دعا مانگنے کی تعلیم فرمائی ہے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا
الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ
رَحِيمٌ یعنی اے پروردگار ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بھائیونکو جو ہمسے سابق تھے ایمان مین اور نکر ہمارے
دلون مین مومنونکی برائی کا اثر اے رب ہمارے بیشک تو ہی مہربان رحم والا انتہی بلکہ ہمپر ان حضرات مجتہدین
کی شکر گذاری بموجب اس حدیث شریف کے واجب ہے مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ
یعنی جو لوگون کا شکر گذار نہین وہ اللہ کا بھی شکر نہین کرتا پس ہمپر انکے احسان کا کتنا بڑا حق شکر ہے کہ
انھون نے ہماری ہدایت کے واسطے تنقیح مسائل دینیہ مین کیسی کیسی کوششین کین کہ جنکی برکت تقلید سے ہزارون نے
درجہ ولایت کو پایا اور لاکھون نے کرورون کو ہماری مذہب کے فیض تعلیم سے منزل قربت تک پہونچایا

قولہ فقرا اور اہل اللہ کی تاثیر صحبت سے عبادت مین کیفیت نورانی پیدا نہین ہوتی الخ اسمین تو قصوری
صاحب کا انکار بدیہی ہی بیشک اہل اللہ کی صحبت مین عبادت کی اور ہی لذت پاتی اور کیفیت نورانی ہوتی
ہی اسواسطے کہ صحابۂ کرام آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی حضور وصحبت کے فیض و برکت سے ایسی توجہ دلی و
اطمینان قلبی کے ساتھ نماز مین مشغول ہوتے اور عبادت کرتے کہ دشمنونکے تیر بدن مین گھس جاتے اور
فوج کفار سے زخم پر زخم کھاتے باانیہمہ فرط حلاوت سے جبتک نماز سے فارغ نہوتے اپنی حالت کیطرف
توجہ نکرتے یہ قصہ ابوداود مین موجود ہی جسکا جی چاہے دیکھ لے مگر قصوری صاحب نے تو اس طرح کا خشوع
وحضور وتبتل الی اللہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا یہی منشا انکار فیض صحبت کا ہی افسوس صد افسوس
کہ ایسا انکار بھی نچاہیے کہ جس سے انکار کرامات اولیاء اللہ کا لازم آوے اب اس زمانے مین بھی ہزاروں نے صوفیہ
کرام کی ایسی حالتین بچشم خود ملاحظہ کی ہین جنکے دلونکو حق تعالی چاہتا ہی اپنے نور محبت سے منور کرتا ہی اور
اونکے دل وجان کی روح پر تجلی خاص کا پرتو ڈالتا ہی چنانچہ اللہ تعالی مثال نور کی بیان فرماتا ہی یَکَادُ زَیْتُہَا
یُضِیْئُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ یعنی قریب ہی کہ تیل اوسکا خود
ہی روشن ہو جاوے اگرچہ نچھوئے اوسکو آگ نور ہی اوپر نور کے رہنمائی کرتا ہی اللہ اپنے نور سے جسکو چاہے انتہی اور
بھی صحبت کے برکات وفوائد احادیث صحیحہ سے ثابت ہین آنحضرت نے فرمایا مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ کَحَامِلِ
الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَکَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ یعنی صحبت ہمنشین صالح کی مانند صحبت مشک فروش کے ہی جو پاس اوسکے بیٹھے گا بے نصیب
نرہیگا یہ حدیث مروی ہی بخاری ومسلم مین اور یہ دوسری حدیث بھی صحیحین مین وارد ہی ہُمُ الْقَوْمُ
لَا یَشْقٰی جَلِیْسُہُمْ یعنی ذاکرین خدا ایسے لوگ ہین کہ ہمنشین اونکا فیض وبرکت صحبت سے بے نصیب
اور محروم نہین رہتا اگر قصوری صاحب کو اسپر اطلاع ہوتی تو ہرگز اس تاثیر صحبت بزرگان دین کا انکار نکر
بیٹھتے ظاہر ہی کہ اہل غفلت مردہ دل کی نماز کو اہل اللہ زندہ دل کی نماز کے ساتھ کچھ نسبت نہین جیساکہ
غافلونکے حق مین حق تعالی فرماتا ہی فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاہُوْنَ یعنی عذاب
الہی سے خرابی اور تباہی ہی اون نمازیونکی جو اپنی نماز کی کیفیت سے غافل ہین اور اہل اللہ کے حق مین

ارشاد کرتا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ یعنی بیشک کامیاب ہوئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز مین خشوع کرنیوالے ہین انتہی پس ان مومنون آیتونکے مفہوم کو بنظر تدبر دیکھنا چاہیے کہ حق تعالی نے نافلونکی نماز کو ویل اور خرابی اور تباہی کا سبب فرمایا اور خشوع کرنیوالونکی نماز کو فلاح اور کامیابی کا منشا ٹھیرایا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْعَبْدَ لَیَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهِ وَلَمْ یُکْتَبْ لَهُ مِنْهَا اِلَّا نِصْفُهَا اِلَّا ثُلُثُهَا حَتّٰی قَالَ اِلَّا عُشْرُهَا یعنی خدا کا بندہ نماز پڑھکر فارغ ہوا اور اوسکے نامہ اعمال مین نماز کا ثواب کبھی آدھا لکھا جاتا ہے اور کبھی تہائی یہانتک فرمایا کبھی دسوان حصہ رَوَاهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ پس ظاہر ہے کہ یہ کمی بیشی ثواب کی بعلت کمی و زیادت خشوع و حضوری نماز کے ہے ورنہ بظاہر تو سب نمازی برابر ہین ان نصوص پر اگر قصوری صاحب کو آگہی ہوتی تو ایسے بیہودے اعتراض نکرتے **قوله** اشغال پیری مریدی کی شرع مین کچھ اصل نہین الخ اقول انکا یہ دعوی محض غلط ہے اکثر اشغال و اوراد صوفیہ کرام کے اذکار قرآنیہ و ادعیہ نبویہ ہین اور مراقبات انکے بنصوص ثابت ہین جنسے دلکو نورانیت اور حیات ابدی حاصل ہوتی ہے اور رجوع الی اللہ و انابت و انقطاع و خشیت و تذلل پیدا ہوتا ہے مراقبہ معیت مراقبہ قربت مراقبہ صمدیت اکثر آیات قرآنیہ سے ثابت ہے جیسے وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ یعنی وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین تم ہو اور آیت وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم انسان کی طرف اوسکی رگ جان سے زیادہ قریب ہین اور آیت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ یعنی کہہ اے محمد وہ اللہ ایک ہے بے پروا پس قصوری صاحب کا اشغال و اذکار صوفیہ کو بے اصل کہنا صرف منشای جہالت اور بے علمی کا سبب ہے اسمین کوئی شک نہین کہ کوئی امر بدعی اور محدث کسی قوم مین مروج ہو شرعا کچھ قدر نہین رکھتا اور عند اللہ ایک جو کی برابر نہین بلکہ موجب ضلالت اور خلاف شریعت ہے صوفیہ کا ایجاد ہو یا کسی اور کا احداث ہان البتہ بدعت حسنہ جو مؤید دین اور باعث عمل خیر اور ذریعہ وصول الی اللہ ہو بشرطیکہ شریعت مین اوسکی ممانعت نہ آئی ہو اوسکا کرنے والا مثاب ہوگا اور اشغال و اذکار صوفیہ کے جنسے انقطاع و تبتل و خشیت و تذلل و قناعت و توکل

وانابت واستقلال وتقوی وتجلیۂ روح وتخلیۂ دل وتزکیۂ نفس وغیرہ من الکمالات الانسانیۃ حاصل ہوتا ہی
کتاب وسنت سے ثابت ہین اور اصل اونکی شرع مین موجود ہی پس منشی ان سب امور معمولہ صوفیہ کا ہدایت و
ارشاد ہی پھر ایسے امر بدیہی الثبوت کا انکار خرط القتاد ہی **قولہ** اس بیعت کے انکار مین اکثر
ایمۂ دین بھی کاتب الحروف کے ساتھ ہین الخ واہ اس جھوٹ کا کیا کہنا قصوری صاحب اکثر کو تو جانے دین
ایمۂ دین مین سے دو ایک کا ہی نام بتلادین کہ کون اس انکار بدیہی مین اونکا شریک ہی ہرگز کوئی اونکا
شریک نہین فقط اس عبارت **قول الجمیل** کو دیکھکر فَظَنَّ قَوْمٌ اَنَّهَا مَقْصُوْرَةٌ عَلٰی
قَبُوْلِ الْخِلَافَةِ یہ دعوا کر بیٹھے اور فریب دہی عوام کیواسطے اپنی طرف سے قَوْمٌ کے معنی قوم
علماء مجتہدین لکھدیے یہ کونسی دیانت ہی اگر منکرون مین سے کوئی عالم مشہور یا مجتہد ہوتا تو بالضرور کوئی نہ
کوئی مفسرین یا شارحین حدیث مین سے کسی آیت یا حدیث کی تحت مین اس اختلاف کا ذکر کردیتے اور مخالف کا
نام لکھدیتے اور بالفرض کسی نے لکھا بھی تو وہ اون لوگون مین سے ہی جنکو فن حدیث سے کچھ واقفیت نہین اور
قصوری صاحب کیطرح فہم علم سے قاصر ہین اوس قوم بے علم مجہول الاسم نے تو سوای بیعت خلافت
کے تمام اقسام بیعت کے وجود سے انکار کیا ہی اور قصوری صاحب اونکے قول کی یون تاویل کرتے ہین
اونکا دعوی یہ ہی کہ بیعت کے یہ اقسام بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک
ہوگئی الا بیعت قبول خلافت اور شیخ کا جواب لغو ہی کیونکہ خلاف دعوی کے ہی حال آنکہ قصوری صاحب نے نہ کوئی
سند اونکی تحریر دیکھی اور نہ اونکا کوئی دعوی سنا ہی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے تو کسی کی زبان سے ایسا
باطل دعوی سنکر فَظَنَّ قَوْمٌ لکھدیا اور خود ہی اس قول مردود کا رد کردیا قصوری صاحب نے نہ اونکا قول
دیکھا نہ سنا یون ہی اپنی طرف سے ایک مطلب تراش کر شاہ صاحب سے زبردستی لڑائی باندھی اور اونکو
الزام بالا یلزم دیا حال آنکہ شاہ صاحب کی ظاہر عبارت سے یہی مستفاد ہوتا ہی کہ اس طائفے کو جملہ
اقسام بیعت کے وجود سے انکار ہی اسیواسطے اوسکا رد کردیا اور نہین معلوم کہ قصوری صاحب کیا
سمجھکر شیخ کے جواب کو خلاف دعوی بتلاتے ہین اور چھوٹا منہ بڑی بات اونکی نسبت لغو لغو لکھتے
ہین کہان قصوری ہیچ مدان ناآگاہ اور کہان حضرت شاہ ولی اللہ آیۃ من آیات اللہ مگر اس کہنے سے

قولہ اسپہ کیا ہوتا ہے سنگِ بد اصل کیا قیمت گوہر شکند ÷ طعن خفاش کجا رونق خورشید برد ÷

اعتراض ہے کہ کل خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبد العزیز نے کیون نہ جاری کی الخ اصل جواب اسکا یہ ہے کہ خلفا کے وقت مین بیعت متروک نہ تھی جاری تھی پھر جاری کرنا چہ معنی دارد کہ تحصیل حاصل و اعلام معلوم تھا صحابہ کرام نے اول ابوبکر صدیق بعد اونکے عمر فاروق بعد اونکے عثمان ذی النورین بعد اونکے علی مرتضی رضوان اللہ علیہم کے ہاتھ پر بیعت کی تعاذ اللہ قصوری صاحب کو خلفای راشدین کی خلافت اور بیعت سے بھی انکار ہے دیکھو سب مفسرین اس آیۂ کریمہ کو انھین منکرین خلافت خلفای اربعہ کے حق مین وعید بتلاتے ہین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ یعنی جن لوگون نے انکار کیا بعد اسکے سو وہ لوگ فاسق ہین انتہی اگر کوئی یہان کہے کہ یہ بیعت قبول خلافت کی تھی یعنی عہد اس بات کا کہ ہم بغاوت نکرینگے اور گفتگو ہماری بیعت توبہ مین ہے سو ہم اوسکے جواب مین روایات کتب حدیث پیش کرتے ہین اہل انصاف کو معلوم ہو جائیگا کہ حق بجانب کسکے ہے چنانچہ صحیح بخاری مین وارد ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے وقت خلافت خلیفۂ سوم کے بمشورت صحابہ رضوان اللہ علیہم حضرت عثمان کو خلیفہ مقرر کر دیا اور بیعت کے وقت کہا اُبَایِعُكَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَالْخَلِيْفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهٖ یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون کتاب خدا و سنت رسول اللہ و طریقۂ شیخین پر اور بروایت امام احمد مروی ہے اُبَایِعُكَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَسِيْرَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون اوپر کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و طریقۂ ابوبکر و عمر کے انتہی پس جس بیعت کا ان روایتون مین ذکر ہے ظاہر ہے کہ وہ بیعت تقوی ہے خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اسمین داخل ہین اب اگر کوئی یہ کہے کہ جو بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکے تک کرتے رہے وہ اسلام اور جہاد کی بیعت تھی اور جو بیعت توبہ تھی وہ بعد ہجرت کے ترک ہو گئی یہی بیعت جو مشایخ صوفیہ مین مروج ہے سنت مستمرہ نہ ہی سو یہ کہنا اوسکا جہل و نادانی پر محمول ہوگا اسواسطے کہ اگر مطلق بیعت بھی لیجاوے تو بھی بیعت توبہ سے خارج نہوگی بیعت توبہ مین تو کل اقسام بیعت کے داخل ہین بیعت توبہ کیا ہے سب گناہون سے توبہ کرنا اور اوامر شرعیہ کی تعمیل کا وعدہ کرنا ہے اور یہی بیعت اسلام بھی ہے کہ اوسمین شرک و کفر وغیرہ سے توبہ کرتا ہے

تائب ہونا اور بجا آوری احکام شرعیہ کا عہد کرنا ہوتا ہے اسیطرح بیعت جہاد بھی ہے کہ اوسمین ثبات و صبر و
استقلال کا اقرار کرنا اور نافرمانی رسول اللہ و نزاع باہمی اور میدان جنگ مین بھاگ جانے سے بیزار ہونا ہے
پس جب بیعت توبہ کا ترک ثابت ہو جائیگا تو بیعت مطلقہ کا ترک بھی لازم آئیگا حالانکہ یہ مطلق بیعت نص
قرآنی اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے پس تفرقہ کرنا بیعتون مین کہ بعض سنت ہے اور بعض بدعت جیسا کہ تصوری
صاحب کے دعوے سے ثابت ہوتا ہے باطل ہو گیا بیعت اسلام بیعت توبہ بیعت تقوی سب ایک ہی چیز ہین بیعت
جہاد انکی ایک فرد ہے اور سوا اسکے اور اقسام کی بیعتین بھی مسنون ہین اور یہ زمانے مین بخاری مین ہین چنانچہ صحیح بخاری
مین ہے صفحہ [illegible] باب البیعة علی اقام الصلوة و صفحہ [illegible] باب البیعة علی ایتاء الزکوة و صفحہ [illegible] باب کیف یبایع
الامام الناس اس باب مین بہت سی حدیثین ہین اور قسم کی بیعت کا اسمین ذکر ہے مثلاً سچ بولنا اور کسی معاملہ
مین کسی کی ملامت سے نہ ڈرنا اور مسلمان بھائیون کے خیر خواہ رہنا اور مطابق کلام اللہ و سنت رسول اللہ و سنت خلفائے
راشدین کے عمل کرنا اس باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام مجاز ہے کہ ایسے امور مین امام کے ساتھ بیعت کرے [illegible]
اور صفحہ [illegible] جلد ثانی مصفی شرح موطا مین ہے باب البیعة علی ارکان الاسلام و ترک الکبائر و غیر ذلک من
احکام الشرع اور اس باب سے معلوم ہوتا ہے کہ بیعت کا بھی ذکر ہے پس بیعت صرف خلافت کے واسطے خاص نہین ہے بلکہ عام ہے
جیسا کہ مذکور ہو چکا اور بیعت توبہ و استغفار کی جو حضرات صوفیہ مین معمول ہے اصل اسکی اور یہی سنت نبوی
سے ثابت ہوتی ہے اسیواسطے مسوی شرح موطا کے باب مذکور مین مسطور ہے وفیہ دلیل علی ان البیعة
غیر مقصورة علی قبول الخلافة والذی یتعاهده مشایخ الصوفیة له وجه یعنی اسمین
دلیل ہے اس بات پر کہ بیعت صرف خلافت پر موقوف نہین ہے اور جو صوفیونمین بیعت کا رواج ہے وہ دستور کیلیے شریعت
مین اصل و ماخذ ضرور ہے اور اس آیت شریفہ مین بھی بما عاهد سے تعمیم بیعت کی سمجھی جاتی ہے اور
ایفائی عہد و پیمان کے واسطے جو وعدہ ترک معاصی بجا آوری احکام شرعیہ کا ہے حق تعالی کیطرف سے وعدہ عطائے
اجر عظیم ہے وہ آیت یہ ہے ومن اوفی بما عاهد علیه الله فسیؤتیه اجرا عظیما یعنی جس نے
پورا کیا کام جس پر اوس نے اللہ تعالی سے عہد و پیمان کیا تھا پس عنقریب دیگا اوسکو اللہ تعالی بڑا ثواب
اور ظاہر ہے کہ بنا کارخانہ بیعت کی نیابت پر ہے پیر سے معاہدہ کرنا گویا خدا اور رسول سے معاہدہ کرنا ہے

اور علماے شریعت و داعیان طریقت نائب رسول اللہ اور وارث انبیا ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خدا تعالی
کی طرف سے نائب ہوکر بیعت لیتے تھے چنانچہ یہ آیہ کریمہ اسپر نص صریح ہے اِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ
اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ یعنی تحقیق جو لوگ تجھسے بیعت کرتے ہین بیشک وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے ہاتھ اللہ کا
اونکے ہاتھ پر ہے اور اگر صاحب قول الجمیل کا طرز اختیار کیا جاوے تو سوا خلفاے راشدین کے اکثر خلفا فاسق گذرے
ہین اور جو یہ پیر کا مشہور ہے اونکی بھی سنتون مین قصور رہتا تھا چنانچہ بعض خلفا مروانیہ رکوع و سجود کے بعض تکبیرات نہ کہتے
تھے اور بعض نماز کو اول وقت نہ پڑھتے جیسا کہ علما سے مستور نہین ایسی سستی ہوئی تو کیا تعجب کہ اس سنت بیعت مین بھی
سستی آگئی ہو اگر بالفرض ایسے غیر خلفاے راشدین مین سے کسی نے اسمین سستی کی ہو تو کیا وہ سنت ہمارے واسطے
سنت نہ رہیگی اور کیا حضرت رسالت کا قول و فعل عمر بن عبد العزیز کی تصحیح کا محتاج ہو فاستغفر ربک واطع
نبیک **قوله** معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کے زعم مین بیعت صرف خلیفہ پر منحصر ہے مصرع خواندی خود بدام آمدی الخ افسوس
کہ شیخ نے تو اس اعتراض کو یونہی رفع کر دیا مگر قصوری صاحب کو بسبب تعصب مذہب کے کچھ یاد نہین رہا شاہ صاحب نے
فرمایا ہے کہ بیعت مین فتنے کا خوف تھا شاید لوگ بیعت خلافت کا گمان کرتے اور خلیفہ وقت دشمن ہو جاتا
پس احتیاطا اسکو ترک کر دیا تھا قصوری صاحب کو چاہیے کہ آیندہ اس حوالے کو یاد رکھین ورنہ کہا ہے مصرع مرا خواندی
خود بدام آمدی [illegible] آب جو آمدہ غلام بہ برد + **قوله** اگر صحابہ
کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ جو شام وغیرہ ملک نے کر مسلمان ہوئے تھے کیا اونکو بھی حاجت نہ تھی الخ
پہلے تو صحابہ کرام کا ترک ناسخ حدیث بتلایا تھا اب شام و روم کے نو مسلمونکا ترک بھی ناسخ ٹھہرایا نو مسلمونکے
ترک کرنے سے سنت ترک نہوگی **قوله** السلام علیک ترک کرنا چاہیے تھا الخ واہ کیا خوب جواب ہی اسسے لازم آتا ہے کہ
مثلا جس سے ادا ے نماز تہجد مین غفلت ہو جاوے تو وہ اوقات پنجگانہ کی سنتین بھی چھوڑ دے افسوس کہ مثل مشہور بھی
یاد نہ رہی مَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ اسکے ترجمے مین یہ ہندی مثال کافی ہے سارا جاتا دیکھیے تو آدھا دیجیے
بانٹ اگر یہی قاعدہ قصوری صاحب کا جاری ہو جائے تو رفتہ رفتہ تکلیفات شرعیہ مین تخفیف کر کے
سب مسلمان غیر مکلف ہو جاوین **قوله** برکت صحبت قائم مقام سنت کی دلیل ہے ترک سنت کی اگر قصوری صاحب
کو سمجھنا چاہیے کہ بیعت اون سنتونمین سے نہین ہے جو روزمرہ کیجاوے بلکہ اگر عمر بھر مین ایک ہی دفعہ کر لے تو بھی

کفایت کرتی ہی صحابہ کبار کو برکت صحبت نبوی نصیب ہوئی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہاتھ پر بیعت کر کے فیضیاب ہو چکے تھے پھر اونکو دوسرے سے بیعت کرنے کی کیا حاجت رہی سہ سامنے
سورج کے مشعل کا جلانا ہی عبث ۔ **قولہ** بلکہ اتنا ہی کافی تھا کہ کل بیعتین من اولہا الی آخرہ اسی
خوف (یعنی خوف تفرقہ وفتنہ وفساد) سے ترک ہوئین الخ بیعت قبول خلافت الخ جزاک اللہ قصوری صاحب
سے حق بات نکلی یہ کرامت صاحب قول الجمیل کی ہی کیونکر نہو کہ وہ اسم بامسمی ولی اللہ ہین بیشک خوف
فتنہ سے علمای امت نے بیعت کو ترک کر دیا تھا اور یہی شاہ صاحب نے فرمایا ہی اب ساری بحث معترض صاحب
کی لغو ٹھیری آیندہ ہرگز بیعت کو بدعت نہ کہین سہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۔ **قولہ** صوفیون
نے بیعت کی جگہ خرقہ رکھا الخ بقول بعض محدثین محققین کے ثابت ہی کہ خرقہ خیر القرون مین جاری ہوا اور جس امر
کا خیر القرون مین رواج ہو علمای محققین کے نزدیک وہ داخل بدعت نہین ہوتا علامہ جلال الدین سیوطی نے
اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ مین اور ملا علی قاری نے موضوعات کبیر مین رواج خرقہ کو خیر القرون سے
ثابت کیا ہی اور خیر القرون تبع تابعین تک کا وہ زمانہ ہی کہ جسکے خیر ہونیکی آنحضرت مخبر صادق نے شہادت
دی ہی قصوری صاحب کو اس تحقیق سے خبر نہین ورنہ ایسی جرات نکرتے کہ یہ خیر القرون کے لوگون کو
اہل بدعت ٹھیرانا اور اونکے رواج کو بدعت قرار دینا خوارج کا کام ہی اور اگر خیر القرون سے قطع نظر کرین
اور روایات مذکورہ کو صحیح نہ سمجھین جیسا کہ بعض محدثین کا قول ہی تاہم طائفہ صوفیہ رحمہم اللہ حدیث
ام خالد و معاذ سے استنباط کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام خالد کو لوئی عنایت فرمائی اور
معاذ کو جب یمن کیطرف روانہ کیا تو عمامہ پہنایا **قولہ** چاہیے تھا کہ وہان سے ہجرت کرتے الخ اوسوقت تمام
دار الاسلام تو خلیفہ وقت کا قلمرو تھا اور جو مخالفونکے ملک تھے وہ دار الحرب تھے پس ایک سنت کیواسطے دار الاسلام
کو چھوڑکر دار الکفر مین جانا اور ہزارون قباحت اور سیکڑوں معصیت کے ارتکاب کو کوئی مسلمان پسند
نکریگا کیا عجب کہ اوسوقت خدا نخواستہ قصوری صاحب ہوتے تو فتوا اسکا دیتے **قولہ** اگر ہجرت نہوسکتی
تو بقدر استطاعت پانچ تک تقیہ کرتے اور چھپ چھپ کر ایسے طریق سے سنت ادا کرتے جس سے وہم بیعت خلافت
کا نہ پڑتا الخ بھلا اگر کوئی کہے کہ وہ لوگ ضرور چھپکر بیعت کرتے تھے تو قصوری صاحب ہرگز اسکو جھٹلا نہین سکتے

پردے کی بات کو سوای عالم الغیب کے کون جانتا ہے ہان کسیکو غیب کا علم ہو تو البتہ وہ اثبات یا انکار کا دعوی
کر سکتا ہی ایسا تو سوای حق تعالی کے کوئی نہین معلوم ہوتا پس ایسا علم خدا ہی کو ہے چونکہ ان باتون مین جانکا خوف
تھا حتی الوسع لوگ چھپاتے تھے جب اوسوقت کے حاکمونکو خبر نہوئی تو آج ہزار سال کے بعد ہمکو کسطرح حال اونکا
معلوم ہو جاوے کہ وہ بیعت کرتے تھے یا نہین اگر ہم فرض کرین کہ اون لوگون نے خوف حکام وقت سے بیعت کو
چھوڑ دیا تھا تو بھی اونپر شرعا کچھ الزام اور مواخذہ نہوگا اسواسطے کہ یہ ترک سنت کا عذر سے ہوا بلکہ تارک
سنت غیر مؤکدہ کا بلا عذر بھی قابل الزام و ملامت کے نہین ہو سکتا اور یہ جو تقیہ کا ارشاد ہوا ہے پہلے اونکو
یہ ثابت کرنا چاہیے کہ بیعت واجب تھی اور وہ لوگ پردہ بھی نکرتے تھے وَإِذْ لَيْسَ فَلَيْسَ **قوله**
کیا یہ بھی دوای طبی ہے کہ ایک دوا نملے تو دوسری شئ قائم مقام اوسکے کردین الخ واہ قصوری صاحب اتنا
بھی نہین جانتے کہ حکیم مطلق نے دین محمدی مین بہ نسبت اور دینونکے کسقدر سہولت رکھی ہے
اور آسانی کی ہے کہ ہر چیز کے بدلے دوسری چیز بتادی ہے مثلا اگر پانی نملے یا پانی موجود ہو مگر اوس کا
استعمال نکر سکے تو تیمم جائز ہے اور قرآن مجید یاد نہو تو صرف سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا نماز
مین کافی ہے اور جو قیام نکر سکے تو بیٹھکر اور جو بیٹھ نہ سکے تو لیٹ کر نماز پڑھے اور ضعیف العمر روزہ
نرکھ سکے تو فدیہ ادا کرے اور نماز کے وقت مسجد پاس نہو تو تمام زمین مسجد ہے اور بھی شریعت مین ایسی
بہت صورتین بدل کی ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طب روحانی مین بہ نسبت طب یونانی کے زیادہ آسانی
رکھی گئی ہے حق تعالی فرماتا ہے وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ یعنی اللہ نے دین مین تمپر تنگی نہین کی طب
جسمانی مین اصلاح بدنی کیواسطے اطبا نے بدل تجویز کیے ہین تو علاج روحانی کے لیے حکیم حقیقی واسطے رفع حرج کے بدل
کیون نہ مقرر فرمائیگا ہان دوا کے تبدل و تغیر مین بیمار کو کچھ اختیار نہین یہ حکیم کا کام ہے **قوله** اور کسی تواریخ
سے بھی ثابت نہین کہ خلفا نے کسی مشایخ کو بیعت کرنے سے منع کیا ہو الخ جبتک رسم بیعت خلیفون مین
جاری تھی اونکے خوف سے دوسرے کے ہاتھ پر بیعت نہین ہوتی تھی اور جب خلیفون نے رسم بیعت کو ترک کر دیا
اور بیعت اونکی رسم نرہی تو لوگونکو اس کام سے کیون منع کرتے پھر بھی جس کے ہاتھ پر بیعت جماعت کثیر کی
ہوتی تھی تو حکام اونسے بخوف فتنہ دشمنی رکھتے تھے قصوری صاحب تو بالکل تاریخ سے واقف نہین آنکھ بند کرکے

یہ واقعہ گذرا ہی اور تاریخ سے بھی یہ امر پیدا ہی کہ حضرت شیخ نظام الدین معروف بسلطان الاولیا کے ہاتھہ پر
جب لاکھون مسلمانون نے بیعت کی اور اونکے معتقدین کی جماعت کثیر ہوئی تو پادشاہ وقت کے دل مین
خدشہ گذرا اور ایک مدت تک شیخ کا دشمن رہا **قولہ** شیخ صاحب تو خود اور اونکے والد ماجد اس بلا مین مبتلا
تھے اگلا بیان قصوری صاحب کا قصور اور اونکی عقل کا فتور کس درجے بڑھا ہوا ہی دیکھنا چاہیے کہ ایسے بڑے شیخ کامل اور
حدیث و قرآن کے عامل کو گرفتار بلا کہدیا اور بیعت مسنونہ کو اپنے گمان فاسد اور رائے کاسد مین بدعت مذمومہ
قرار دیا اور اپنے رسالہ تحقیق الکلام مین کھانا رکھکر بسم اللہ کہنے والیکو کفر کا فتوا دیا ہی چنانچہ لکھا ہی کہ اگر کوئی
کسیکے آگے کھانا رکھکر بطور اجازت کے کہے بسم اللہ جیسا کہ عام رواج ہی کہ کہتے ہین بسم اللہ کیجیے کہنے والا کافر
ہوجائیگا اب کوئی یہان قصوری صاحب سے پوچھے کہ بسم اللہ کہنے سے اور سنت پر عمل کرنیسے تو آدمی کافر اور بدعتی
ہوجاتا ہی اب ہدایت کس چیز مین باقی رہی رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا **قولہ** مین کہتا ہون شیخ صاحب
جاری کی کیون فرمایا بلکہ لفظ استحداث کہنا چاہیے تھا الخ حال آنکہ عبارت شیخ کی یہ ہی (بیعت مسنونہ جاری کی) اگر
لفظ استحداث لکھتے تو یون عبارت ہوجاتی (بیعت مسنونہ استحداث کی) بھلا امر مسنون بھی کبھی بدعت
ہوتا ہی **ع** مزن بی تامل بگفتار دم ۔ اور بیعت مسنونہ کوئی چیز ایسے اجزا سے مرکب بھی نہین جسمین تاویل
کرکے قصوری صاحب کی اصلاح بحال رکھی جاوے کہ کچھہ سنت ہی اور کچھہ بدعت مستحدثہ پس ایک ہی چیز کو سنت و بدعت
کہنا عاقلونکا کام نہین **قولہ** سنت متروکہ اور منسوخہ باجماع کو جاری کرنیوالیکے مصداق ہوئے الخ واہ قصوری صاحب
کے بھی نئے نئے اجتہاد ہوتے ہین اور عجیب عجیب رنگ برنگی خیالی بیج بوتے ہین پہلے تو فقط قَوْمٌ کے
معنی (قوم علمای مجتہدین نے نقل کیا) لکھے پھر اسپر حاشیہ چڑھایا (اکثر ائمہ اس انکار بیعت مین میرے ساتھہ ہین) اور
پھر یہان پہونچکر جو طبیعت جولانی پر آئی تو لکھدیا (بیعت سنت منسوخہ باجماع) ایسے بیدلیل دعوون سے آدمی
دروغگو کہلاتا ہی اگر دعوی صحیح ہی تو کسی عالم معتبر کا قول نقل کرتے اجماع یا اکثر اماموںکا اتفاق ثابت کرنا تو امر
محال ہی ایسے اعتراضات لایعنی سے قصوری صاحب کا مبلغ علم معلوم ہوگیا کہ تعصب اعدا نافہمی مین کامل
ہین اور بزرگان دین کو برا کہنے مین بے باک یہانتک بڑھکر لکھا ہی کہ شاہ صاحب نے قول الجمیل کو کفر و شرک سے بھر دیا ہی استغفر اللہ
بالکل یہ اتہام بیجا و گمان ناروا ہی کہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ وہ شخص ہی کہ جسنے سب سے پہلے اتباع سنت اور

توحید کا بیج ہندستان مین بویا ہی اور آجتک ایسا شخص جامع علم ظاہر و باطن کا سرزمین ہند مین پیدا نہین ہوا ہی کہ
کسی نے مثل اونکے رد شرک و بدعت و احیای سنت مین کوشش نہین کی شاہ صاحب کا علم و فضل و تجربہ و دانائی و کمال
اتباع سنت تعالی اونکی تصانیف کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی خاص کر حجۃ اللہ البالغہ و عقد الجید و انصاف و تفہیمات کے
مطالعے سے یقین ہوتا ہی کہ یہ شخص اپنا نظیر نہین رکھتا متاخرین تو کیا متقدمین مین بھی کوئی ایسا کم گذرا ہوگا اس زمانے کے
سب علما اوسی خاندان کے خوشہ چین ہین اونھین سے فیضیاب ہیں تا اور اونھین پر اعتراض بیجا کرنا کفران نعمت کی
علامت ہی ہم سب مسلمانونکو چاہیے کہ ایسے پیشوای دین سے الفت و محبت رکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا
کرتے تھے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ یعنی اے پروردگار تو ہمین اپنی اور اپنے دوستونکی
محبت نصیب کر **قولہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی سوای اللہ کے کسیکے دل مین توجہ القا نہین کرسکتا الخ حال آنکہ مضمون
اس آیت کا یہ ہی کہ جسکو اللہ گمراہ کرے اوسکا کوئی ہادی نہین بیشک یہ بات حق ہی کہ جسکی قسمت مین گمراہی لکھی
گئی ہو وہ کبھی ہدایت نہ پائیگا مگر اس آیت کا یہ مطلب نہین کہ انبیا و اصفیا و اولیا سے خلقت کو کچھ ہدایت حاصل نہین
ہوتی خود پروردگار فرماتا ہی وَاِنَّکَ لَتَھْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یعنی اے نبی تو ہدایت کرتا ہی سیدھی راہ کی
طرف اور فرمایا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یعنی یہ کتاب ہی کہ ہمنے تجھپر نازل کی ہی
تاکہ تو نکالے لوگونکو اندھیرون سے طرف روشنی کے اور فرمایا وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ یعنی ہر گروہ کیواسطے ایک ہادی ہی اور
فرمایا وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ یَّھْدُوْنَ بِالْحَقِّ یعنی ہادی مخلوقات مین ایسے لوگ بھی ہین جو ہدایت کرتے ہین
پس ان آیتون سے صاف پایا جاتا ہی کہ حضرت خاتم المرسلین ہی سیدھی راہ دکھلانیوالے ہین اور موافق ہدایت
قرآن کے ظلمات سے طرف نور کے کھینچکر لاتے ہین اور ہر امت کیطرف رہنمائی کیواسطے رسول آتے رہے ہین اور
ہر وقت بندگان خدا سے ایسے لوگ موجود رہتے ہین جو گمراہونکو راہ حق بتلاتے ہین ہدایت و ضلالت تو تقدیر
الٰہی کے تابع ہی وہ چاہے تو ہدایت کرے نہ چاہے تو نکرے اسمین کسیکو انکار نہین فاعل حقیقی وہی ہی لیکن انبیا
و کتب آسمانی و اولیا و صلحا و علما کو پروردگار نے اسباب ہدایت مقرر فرمایا ہی اگر انکو ہدایت خلق مین
کچھ دخل نہوتا تو پروردگار رسول نہ بھیجتا اور کتابین نازل نفرماتا اور امر بالمعروف کی تاکید نکرتا اسیطرح جو
کوئی فوائد تاثیر صحبت صلحا و علما کا انکار کرے وہ معاذ اللہ تمام اسباب ہدایت کو لغو و بیکار ٹھیراتا ہی۔

قوله اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی بندۂ کامل کو حکم نہین کہ کسیکو اپنا عبد یا مرید یا چیلہ کہے الخ شان نزول
اس آیت کا مفسرین یون لکھتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی اور آپنے تمام خلقت کو طرف
توحید اور اقرار رسالت کے بلایا تو یہود دیوانے لوگون مین یہ بات مشہور کی کہ خدا کو ہم بھی مانتے ہین مگر یہ شخص
مدعی نبوت چاہتا ہی کہ مجھپر ایمان لاؤ یعنی مجکو اپنا معبود سمجھو غرض اس تہمت سے آنحضرت کو بدنام کرنا چاہا تاکہ کوئی
شخص آپکی بات نہ مانے اور آپکا دین اختیار نکرے اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرما کر اونکا فریب کھول دیا اور
ارشاد کیا کہ نبی شرک نہین بتلایا کرتے بلکہ ہمارا رسول یہ حکم کرتا ہی کہ تم خدا پرست بنو افسوس کہ یہان قصوری صاحب
بھی احبار کی پیروی کرتے ہین اور اہل اللہ پر تعلیم شرک و بدعت کی تہمتین لگا کر خلقت کو اونسے نفرت دلاتے ہین
عباد کے معنی اسجگہ عبادت کرنیوالے ہین اس لفظ سے پیر و مرید کہنے کی ممانعت استنباط کرنا سراسر تحریف
ہی پیر و مرید مین تو شاگرد اور استاد کی نسبت ہوتی ہی جس سے کوئی فن یا علم یا احکام دین اسلام سیکھے اوسکو استاد
اور شیخ کہتے ہین اور جو مرد کامل طریقہ حضور دائمی کا جسکو اصطلاح شرع مین احسان کہتے ہین بتلاوے تو
اوسکو مرشد اور پیر کہکر پکارتے ہین احسان کا درجہ سب عملون سے بڑھکر ہی اور جو لوگ اس منزلت عالی پر
پہونچتے ہین وہی پیر و مرشد سمجھے جاتے ہین اگر کوئی کہے کہ یہ سب صوفیونکے ڈھکوسلے ہین اسلام کے سوا اور
کچھ نہین ہی تو ہم فصل اول کتاب الایمان مشکوۃ شریف مین بتا دیتے ہین کہ درجۂ احسان کو اوسمین صاف صاف
ذکر کیا ہی پس قصوری صاحب کی حالت پر افسوس آتا ہی کہ تعلیم مرتبۂ احسان کو شرک و بدعت کہتے ہین اور اون
کاملین کے حق مین جو طریقۂ مسنونہ کے معلم ہین آیت کُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللهِ پڑھتے ہین اس آیت کو بیمحل لانے
سے معلوم ہوا کہ تحریف جو عادت یہود و نصارا کی ہی آپ مین بھی موجود ہی اور جو بعض لوگ اس زمانہ کے کہتے ہین کہ بیعت
صالحون کے ہاتھ پر بیشک سنت ہی مگر پیری مریدی بدعت جواب اسکا یہ ہی کہ جب بیعت صالحون کے ہاتھ پر سنت جانتے
ہین تو پیری مریدی کیونکر بدعت ہوئی اسواسطے کہ وہ عبارت ہی بیعت کرنے اور طریقۂ احسان بتلانے سے
اور یہ دونون باتین کتاب و سنت سے ثابت ہین بلکہ اسوقت مین پیری مریدی فقط بیعت لینے اور بیعت
کرنیکا نام ہی جس کے ہاتھ پر بیعت کیجاوے اوسکو پیر اور بیعت کرنیوالیکو مرید کہتے ہین پس تعجب ہی کہ بیعت تو سنت
ٹھیرے اور عمل اوسپر بدعت ہو جاوے اور عامل اوسکا بدعتی کہلاوے تعجب معترضین اس تقریر سے

عاجز ہوجاتے ہین تو باتین بناتے ہین کہ ہمارا مطلب یہ ہی کہ نام اونکا یعنی بیعت لینے والیکو پیر کہنا اور
اور بیعت کرنیوالے کو مرید کہنا بدعت ہی حالانکہ یہ قول بھی اونکا غلط ہی کیونکہ اسما امور عادیہ سے ہین اور امور عادیہ
مین بالاتفاق بدعت نہین ہوتی ورنہ غلام علی و احمد اللہ و عطاء اللہ وغیرہ نام رکھنا اور استاد و شاگرد وغیرہ کہنا
بھی بدعت ہوجائیگا کیونکہ یہ نام سلف سے منقول نہین اب قصوری صاحب اس الزام اوٹھانے سے یہ شعر ورد زبان رکھین
تو زیبا ہی ~ ہم الزام اونکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا + **قولہ** قرآن ہی کی تعلیم کرین اور اسی سے راہ دین دکھاوین نہ
بذریعہ کسی اور طریقہ محدثہ کے الخ یہ بات تو نہایت ٹھیک ہی مگر اوسکی غرض باطل ہی کَلِمَةُ الحَقِّ وَاُرَادَ بِهَا بَاطِلًا
یہ طریقہ بیعت مسنونہ کہ جسمین تعلیم احسان ہوتی ہی اور جملہ معاصی سے توبہ کرائی جاتی ہی اور تمسک احکام دینیہ پر عہد
لیا جاتا ہی اور یہ طریقہ قرآن و حدیث و تعامل صدیقین امت سے ثابت ہی ہرگز طرق محدثہ مین داخل نہین ہوسکتا
تفسیر حدیث فقہ و سلوک سب موافق قرآن کے ہی انکے ذریعے سے تعلیم و ہدایت کرانا ہی مقصود تعلیم قرآن ہی نہ کہ [illegible]
شخصے ~ انکھین جدا جدا ہین مگر نور ایک ہی + **قولہ** شاید شیخ صاحب نے کسی مصلحت سے لکھا ہوگا انتہی واقعی قصوری صاحب نے
جو یہان تصوف کیا تو مطلب شیخ کے کلام کا نہ سمجھے ورنہ یہ کیا عذر ہی کہ شیخ نے کسی مصلحت سے لکھا ہوگا بھلا کوئی ایسی مصلحت
بھی ہی جسکے سبب شرک اور بدعت کا رواج دینا جائز ہوجائے اور خرابی کا نام مصلحت رکھا جائے پس
یہین سے معلوم ہوا کہ قصوری صاحب کے نزدیک مسائل دینیہ مین جھوٹ بولنا درست ہی لا حول ولا قوۃ
الا باللہ جب ہی آپکا رسالہ بہتان اور جھوٹ کا پوٹ ہی + **قولہ** اس بیان سے ثابت ہوا کہ راقم اس
بات مین منفرد نہین بلکہ اور مجتہدین بھی میرے ساتھ ہین الخ قصوری صاحب کا تو یہ تکیہ کلام ہی اور جھوٹ
بولنے کا التزام ہی اجماع امت اور اتفاق ائمہ کا ثبوت اس باب مین تو قیامت تک انسے ممکن نہوگا
اگر سچے ہون تو صرف ایک مجتہد یا کسی عالم معتبر کا ہم اپنے ساتھ ہونا بتلاوین اور اوسکے قول کو لکھین نہ صرف
دعوی بے دلیل قبول خرد نہین + شاہ صاحب نے صرف اتنا لکھا ہی کہ ایک قوم نے بیعت کو خلافت پر منحصر سمجھا ہی
مگر ساتھ ہی اوسکے یہ بھی فرما دیا ہی وَهٰذَا ظَنٌّ فَاسِدٌ مِنْهُمْ یعنی یہ گمان اونکا غلط ہی پس شاہ صاحب تو اس قول
کو رد کر چکے ہین قصوری صاحب کے پاس اور کوئی سند نہین ہی عبارت جسکا قائل بھی مصنف کے نزدیک مجہول
ہی بار بار نقل کرتے ہین فضول تکرار سے اپنی کتاب کو بھرتے ہین اگر کوئی مجتہد یا امام یا عالم معتبر بیعت کو قول

خلافت پر منحصر سمجھتا تو بالضرور مفسرین اور محدثین کسی کتاب میں اوسکا قول نقل کرتے اور نام بھی لکھتے
صدہا کتابیں موجود ہیں کسی میں یہ مسئلہ پایا نہیں جاتا پھر اس بنای فاسد علی الفاسد پر قصوری صاحب کا یہ
دعوی کہ (اسمیں بڑا خلل اور اختلاف ہے اور باجماع امت بیعت منسوخ ہے اور اکثر ائمہ دین میرے ساتھ ہیں اور
راقم اس باب میں منفرد نہیں) کسقدر راستی اور حق سے دور ہے اگر لوگ اب بھی قصوری صاحب کے تعصب و
ناانصافی کو نہ سمجھیں تو انکا قصور ہے **قولہ** بہت علمانے متصوفہ کے طرق کا انکار کیا ہے الخ ہاں البتہ انہیں
جو بعض جہلا کے طریقے بالکل خلاف شریعت اور بدعت ضلالت ہیں سو علمای محققین و مشایخ کاملین نے اونکا
رد کر دیا ہے مگر کسی نے قصوری صاحب کیطرح بیعت توبہ و بیعت اسلام و بیعت اتباع سنت کا رد نہیں کیا اس انکار
حق صریح کا حصہ آپ ہی کو مبارک رہے باوجودیکہ ابن جوزی کو صوفیہ سے نہایت تعصب تھا اور انھوں نے اکثر طرق
متصوفہ کا رد لکھا ہے لیکن درباره بیعت کے کہیں اونکے زبان قلم سے حرف انکار نہیں نکلا آپ قصوری صاحب کس
گنتی اور شمار میں ہیں جو اسمیں قلم اوٹھاویں اور امر حق کو مٹاویں ع باطل است آنچہ مدعی گوید + وَالْحَقُّ
يَعْلُو وَلَا يُعْلٰى **قولہ** راقم کہتا ہے کہ نووی کے بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیعت توبہ و استغفار کی اول امر میں
تھی یعنی قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت متروک ہوئی الخ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے جو فرمایا درست فرمایا مگر قصوری صاحب
کا استنباط اوس سے محض غلط اور بہتان ہے اسواسطے کہ اونھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ بعد از ہجرت بیعت متروک
ہوگئی تھی یہ قصوری صاحب کا الحاق ہے چنانچہ واسطے تسکین ناظرین کے ہم یہاں اون روایتوں کو نقل
کرتے ہیں بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِيَ
وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ یعنی عبادہ بن صامت فرماتے ہیں
کہ ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی کہ کبھی ہم شرک اور زنا اور چوری
اور خون ناحق نہ کرینگے امام نووی بعد نقل اس روایت کے فرماتے ہیں کہ یہ معاملہ قبل از ہجرت
ہوا تھا اگرچہ یہ نہیں کہا کہ ہجرت کے بعد کبھی آنحضرت نے بیعت توبہ نہیں لی اور وہ ایسی بات
کیوں کہتے اسواسطے کہ صحیحین کی روایت سے خلاف اسکا ثابت ہوتا ہے مگر قصوری صاحب کی سمجھ
کے قربان جایئے کہ انھوں نے اپنی کج فہمی سے ایک بے اصل بات امام نووی کے ذمہ لگا دی بخاری و

مسلم مین وارد ہی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَہٗ عِصَابَۃٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ تَعَالَوْا بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْنِیْ فِیْ مَعْرُوْفٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیِّ وَالنَّسَائِیِّ وَقَرَاَ اٰیَۃَ النِّسَآءِ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ بِہٖ فَهُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ فَسَتَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاَمْرُہٗ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَآءَ عَاقَبَہٗ وَاِنْ شَآءَ عَفَا عَنْہُ قَالَ فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ یعنی آنحضرت کی مجلس مین صحابہ کبار حاضر تھے آپنے ارشاد کیا کہ مجھسے اس بات پر بیعت کرو کہ تم شرک اور چوری اور زنا نکروگے اور اپنی اولاد کو نہ مارینگے اور کسی پر بہتان نکرینگے اور خلاف حکم نبی کے نہ چلینگے اور صحیح بخاری و نسائی کی روایت مین ہی کہ آپنے یہ آیت بھی پڑھی اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ الخ پس فرمایا جو شخص اس وعدے کو پورا کریگا اللہ اوسکو اجر دیگا اور جو ان گناہون کا مرتکب ہوا اور سزا دیا گیا پس سزا اوسکے لیے کفارہ ہی اور جس گنہگار کی اللہ تعالی پردہ پوشی کرے اوسکا معاملہ خدا کے سپرد ہی خواہ بخشے خواہ عذاب کرے راوی کہتا ہی پھر ہمنے اس بات پر آنحضرت سے بیعت کی انتہی پس لفظ عُوْقِبَ سے اور آیۃ اِذَا جَآءَکَ پڑھنے سے صاف واضح ہوگیا کہ آنحضرت نے یہ بیعت بعد ہجرت کے لی تھی کیونکہ لفظ عقاب سے حدود شرعی مراد ہین اور حکم حدود کا بعد ہجرت کے نازل ہوا تھا اور اسیطرح آیت مذکورہ بھی بعد زمانہ ہجرت کے نازل ہوئی تھی پس یہ حدیث دو طرح سے ہمارے دعوے کے موافق شہادت دے رہی ہی قصوری صاحب نے الفاظ صریحہ کو چھوڑ کر اولٹا دعوی کرکے ناحق اوسکو امام نووی کی طرف منسوب کردیا ؎ دیانت ہو تو ایسی ہو امانت ہو تو ایسی ہو

قولہ اس حدیث سے تصدیق ہوتی ہی قول مسلم کی جو اوسنے کہا ہی کہ یہ بیعت اول اسلام مین تھی الخ قصوریا تو بے سمجھے بوجھے آنکھیں بند کرکے لکھے چلے جاتے ہین صحیح مسلم مین تو اسکا اشارہ بھی نہیں ہاں نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا لکھا ہی کہ یہ بیعت لَیْلَۃُ الْعَقَبَہ مین ہوئی تھی اسپر یہ حاشیہ اپنی طرف سے چڑھایا (کہ بعد از ہجرت بیعت متروک ہوئی) اور پھر اس حاشیہ کو امام نووی کیطرف منسوب کردیا کیا قصوری صاحب مسلم اور نووی کو ایک سمجھتے ہین یا افترای محض کی عادت ہو گئی ہی اگر نووی و مسلم

ایک ہین تو آپ کیون غیر ہو گئے ؎ شاہ بصیرت را نباشد فرق در سود و زیان + کور یک اند عصای موسوی و مار را + **قوله** پھر آپنے بیعت مردون سے بھی ترک کر دی الخ حال آنکہ حدیث متفق علیہ صحیح کی جسکو ہم ابھی لکھ چکے ہین اس دعوای قصوریصاحب کے ابطال کیواسطے کافی ہے حاجت دوسرے رد کی نہین **قوله** بیعت توبہ و استغفار کی اول مین تھی یعنی قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت متروک ہوئی

اسپر دال ہے یہ آیت شریف یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ وجہ استدلال کی یہ ہے کہ اسکے پہلے آنحضرت نے عورتونکی بیعت کبھی نہین کی الخ اس قول مین دو احتمال ہین یا مراد اس سے قصوریصاحب کی یہ ہے کہ آنحضرت قبل ہجرت عورتون سے بیعت نہین کرتے تھے صرف مردون سے بیعت اسلام و جہاد و توبہ کرتے تھے حال آنکہ یہ محض غلط ہے کیونکہ ہجرت سے پہلے بیعت جہاد نہین تھی بلکہ حکم جہاد کا بعد ہجرت کے نازل ہوا ہے یا یہ مراد ہے کہ قبل نزول آیت مذکورہ کے بیعت اسلام و توبہ و جہاد مردون سے کرتے تھے اور عورتون سے نہین یہ صورت بھی غلط ہے کیونکہ قصوریصاحب کا قول ہے کہ بیعت توبہ بعد از ہجرت متروک ہوئی حال آنکہ یہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی اور صلح حدیبیہ چھٹے سال ہجرت مین ہوئی کما فی کتب السیر پس بیعت بعد صلح حدیبیہ کے متروک ہوئی نہ بعد از ہجرت یہ سب قصوریصاحب کے کلام کا تناقض اور کج بحثی کا بیان ہے ورنہ درحقیقت بیعت نہ بعد از ہجرت متروک ہوئی اور نہ بعد از نزول آیت جیسا کہ ہم اسکو مفصل اوپر لکھ چکے ہین اگر اب بھی قصوری صاحب نہ سمجھین تو ؎ بدین عقل و دانش بباید گریست + **قوله** اور کہین ثابت نہین کہ بعد از ہجرت یہ آیت پڑھکر کسی مرد سے بھی آنحضرت نے بیعت کی ہو الخ یہان سے قصوری صاحب کی بےعلمی ظاہر ہو گئی حال آنکہ ہجرت کے بعد ایسے واقعات بروایات صحیحہ ثابت ہین بخاری مسلم ترمذی نسائی وغیرہم عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہین

قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَقَرَاَ اٰیَةَ النِّسَآءِ فَبَایَعْنَاهُ عَلٰی ذٰلِکَ یعنی عبادہ کہتے ہین کہ ہم لوگ حاضر سب تھے تو آنحضرت نے فرمایا مجھسے بیعت کرو اس بات پر کہ شرک اور چوری اور زنا نکرینگے اور آپنے آیۃ النساء اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ جو عورتون کے حق مین نازل ہوئی ہے پڑھی پس ہمنے ان امور پر آپسے بیعت کی انتہی

اس حدیث مین دو قرینے شاہد ہین اور تفصیل اسکی ہم اوپر ذکر کر چکے ہین آدمی ان مسائل کو ادنی توجہ
سے نکال سکتا ہی اگر اوسکو علم حدیث کا اسقدر نہو کہ وہ کتب حدیث سے امور دینی نکال سکے تو علما سے
دریافت کر لے کہ اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ یعنی پوچھ لینا بےعلمی کا علاج ہی اور جو بےعلم ہو اور علما سے
نہ پوچھے تو مثل قصوری صاحب کے جہل مرکب کے مرض مین گرفتار ہو جائیگا اور بے سمجھے اعتراض کر کے
پشیمانی اوٹھائیگا ۔ ع ندارد نکتہ گیری حاصلے غیر از پشیمانی ؛ **قوله** ورنہ اس آیت کے نزول
کی کیا حاجت تھی آگے تو بیعت مروج تھی الخ نہین معلوم قصوری صاحب کو کیا ہو گیا کہ اب آیات قرآنی
کے شان نزول مین بھی اپنی رای سے حکم لگانے لگے اور اس وعید سے بالکل بیخبر ہو گئے کہ آنحضرت نے فرمایا
مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنی جو شخص قرآن کے معنی اپنی رای سے
بیان کرے سو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنا لیوے بخاری مین یہ حدیث وارد ہی جس سے سبب نزول آیت
کا صاف معلوم ہوتا ہی كَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا
يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى ذٰلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ وَلَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتِ
الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ وَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ
النَّبِيَّ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ لِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِنَّ إِذَا جَاءَكُ
الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْآيَاتِ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ إِلَى غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنی جو شرائط سہیل بن عمرو نے
آنحضرت سے منظور کرائے تھے اونمین سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو ہمارا آدمی تمھارے پاس آوے
اگرچہ وہ مسلمان ہو گیا ہو ہمارے حوالے کر دینا آنحضرت نے یہ شرط منظور کر کے عہدنامہ لکھدیا اور
اوسی روز ابو جندل رضی اللہ عنہ کو جو آنحضرت کے ساتھ ہجرت کرنیکو طیار تھے آپنے لوٹا دیا اور جو
شخص آتا اگرچہ وہ مسلمان ہو کر آتا اوسکو بھی لوٹا دیتے اور مسلمان عورتین گھر بار چھوڑ کر آپکی جناب
مین حاضر ہوئین انمین بی بی ام کلثوم اونمین سے تھین اونکے رشتہ دار ونے آکر درخواست کی کہ ام کلثوم

ہمارے حوالے کیجاوے سو آپنے اونکو نہین پھیرا کہ پروردگار نے یہ چند آیتین سورۂ ممتحنہ کی نازل فرمائین +
یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا الخ یعنی ای ایمان والو جسوقت عورتین ایمان والی ہجرت کرکے تمہارے پاس
آوین تم اونکا امتحان کرو اور آپ ان آیتون سے اونکا امتحان کرتے تھے مقام حدیبیہ مین جو عہد و پیمان ہوا
تھا اوسمین یہ شرطین درج تھین اور اس شرط مین (کہ جو ہمارا آدمی تمہارے پاس جاوے اوسکو واپس کردینا)
عورتین بھی داخل تھین پروردگار کو اونکا پھیرنا منظور نہوا تو یہ آیتین نازل کرکے کفار کے عہد کو توڑ دیا۔
دیکھو اس حدیث مین ان آیتون کے نازل ہونیکا سبب کس تصریح سے مذکور ہے قصوری صاحب نے اس ظاہر
روایت سے عدول کرکے اپنی رای سے ایسی توجیہین تراشین اور باتین بنائین کہ جس سے علما کے نزدیک
اونکی لیاقت علمی کچھ باقی نرہی سو پہلے ہی سے نہ آپکی تھی قدر و منزلت بمضمون خط نے اور ڈبو دی رہی سہی
قولہ مومنات کے لفظ سے مومن مرد نکل گئے الخ ہم پہلے ہی اسکو بروایت صحیحین ثابت کرچکے ہین کہ
آنحضرت نے مردون سے بیعت لی اور آیۃ النساء کہ جسکو قصوری صاحب نے عورتون کے ساتھ خاص کیا ہے پڑھی اور بھی
نسائی مین ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنِیْ عَلٰی مَا بَایَعَ عَلَیْہِ النِّسَآءَ
قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ یعنی آنحضرت نے صحابہ سے فرمایا کیا تم مجھسے بیعت نہین
کرتے ہو اوس عہد پر جس پر عورتون نے بیعت کی ہے عرض کیا ہمنے ہان یا رسول اللہ پس ہمنے اوس عہد پر بیعت
کی۔ ہرچند کہ آیت مذکورہ مین خاص کر عورتون کا ذکر ہے اور انھین سے خطاب ہے لیکن آنحضرت نے مردون کے حق
مین یہ آیت پڑھکر سبکو اس حکم مین شامل کردیا حالانکہ آنحضرت مومنین اور مومنات مین فرق کرسکتے تھے
یہان قصوری صاحب ایسے حد سے بڑھے کہ توضیح نبوی کے بھی مخالف ہوگئے سو مرا باور نمی آید ز روی اعتقاد
اینچنین بد کردن و دین پیمبر داشتن ❊ **قولہ** اور شرط اِذَا جَآءَکَ سے یہ نکلا کہ جب آنحضرت کے پاس آوے
اپنی خواہش سے تو اوس سے بیعت توبہ کی لین نہ بلا بلا کر تحریض کرکے بیعت کرین الخ لفظ بَایِعُوْنِیْ صیغہ
امر یعنی مجھسے بیعت کرو صحیح روایت مین وارد ہے پھر با اینہمہ تحریض نبوی کے قصوری صاحب کا یہ کہنا کہ
نہ بلا بلا کر تحریض کرکے بیعت لین کسقدر جہالت ہے اور نیز صحیحین مین بروایت ابن عباس وارد ہے کہ آنحضرت
عورتونکے پاس تشریف لیگئے اور آیہ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ

اخیر تک پڑھ کر سنائی اور فرمایا کہ تم بھی اس عہد پر بیعت کرو گی ایک عورت نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ
پس اس سے بڑھکر کیا ترغیب ہوگی کہ آنحضرت خود تشریف لیگئے اور بیعت کی درخواست کی اور نسائی
کی روایت مین تو یہ تصریح ہے کہ آنحضرت نے مردون کو ارشاد کیا کہ تم مجھسے اسطرح بیعت نہین کرتے ہو
جیسی عورتون نے کی ہے اور بخاری مین سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ اِلٰی ظِلِّ شَجَرَۃٍ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ اَلَا تُبَایِعُ
قَالَ قُلْتُ قَدْ بَایَعْتُ قَالَ وَاَیْضًا قَالَ فَبَایَعْتُہُ الثَّانِیَۃَ یعنی سلمہ کہتے ہین کہ بیعت کی مینے آنحضرت سے
پھر مین درخت کے سایے مین جا بیٹھا پس جب مجلس شریف مین آدمی کم ہوگئے تو فرمایا ای بیٹے اکوع کے
کیا تو ہم سے بیعت نہین کرتا سلمہ کہتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ مین بیعت کر چکا ہون فرمایا اور دوبارہ بھی سلمہ کہتے
ہین پس مینے دوبارہ بیعت کی مقام غور ہے کہ جب آنحضرت کو ایک شخص پر ترک بیعت کا گمان ہوا تو آپنے اوسکو بھی
بیعت کی رغبت دلائی پس قصوری صاحب اگر منصف ہین تو اپنی کج بحثی سے باز آئینگے اور اس جواب سے دل
مین شرمائینگے ورنہ سمجھ لین کہ جہل مرکب کا مرض علاج پذیر نہین ۵ رہا تیڑھا مثال نیش کژدم +
کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا + **قولہ** اور کاف خطاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت
معلوم ہوتی ہے الخ سبحان اللہ کیا اعتراض ہے کہ بار بار اسیکی رٹ چلی جاتی ہے مگر رسہ کر یہ آموختہ پڑھنے
سے شرم بھی نہین آتی ہے تو ہم بھی قصوری صاحب کی یاد دہی کیواسطے پھر دوبارہ لکھے دیتے ہین کہ صحابہ
کرام نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر بیعت کی اور بیعت کرتے وقت
یہ بھی کہا کہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر آپ سے بیعت کرتے ہین دیکھو صحیح بخاری اور مسند امام
احمد بن حنبل مین قصہ بیعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا موجود ہے اور ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ بروز فتح مکہ
کوہ صفا پر آنحضرت مردون سے بیعت لیتے تھے اور حضرت عمر فاروق پہاڑ کے نیچے عورتون سے بیعت لیتے تھے
کَمَا اَخْرَجَہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ مُقَاتِلٍ قَالَ اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ یَوْمَ الْفَتْحِ فَبَایَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرِّجَالَ عَلَی الصَّفَا وَعُمَرُ یُبَایِعُ النِّسَاءَ تَحْتَھَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاَخْرَجَ نَحْوَہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ مَرْدَوَیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور احمد اور بیہقی اور طبرانی اور ابویعلی

وغیرہم راوی ہین ام عطیہ سے کہ جب حضرت رسالت پناہ مدینہ مین تشریف فرما ہوے انصار کی عورتون کو ایک مکان مین جمع ہونیکا حکم دیا اور حضرت عمر کو اپنی جگہ بیعت لینے کیواسطے بھیجا چنانچہ درمنثور مین حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین وَاَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ ابْنُ حُمَیْدٍ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاَبُوْیَعْلٰی وَالطَّبَرَانِیُّ وَابْنُ مَرْدَوَیْہِ وَالْبَیْہَقِیُّ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ جَمَعَ نِسَاءَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَیْتٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَامَ عَلَی الْبَابِ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلَیْکُنَّ تُبَایِعْنَ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقْنَ وَلَا تَزْنِیْنَ قُلْنَا نَعَمْ فَمَدَّ یَدَہٗ مِنْ خَارِجِ الْبَیْتِ وَمَدَدْنَا اَیْدِیَنَا مِنْ دَاخِلِ الْبَیْتِ یعنی ام عطیہ نے فرمایا کہ جسوقت آنحضرت مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے آپنے انصار کی عورتونکو حکم دیا کہ ایک جگہ جمع ہو جاوین اور عمر فاروق رض کو عورتونکی طرف بھیجا سو حضرت عمر رض دروازے پر کھڑے ہوے اور سلام کیا اور کہا کہ مین حسب الحکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمھارے پاس آیا ہون کیا تم بیعت کرتی ہو اس بات پر جو کبھی شرک اور چوری اور زنا نکروگی ہمنے کہا ہان پس عمر فاروق رض نے باہر سے دروازیکے اندر ہاتھ بڑھایا اور ہمنے بھی گھر کے اندر سے اونکی طرف ہاتھ پھیلائے اب قصوری صاحب خود انصاف کرین کہ اگر کاف خطاب سے خصوصیت آنحضرت کی مراد ہوتی تو آپ عمر فاروق رض کو ہرگز نائب کر کے نہ بھیجتے اور صحابۂ کبار خلفای راشدین سے بیعت کرنے کو جائز نہ سمجھتے پس ان روایات سے ثابت ہوگیا کہ بیعت توبہ اور بیعت خلافت کوئی بھی خاصہ آنحضرت کا نہین ہان البتہ قصوری صاحب کا یہ خاصہ ہے کہ آپ تنہا جمہور علمای محققین سے علحدہ ہو کر بیعت توبہ کے منکر ہو بیٹھے عقل و دانش کھو بیٹھے

قصوری اسمین قصوری کی سمجھ کا خاصہ نکلا	کہ منکر ہوگیا وہ بیعت مسنون توبہ کا

تمت

محمد روشن خان حنفی
محمد عبد الرحمن بن حا

وجہ مہر و دستخط

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کانپور کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے خاتمہ پر ثبت کیے گئے

اعلان

ناظرین باانصاف مین کو معلوم ہو کہ

اگرچہ یہ کتاب نفیس نصاب علم معرفت و سلوک و دیگر علوم
مفیدہ ہدایت و ارشاد تصوفانہ مین عدیم المثل موسوم بشفاء العلیل
ترجمہ قول الجمیل بارہا چھپی اور ہاتھون ہاتھ بکی لیکن اس مرتبہ ایک نیا ضمیمہ نہایت
ضروری جسمین معترضین ظاہر بین کے شبہات کا رفع اور طالبین علم سلوک کا نفع ہے
اضافہ کرکے خاص اس مطبع نظامی مین چھاپی گئی اور اس سے استحقاق حفظ کتاب
مین ایک نوع کی خصوصیت ہوئی لہذا التماس ہے کہ کوئی صاحب اس کتاب کو بغیر
لہذا بدون اجازت راقم کے نہ چھپوا مین اور بطمع نفع زر کے مواخذہ جرم حق تلفی
حفظ کتاب بسبب قانون ایکٹ (۲۵) ۱۸۶۷ء نقصان نہ اٹھاوین
ہان جس قدر نسخے اسکے مطلوب ہون قیمت بھیجکر مطبع
نظامی کانپور سے منگوا لین فقط

الراقم
محمد عبد الرحمن خان مہتمم مطبع نظامی
واقع کانپور